اصحابِ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

خلافت راشدہ

خیرپور سندھ

شمارہ نمبر 3 مئی 2011ء

وہ عمرؓ کردار میں توحیدِ باری کی دلیل
اہلِ باطل کو کیا جس نے زمانے میں ذلیل

صحابہ کرامؓ سے بغض نفاق کی علامت ہے

اثنا عشری مذہب
کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کا
تازہ فتویٰ

امام کعبہ عبدالرحمٰن السدیس
کا عظمت صحابہؓ کانفرنس دہلی میں
خطاب

مشن جھنگوی
کی تائید آئمہ حرمین نے کی ہے

اصحابِ رسولؐ کی گستاخی برداشت نہیں کریں گے

قائد اہلسنت محمد احمد لدھیانوی کا جامعہ محمودیہ جھنگ میں اعلان

قیمت 30 روپے

صحابہ دشمنوں کا فریب بے نقاب
محمد علی نقشبندی کے قلم سے

قائد جمعیۃ
غلام غوث ہزاروی رح

صحابہ کی عزت کے تحفظ کے بغیر امن ممکن نہیں
علامہ خالد محمود کے قلم سے

سچی کہانیوں کا دلچسپ سلسلہ
میری کہانی میری زبانی

منقبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

منقبت اس کی ہے یہ جو حاصلِ ایمان ہے
اپنے محسن کا لحد میں حشر تک دربان ہے

جس کا سجدہ تا ابد اہلِ حرم کی آن ہے
جو مرادِ مصطفیٰ ﷺ ہو کر عظیم الشان ہے

وہ کہ جو اپنے عمل سے عاملِ قرآن ہے
وہ حقیقت میں سراپا دین کا عرفان ہے

آج میری نظم جس کی یاد کا عنوان ہے
چوبدار اس کا ہے وہ جو عرش کا مہمان ہے

وہ عمر رضی اللہ عنہ کردار میں توحیدِ باری کی دلیل
اہلِ باطل کو کیا جس نے زمانے میں ذلیل

وہ جو اپنے وقت میں تھا دینِ احمد ﷺ کا وکیل
وہ عمر رضی اللہ عنہ کہ سلطنت جس کی تھی چھبیس لاکھ میل

جس کے سجدے سے ملی اسلام کو تاب و تواں
جس کے خط سے ہوگیا تھا نیل میں پانی رواں

وہ عمل کا شہزادہ ، مردِ میدانِ جہاد
بزمِ اہلِ دیں میں آکر ہوگیا جو زندہ باد

جس کے آنے سے ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ شاد باد
تا قیامت سجدۂ اوّل رہے گا جس کا یاد

ظلمتوں میں جس کے آنے سے اجالا ہوگیا
چاروں جانب دینِ حق کا بول بالا ہوگیا

وہ پیمبر ﷺ کی مسلسل التجاؤں کا ثمر
وہ دعائے ہادی ﷺ دیں سے ہوا جو بہرہ ور

وہ نبی ﷺ کا زورِ بازو اہلِ ایماں کی سپر
خوبیٔ قسمت سے اہلِ خُلد کا نورِ نظر

اہلِ امت کے لئے عنوانِ رحمت ہوگیا
حشر تک ہادی ﷺ کے قدموں کے برابر سو گیا

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

المعروف

خلافت ورلڈ آرڈر

تالیف مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید

- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی وجغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر.....اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر دورِ حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- براعظم ایشیا وافریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- عزت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی نوید
- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

یہ کتاب 14 سال قبل اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی
اس وقت لکھی گئی باتیں آج سچ ثابت ہو رہی ہیں

اعلیٰ کتابت | خوبصورت طباعت | صفحات 208 | ہدیہ -/125

ناشر
ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد
Ph: 041-3421796

کتاب چھپ چکی ہے
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال یا 041-3421796 سے طلب فرمائیں

ناموسِ صحابہ و اہلِ بیت کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

بانی

قائد اہلسنت علامہ امیر علی شیر حیدری شہید

جامعہ حیدریہ خیرپور سندھ

جلد نمبر 2

مئی 2011ء

شمارہ نمبر 3

بیاد

امیر عزیمت حضرۃ العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید

امیرِ عزیمتِ اسلام حضرۃ العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

شہیدِ ناموسِ صحابہ حضرۃ العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہید

فہرست

- مولانا فضل الرحمن پر حملے 5
- اہم فتویٰ 10
- مشن جھنگوی کی تائید 11
- سیدنا ابوبکر صدیقؓ 13
- قومی وملی تحریکات 21
- امام کعبہ کا تاریخی خطاب 23
- مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب 24
- صحابہ دشمنوں کی دھوکہ دہی 28
- امیر شریعت سے امیر عزیمت تک 29
- مولانا غلام غوث ہزارویؒ 37
- سیدنا حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ 43
- کونڈوں کی حقیقت 45
- میری کہانی 49
- مشکلات کا روحانی حل 50

مجلس ادارت

☆ میاں عثمان غنی لاہور ☆ محمد شفقت عزیز فیصل آباد

☆ سید مظہر علی شاہ راولپنڈی ☆ خان صبغت اللہ پشاور

☆ محسن تنویر کوئٹہ ☆ سلیم اللہ خان کراچی

☆ ظفر اللہ وڑائچ ملتان ☆ امیر خان بجارانی حیدرآباد

☆ سلام اللہ سلفی رحیم یار خان ☆ محمد یار خٹک چجگور

☆ حافظ یحییٰ عاصم کلاچوی ڈیرہ اسماعیل خاں

فی شمارہ 30 روپے سالانہ -/400 روپے

پبلشر نظامِ خلافتِ راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی القمان خیرپور سندھ

khelafaterashida@yahoo.com

tahirsmi@gmail.com

فرمان الٰہی عزوجل

(اے پیغمبر ﷺ) جب مومنین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تم سے درخت (رضوان) کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ ان سے خوش ہوا اور صدق وخلوص جو ان (1400 صحابہ) کے دلوں میں تھا وہ اس (اللہ) نے معلوم کر لیا تو ان (1400 صحابہ) پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عطا فرمائی (سورۃ فتح رکوع 3)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رسول ﷺ

میرا جو صحابی بھی (مکہ سے دور) کسی سرزمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے (مدفون) لوگوں کے لئے پیشوا اور نمونہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 554)

خدائی فیصلہ

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

نصرانی مؤرخ اور متعصب عیسائی سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد ﷺ" کی جلد دوم میں رقم طراز ہے کہ "ہجرت سے تیرہ برس پہلے مکہ ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی اثر عظیم پیدا ہوا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع ومنقاد ہو گئے۔ اسی قادر مطلق سے بکثرت وشدت دعا مانگتے، اسی کی رحمت پر مغفرت کی امید رکھتے اور حسنات وخیرات اور پاک دامنی اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے اب انہیں شب وروز اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہ کہ وہی رزاق ہماری ادنیٰ حوائج کا بھی خبر گیراں ہے ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ میں، ہر ایک متعلقہ زندگانی میں، اپنی جلوت وخلوت کے ہر ایک حادثے اور تغیر میں، اسی کے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اس سے بڑھ کر اس نئی روحانی حالت کو جس میں خوشحالی اور عید کناں رہتے تھے خدا تعالیٰ کے فضل خاص ورحمت بالاختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور اپنے کور باطن اہل شہر کے کفر کو خدا تعالیٰ کے تقدیر کیئے ہوئے خذلان کی نشانی جانتے تھے محمد (ﷺ) کو جو ان کی ساری امیدوں کے ماخذ تھے اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے اور ان کی ایسی طور پر اطاعت کرتے تھے جو ان کے رتبہ عالی کے لائق تھی ایسے تھوڑے ہی زمانہ میں مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصوں میں منقسم ہو گیا تھا جو بلحاظ قبیلہ وقوم ایک دوسرے کے درپے مخالف ہلاکت تھے مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل سے برداشت کیا اور گو یا ایسا کرنا ان کی مصلحت تھی مگر تو بھی ایسی عالی ہمتی کی کہ بردباری سے وہ تعریف کے مستحق ہیں ایک سو مرد اور عورتوں نے اپنا گھر بار چھوڑا لیکن ایمان عزیز سے اپنا منہ نہ موڑا اور جب تک کہ یہ طوفان مصیبت فرو نہ ہوئے حبش کو ہجرت کر گئے پھر اس تعداد سے بھی زیادہ آدمی کہ جن میں نبی بھی شامل تھے اپنے عزیز شہر اور مقدس کعبہ کو جو ان کی نظروں میں تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ مقدس تھا چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر آئے اور یہاں بھی اس جادو بھری تاثیر نے دو یا تین برس کے قلیل عرصہ میں ایک برادری واسطے ان لوگوں کے جو نبی (ﷺ) اور مسلمانوں کی حمایت میں جان دینے کو مستعد تھی، تیار کر دی۔

(اسلام میں صحابہ اکرامؓ کی آئینی حیثیت)

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

بہت سارے مقامات پر طالبات سپاہ صحابہ نے گزشتہ رجب کے کونڈوں کی ملعون رسم کی ملعون دعوت کو روک لیا ہے، ساٹھ ساٹھ اور ستر سالہ بوڑھی عورتوں سے یہ رسم بد چھڑوائی ہے یہ حلوہ معاویہ بن ابی سفیانؓ کی موت کی خوشی میں کونڈے کے نام سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک پیش رفت ہوئی اسی طرح وہ طالبات امہات المومنین کی عزت وآبرو کے تقدس پر بکھر رہی ہیں جس سے سنی خواتین کی رہنمائی ہو رہی ہے۔ دلی تڑپ اور دلی خواہش ہے کہ خواتین میں خواتین کام کریں، نوجوانوں میں نوجوان کام کریں، وکلاء میں وکیل کام کریں، مزدوروں میں مزدور کام کریں، زمینداروں میں زمیندار کام کریں، اس طرح ہم بہت جلد حق کی قوتوں کو جمع کرکے پاکستان کی دھرتی پر سپاہ دشمنی کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں گے۔

(کیا میں مجرم ہوں؟ کے عنوان سے جھنگ میں تاریخی خطاب سے اقتباس)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

آج میں وہی الفاظ کہتا ہوں جو حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے ایک جنگل کے شیر سے کہے تھے، پیغمبر ﷺ کے صحابی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے ...... جنگل میں ایک شیر حملہ آور ہوا تو حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے اسے صرف یہ کہا کہ اے شیر! میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں، شیر نے فوراً اپنا سر نیچے کر دیا، اور دم ہلانے لگا۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اس کی پشت پر بیٹھ گئے اور وہ شیر مدینہ منورہ تک حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑنے آیا، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک شیر نے مجھ پر ایسے حملہ کیا اور میں نے آگے سے یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو آگے سے شیر سر جھکا کر کچھ کہتا تھا۔ لیکن پتہ نہیں کہ وہ کیا کہتا تھا، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ سفینہ میرے یہاں تک پہنچنے سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ جب وہ سر جھکا کر کچھ کہتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ اے سفینہ رضی اللہ عنہ اگر تو محمدؐ کا غلام ہے تو میں محمد ﷺ کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔

میرے بھائیو! اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ کا سپاہی کہنا یا اپنی جگہ عظمت ہے لیکن نبی ﷺ کے سپاہیوں کا سپاہی ہونا یہ اس سے بھی بڑی عظمت کی بات ہے

(جواہرات فاروقی صفحہ 132)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آج سپاہ صحابہ کی قیادت وکارکن اپنے خون اور قربانیوں سے جو تاریخ رقم کر رہے ہیں مستقبل کا مورخ جب اسے قلم بند کرے گا تو حیرت وتعجب کی وادیوں میں کھو کر رہ جائے گا وہ اپنا قلم ہونٹوں پر رکھ کر گھنٹوں سوچتا رہے گا کہ آخر یہ لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے انسان تھے کہ جن سے ان کا نظریہ اور نصب العین چھیننے کے لئے ظلم کا ہر حربہ استعمال کیا گیا، جبر وتشدد کی گھناؤنی اور خوفناک شکلیں ان کے سامنے لائی گئیں، کہیں گھنٹوں گھنٹوں انہیں الٹا لٹکایا گیا ان کے جسم کے نازک حصوں پر بجلی کی ننگی تاروں سے جھٹکے لگائے گئے جسم پر رولر پھیرے گئے، ٹھنڈے پانی میں غوطے دیئے گئے کئی کئی روز تک کھڑا رکھ کر جگایا گیا اور تشدد سے ہونے والے زخموں پر مرچوں اور نمک کا چھڑکاؤ کیا گیا، بالائے ظلم یہ کہ پولیس کے مسلح نوجوانوں نے انہیں سامنے کھڑا کرکے گولیوں سے بھون دیا اور نعشوں کو مسخ کرنے کے لئے چہروں پر گولیوں کے برسٹ مارے۔ شہید ہونے والے نوجوانوں کے منہ پر بوٹ رکھ کر انہیں مسلا گیا، اس ظلم عظیم کے باوجود بھی کوئی ایک نوجوان نہ اپنے مشن سے منحرف ہوا اور نہ ہی حکمرانوں کا آلہ کار بن کر جماعت سے غداری کا مرتکب ہوا (تو سنگی زنجیر صفحہ 16)

قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملے انتہائی قابلِ مذمت ہیں

30 اور 31 مارچ کو قائد جمعیۃ (ف) حضرت مولانا فضل الرحمٰن پر صوابی اور چارسدہ میں یکے بعد دیگرے دو شدید ترین قاتلانہ حملے ہوئے پہلا حملہ خطرناک بم دھماکوں کی صورت میں صوابی موٹروے انٹرچینج کے قریب پولیس چیک پوسٹ کے سامنے ہوا جس میں 13 افراد شہید اور 25 کے قریب زخمی ہوئے شہید ہونے والوں میں ایک اے ایس آئی پولیس سمیت 2 اہلکار شامل ہیں جبکہ دوسرا حملہ چارسدہ میں جلسہ گاہ سے تقریباً ایک کلومیٹر دور ڈی سی او آفس کے قریب ہوا جس میں 15 افراد شہید اور 30 کے قریب لوگ زخمی ہوئے اس حملہ میں شہید ہونے والوں میں مقامی ایس ایچ او، اور 4 پولیس اہلکاروں سمیت ایک عورت بھی شامل ہے۔ اس حملے میں مولنا فضل الرحمٰن کی گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے ان دونوں حملوں کو ایک غیر ملکی ایجنسی نے خودکش حملے قرار دیا ہے جبکہ جمعیۃ علماء اسلام (ف) کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات آصف اقبال باروزئی نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ یہ حملے خودکش نہیں تھے بلکہ دونوں جگہوں پر بم نصب کئے گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولنا عبدالغفور حیدری نے کہا مولنا پر یہ حملے بلیک واٹر کی کاروائی ہے ان حملوں کی تمام تر ذمہ داری سی آئی اے اور پاکستانی حکومت پر عائد ہوتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ مولنا فضل الرحمٰن کی حیثیت وزیراعظم پاکستان سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے اس لئے انہیں اپنی اس حیثیت کے مطابق پروٹوکول ملنا چاہئے تھا۔ مولنا فضل الرحمٰن نے کہا کہ حملے خفیہ پلان کا حصہ ہیں جن سے پردہ اٹھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملوں کی قائد اہلسنت حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہٗ نے پرزور انداز میں مذمت کی ہے۔ قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہٗ پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی اور سیاسی قوت کے راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین ہیں جن کا درجہ وفاقی وزیر کے برابر ہے اور مولانا فضل الرحمٰن پاکستان کی وزارت عظمیٰ کے امیدوار کی حیثیت سے الیکشن میں حصہ لے چکے ہیں ان پر یکے بعد دیگرے دو شدید ترین قاتلانہ حملے انتہائی قابل مذمت ہی نہیں بلکہ دہشت گردی کی بدترین مثال ہے ان قاتلانہ حملوں میں اللہ پاک نے اپنے خاص فضل وکرم سے انہیں محفوظ رکھا اس پر اللہ پاک کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملوں سے پیپلز پارٹی کی حکومت کی لاء اینڈ آرڈر کی حیثیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ان دونوں حملوں میں قریباً 27 افراد شہید اور 55 کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ حکومت کو مولانا فضل الرحمٰن کے لئے سیکورٹی کے فول پروف انتظامات کرنے چاہئیں تاکہ آئندہ شرپسند عناصر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکیں۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ کی رحلت

پاکستان کی معروف دینی درسگاہ جامعہ قاسم العلوم ملتان کے استاد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ محترمہ 21 اپریل 2011ء کو قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" مرحومہ انتہائی نیک سیرت اور خدا ترس خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے مفتی مقصود احمد کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ عائشہ صدیقہ سمندری میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہٗ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہٗ، حضرت مولانا قاری محمد طیب بورے والا، حضرت مولانا ریحان محمود ضیاء، مولانا منیر اختر کہروڑپکا، قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے صاحبزادے اور ملک بھر سے کثیر تعداد میں علماء، اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔ دعا ہے خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور ان کے صاحبزادوں مولانا مفتی محمد عبداللہ مدظلہٗ، مولانا محمد ابوبکر صدیق مولانا مفتی مقصود احمد دیگر بھائی بہنوں اور لواحقین کو صبر جمیل عنایت فرمائیں (آمین)

ضربِ حیدری

ملا علی شیر حیدری شہیدؒ

ہماری جنگ محافظوں سے نہیں ہے، ہماری جنگ چوروں سے ہے، ڈاکوؤں سے ہے، ہماری جنگ لٹیروں سے ہے اور تم بتاؤ ایک رات کو دو بجے شور اٹھا...... آوازیں آئیں، کیا؟...... بھاگتے بھاگتے پہنچے! پتہ چلا کہ چوکیدار نے چور دیکھا ہے اس لئے چوکیدار نے شور مچایا ہے اور یہ چور کی آواز لگا رہا ہے، سب نے اسے شاباش دی، کہ بھائی اس نے اچھا کیا! رات کو دو اڑھائی بجے اس نے شور مچایا ہے، آواز دی ہے، غوغا کیا ہے، اس شور و غوغا پہ سب نے اسے شاباش دی ہے اور سب نے کہا تو نے اچھا کیا ہے تو اب آپ بتلائیں کہ یہ چور کسی کے گھر میں نقب لگاتا...... دو چار ہزار روپے کی چوری کرتا، دو چار ہزار روپے کا سامان اٹھا کر لے جاتا، اگر اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے، شور مچایا ہے تو یہ شاباش کے لائق ہے، تم بتاؤ، جو لٹیرا، جو ڈاکو، جو چور، میرے نبی ﷺ کے صحابہ پر حملہ کرے، جو ڈاکو، جو چور میرے نبی کی ازواج کی عزت پر حملہ کرے، جو لٹیرا سیدنا صدیق اکبرؓ کی عزت کے قلعے پر حملہ کرے اس کے خلاف "چور چور" کا شور کرنے والا، غوغا کرنے والا...... آواز اٹھانے والا...... وہ چوکیدار شاباش کے لائق ہے یا بائیکاٹ کے لائق ہے؟

میرے دوستو! چور چور کی آواز آتی ہے جنہوں نے سنا، چوکیدار کی آواز جن کے کان میں پڑی، وہ اٹھ کھڑے ہوئے، انہوں نے آواز سمجھ لی کہ اس نے کوئی چور دیکھا ہے، انہوں نے بھی شور مچانا شروع کیا، انہوں نے بھی آوازیں لگانی شروع کیں، سارے شہر میں ہلچل مچ گئی، سارے شہر میں شور مچ گیا، وہاں ایک آدمی آتا ہے، وہ کہتا ہے یار! یہ کیوں شور مچا رکھا ہے؟ تو اسے سمجھایا جائے گا کہ بھائی یہ خواہ مخواہ کا شور نہیں، یہاں ڈاکو پکڑا گیا ہے، ڈاکو دیکھا گیا ہے، چور دیکھا گیا ہے، لٹیرا دیکھا گیا ہے، اب اس کے دماغ میں بھی بات بیٹھ جائے گی، وہ بھی چور چور کرے گا، وہ بھی شور مچائے گا...... وہ وڈیرہ ہے، تب بھی شور مچائے گا...... چور چور کرے گا...... مولوی ہے تب بھی چور چور کرے گا...... غریب ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اور امیر ہے تب بھی چور چور کرے گا...... ٹھیکہ دار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اگر کوئی نمازی ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اور کوئی روزے دار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... تہجد گزار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... یا یوں کہے گا کہ بھائی دیکھو میں جو ہوں نا، میں اتنی سخت پالیسی نہیں رکھتا، میں ابھی چلے سے واپس آیا ہوں، لہٰذا میں ابھی شور نہیں مچاتا...... کہے گا؟ نہیں بھائی نہیں وہ حرکتہ المجاہدین کا ہوگا تب بھی چور چور کرے گا...... حرکتہ الجہاد الاسلامی کا ہوگا تب بھی چور چور کرے گا...... چور کو جو دیکھا! پیپلز پارٹی کا ہوگا...... مسلم لیگ کا ہوگا...... سمیع الحق گروپ کا ہوگا...... فضل الرحمٰن گروپ کا ہوگا...... پگاڑا گروپ کا ہوگا...... تبلیغی جماعت کا ہوگا...... تب بھی چور چور کرے گا...... کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ کرے گا! اگر وہ کہتا ہے بھائی شور نہیں کرو، رات کے اڑھائی بج رہے ہیں، حالات سازگار نہیں ہیں!!! اسے سمجھایا جائے گا، او میاں حالات والے! یہاں چور دیکھا گیا ہے سب کہیں گے میاں چور دیکھا گیا ہے پکڑو پکڑو چور پکڑو یہی آواز ہوگی، وہ کہتا ہے مجھے یہ بھی پتہ ہے میں یہ بھی جانتا ہوں چور کہاں سے آیا ہے...... کس وقت آیا...... کون تھا...... کیا اس نے کرنا تھا...... میں سب کچھ جانتا ہوں!!

اب آپ کیا کہیں گے؟...... اب لوگ کہیں گے پاگل ہے! وڈیرہ ہے تب بھی...... امیر ہے تب بھی...... کوئی کاروباری ہے تب بھی...... مولوی ہے تب بھی...... وزیر ہے تب بھی، وزیر اعلیٰ ہے تب بھی...... وزیر اعظم ہے تب بھی...... ایس پی، ڈی ایس پی ہے تب بھی...... صدر ہے تب بھی...... پاگل ہے نا! وہ کہتا ہے مجھے چور کا بھی پتہ ہے، پھر کہتا ہے شور بھی نہ کرو یہ پاگل ہے! اور اگر پاگل نہیں ہے تو پھر چور کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے۔

میرے دوستو! اگر چور چوری کرتے دیکھا جائے تو، نقب زنی کرتے دیکھا جائے، چوکیدار کی نظر پڑ گئی ہے، وہ نہیں دیکھتا کہ رات کا ٹائم ہے...... وہ نہیں دیکھتا کہ لوگ آرام میں ہوں گے میرے اس وقت چیخنے سے بچے گھروں میں ڈر جائیں گے وہ کچھ نہیں دیکھتا...... اس کا تو یہ کام ہے! کہ میں نے چور کو دیکھا ہے اب میں شور مچاؤں گا سب کو سناؤں گا سب کو بتاؤں گا...... کہ ہوشیار ہو جاؤ، جاگو! جاگو! جاگو! بیدار ہو جاؤ...... کہ چور چوری کر رہا ہے، ڈاکو...... ڈاکہ مار رہا ہے، نقب زنی کر رہا ہے، تمہارا نقصان ہو جائے گا، اس کا کام ہے شور مچانا، اس کا کام ہے سب کو جگانا، بیدار کرنا تو دوستو! اگر دو چار سو، دو چار ہزار روپے کی چوری کا اندیشہ ہو تو پھر چور کو دیکھ کر سپاہی خاموش نہیں رہ سکتا تم بتاؤ محمد رسول اللہ ﷺ کے حرم پر حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر میرے نبی کی ازواج مطہرات کی عزت پر حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر، سیدنا صدیق اکبرؓ کے لئے یہ کتے کی صورت میں کارٹون دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا چوکیدار...... محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا سپاہی کیسے خاموش رہے؟! اگر وہ خاموش نہیں رہتا، شور مچاتا ہے، تو اس کا حق بنتا ہے، یہ شور مچائے، اگر اس پر شور مچانا فرض ہے تو پھر جو ایمان کا ڈاکو دیکھے، اس پر شور مچانا لاکھ مرتبہ زیادہ فرض ہے۔

بھائی وہ چور زیادہ خطرناک ہے یا یہ چور زیادہ خطرناک ہے؟ یہ زیادہ خطرناک ہے وہ سامان کا چور ہے...... یہ ایمان کا چور ہے،

اُس کے ساتھ سامان کا نقصان ہوتا ہے...... اس کے ساتھ ایمان کا نقصان ہوتا ہے مسلمان کو اگر نہ بتلایا جائے...... یہ مسلمان کی بچی کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، نکاح ہو جائے گا؟ نہیں نکاح نہیں ہوگا، بھائی! زنا ہوگا یہ مسلمان بچی کے ساتھ زنا کرے گا اب اس کے خلاف شور مچانا چاہئے یا نہیں؟ مچانا چاہئے اس کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ حرام! یہ مسلمان کو حرام کھلائے گا تو اب اس کے خلاف شور مچانا چاہئے؟ یہ مسلمانوں کا سردار بن کر...... ایم پی اے بن کر...... ایم این اے بن کر...... وزیر بن کر...... صدر بن کر...... ملک پہ قبضہ کرنا چاہتا ہے...... اب اس کے خلاف شور مچانا چاہئے یا نہیں مچانا چاہئے، مچانا چاہئے اور اگر اس کے خلاف شور مچانا چاہئے تو وہ شور کیا ہونا چاہئے؟

دیکھو! وہاں نقصان کرنے والا چور ہے، تو آواز بھی چور چور کی ہوگی، شور چور چور کا ہوگا اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے، وہاں نقصان پہنچانے والا چور ہے تو شور ہوگا چور چور!!! اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے تو شور ہوگا، کافر کافر

مچاؤ نا ذرا شور

کافر کافر...... سیدنا صدیقؓ کا دشمن کافر

کافر کافر...... سیدنا عمرؓ کا دشمن کافر

کافر کافر...... سیدنا عثمانؓ کا دشمن کافر

کافر کافر...... سیدنا علیؓ کا دشمن کافر

کافر کافر...... سیدنا معاویہؓ کا دشمن کافر

توجہ میری طرف! اب پولیس والا آتا ہے او میاں! شور کیوں مچا رہے ہو؟ میں نے کہا بھائی یہ چور دیکھا ہے، جانتے ہو اس کو، کون ہے؟ خمینی! اس کا نام ہے، ہم نے یہ چور پکڑا ہے جو اس کتاب میں حضرت عمرؓ کو کافر لکھتا ہے۔

یہ چور پکڑا ہے، اگر تجھے بتاؤں کہ یہ بکری چرانے والا چور پکڑا ہے تو انسپکٹر صاحب خوش ہوتے ہیں...... ایس پی صاحب خوش ہوتے ہیں...... ڈی سی صاحب خوش ہوتے ہو...... میں تجھے وہ چور بتلا رہا ہوں جو کسی عام گھر پہ حملہ نہیں کر رہا، جو پیغمبر ﷺ کے گھر پہ حملہ کر رہا ہے تو یہاں تمہیں مجھے شاباش دینی چاہئے، میرا ساتھ دینا چاہئے ان خیر العلوم والوں کا ساتھ دینا چاہئے جنہوں نے ان چوروں کے خلاف آواز اٹھائی، یا ان کو اور دبانا چاہئے؟ پھر تو ہم یہی سمجھیں

جس طرح رات کو چور، ڈاکو دیکھ کر شور مچانے والا چوکیدار شاباش کے لائق ہوتا ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ کے ناموس کا چوکیدار بھی ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کی عزت و توقیر پر حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر شور مچانے والا قابلِ ستائش ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 46 پر

CamScanner

تفسیر آیت تطہیر

حصہ اول

امام اہل سنت علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقیؒ

پہلی آیت کی تفسیر جب میں لکھ چکا تو اتفاقاً بعض اہل علم تشریف لائے اور اس تحریر کو دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے اور ساتھ ہی مجھ سے یہ اصرار کیا کہ آیت تطہیر کے متعلق بھی تجھے کچھ لکھنا چاہئے کیونکہ حضرات مخالفین کے زعم میں وہ آیت بھی عصمت پر دلیل صریح ہے اور موقع بے موقع اکثر ناواقف سنیوں کے سامنے اس آیت کو پڑھ کر اپنے مکائد کی بہار دکھایا کرتے ہیں لہٰذا خدا کا نام لے کر اس آیت کی تقریر بھی لکھتا ہوں ایک مصلحت اس میں یہ بھی ہے کہ اس آیت کی تقریر صاحب قوت قدسیہ مصنف تحفہ اثنا عشریہ اعلی اللہ مقامہ نے بھی لکھی ہے اور بوارق میں مخالفین کے سلطان العلماء مولوی سید محمد مجتہد نے اس کے رد میں اپنا پورا زور دکھایا اور اپنے اسلاف کی تمام کمائی خرچ کر دی ہے پس اس ذریعہ سے مجھے جوابات تحفہ کے ایک اور نمونہ پیش کرنے کا موقع مل جائے گا۔ وہ آیت یہ ہے:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

ترجمہ: "اے اہل بیت (نبی ﷺ) اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے رجس (یعنی ناپاکی) کو دور کرے اور تم کو پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے" سب سے پہلے اس آیت کا جو صحیح مطلب ہے سمجھ لینا چاہئے۔

واضح ہو کہ عبارت مذکورہ پوری آیت نہیں ہے بلکہ ایک آیت کا ٹکڑا ہے جو نصف سے بھی کم ہے یہ ایک مسلسل مضمون ہے جس کا سلسلہ کئی آیات پہلے سے شروع ہوا ہے اور ایک آیت کے بعد ختم ہوا ہے پس جب تک آگے پیچھے کی سب آیتیں نہ دیکھی جائیں صحیح مطلب سمجھ میں نہیں آسکتا لہٰذا وہ تمام آیتیں اس مقام پر نقل کی جاتی ہیں۔

یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنت منکن اجرا عظیما ینساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف لھا العذاب ضعفین وکان ذالک علی اللہ یسیرا ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتھا اجرھا واعتدنا لھا رزقا کریما ینساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوۃ واتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفا خبیرا

"اے نبی! اپنی بیبیوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح رخصت کردوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور دار آخرت (کے عیش وعشرت) کو چاہتی ہو تو (جان لو کہ) بیشک اللہ نے تم میں سے نیکوکاروں کے لئے (آخرت میں) بڑا (اچھا) بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

اے نبی کی بیبیو! جو کوئی تم میں سے صریح بدکاری کا ارتکاب کرے گی تو اس کے لئے دونا عذاب آخرت میں بڑھایا جائے گا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

(مگر اسکے ساتھ ایک بات اور بھی ہے کہ) جو کوئی تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک کام کرتی رہے گی ہم اس کو اس کا ثواب (بھی) دونا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے باعزت روزی تیار کر رکھی ہے۔

اے نبی کی بیبیو! تم (خدا کے نزدیک رتبہ میں دنیا کی) اور کسی عورت کے برابر نہیں ہو بشرطیکہ پرہیزگاری کرو لہٰذا تم کو چاہئے کہ (کسی مرد سے) گفتگو میں نرمی نہ کرو ورنہ جس شخص کے دل میں (فسق کا) مرض ہے وہ کچھ (اور) طمع کرے گا اور معقول بات کہہ دیا کرو اپنے گھروں میں قرار پذیر رہو، اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو قائم رکھو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت (نبی) تم سے نجاست کو دور کردے اور تم خوب پاک کردے اور اللہ کی آیتیں اور حکمت (کی) باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں انکو یاد کیا کرو بیشک اللہ پاکیزہ باخبر ہے۔

ازواج مطہرات نے جب دیکھا کہ عسرت اور تنگ دستی کا زمانہ گزر گیا مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں مال غنیمت آتا ہے اور لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے سب لوگ آسودہ حال ہو رہے ہیں مگر ہم لوگوں کی اب بھی وہی حالت ہے وہی کئی کئی دن کے فاقے اور فاقوں کے بعد وہی جَو کی روٹی، تو انہوں نے بنیت عرض حال حضرت سید المرسلین ﷺ سے اپنی حالت بیان کی اور اپنے نان ونفقہ میں زیادتی کی درخواست کی حضرت سید المرسلینؐ کی مقدس ازواج کا دنیا کی طرف اتنا التفات بھی حق سبحانہ کو پسند نہ آیا اور یہ آیتیں نازل ہوئیں ان آیتوں میں حضور کو حکم ہوا کہ اپنی بیبیوں سے پوچھو کہ وہ دنیا چاہتی ہیں یا اللہ ورسول کی اور آخرت کی طلب گار ہیں اگر وہ دنیا کی طرف رخ کریں تو انہیں طلاق دے دو اور کچھ مال دے کر رخصت کرو اور اگر اللہ ورسول کی طالب ہوں تو ان سے کہہ دو کہ دنیاوی عیش وعشرت سے ہاتھ دھولیں ہاں آخرت میں ان کے لئے بڑی تیاریاں کی گئی ہیں ان آیتوں کے نازل ہوتے ہی حضرت رحمۃ للعالمینؐ اپنی مقدس ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور ابتداء حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے کی فرمایا کہ اے عائشہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والد سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مشورہ کر کے جواب دینا بعد اس کے یہ آیتیں آپ نے انہیں سنا دیں، حضرت صدیقہؓ نے سنتے ہی بے تامل کہا اس میں مشورہ کی کیا بات ہے ہم تو آپ ہی کے طالب ہیں۔ دنیا کی تکالیف کی شکایت اگر ناگوار خاطر ہے تو اب کبھی کچھ نہ کہیں گی حضرت عائشہؓ کے بعد آپ نے اور سب سے یہی گفتگو کی سب نے یک زبان ہو کر ایسا ہی جواب باصواب دیا سب کی زبان حال پر اس شعر کا مضمون جاری تھا۔

از فراق تلخ مے گوئی سخن
ہر چہ خواہی کن و لیکن ایں مکن

فی الحقیقت حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ کی ہم نشینی سے بڑھ کر اور کون سی دولت ہو سکتی ہے اس دولت کا حصول ازواج مطہرات کے لئے حق سبحانہ نے تو صرف ترک دنیا پر معلق فرمایا اگر دنیا وآخرت دونوں کے ترک پر اس کے حصول کا وعدہ

ناصح جب اپنے کسی محبوب کو نصیحت کرتا ہے تو نصیحت کی تلخی کے ساتھ کچھ شیرینی بھی ملا دیتا ہے تاکہ طبیعت متنفر نہ ہو اور اس نصیحت کا اثر دل ودماغ پر اچھا پڑے، یہی طرز عمل رب العالمین کا ہے۔

اہل بیت اس کو کہیں گے جو ہمیشہ کے لئے اس "گھر" میں رہنے والا ہو اور ہمیشہ کے لئے کسی شخص کے بیت میں رہنے والا سوا اس کی بیبیوں کے رسماً، شرعاً یا اخلاقاً کوئی نہیں ہوتا ہے۔

ہوجائے تو ازواج مطہرات کا رتبہ تو بہت عالی ہے اس زمانہ میں بھی شاید ایسے مسلمان بہت ہوں گے جو اس وعدہ کو سنتے ہی بے ساختہ نہایت ذوق وشوق میں بار بار اس شعر کا مضمون عرض کریں

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ — نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ازواج مطہرات کا یہ جواب سن کر سید عالم ﷺ بہت خوش ہوئے حضرت کی خوشنودی کا صلہ بارگاہ رب العزت سے یہ ملا کہ ان مقدس ازواج کو طلاق دینے کی قطعی ممانعت نازل ہوگئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سردار دو عالم ﷺ کی زوجیت میں رہنے کی بشارت سے ان کے قلوب مطمئن کر دیئے گئے اس وقت نو بلند اقبال خواتین آپ ﷺ کی زوجیت کا شرف رکھتی تھیں جن کا نام نامی یہ ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ۔ سیدہ حفصہ ؓ، سیدہ ام حبیبہ ؓ،
سیدہ ام سلمہ ؓ، سیدہ سودہ ؓ، سیدہ صفیہ ؓ،
سیدہ میمونہ ؓ، سیدہ زینب ؓ، سیدہ جویریہ ؓ

ان آیتوں میں پہلے تو ازواج نبی کی آزمائش کی گئی اس کے بعد انہیں یہ بتادیا گیا کہ اگر وہ برا کام کریں گی تو انہیں دونا عذاب ہوگا اور نیک کام کریں گی تو انہیں ثواب بھی دونا ملے گا اس کے بعد انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اگر وہ پرہیزگاری کریں گی تو آخرت میں ان کے مرتبہ کو کوئی دوسری عورت نہ پہنچ سکے گی پرہیزگاری کیا چیز ہے۔ کس قسم کے اعمال سے آدمی پرہیزگار بنتا ہے اس کے لئے انہیں چھ باتوں کا حکم ہوا کہ ان پر عمل کرنے سے پرہیزگاری کا مرتبہ حاصل ہوگا ان چھ باتوں کا ترجمہ آیات میں ہم نے ہندسے بنادیئے ہیں۔

اب ان سب آیات پر ایک غائر نظر ڈالو، خود بخود معلوم ہوجائے گا کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں اور یہ کہ اس جملہ سے مقصود حضرت متکلم جل شانہٗ کا کیا حکم ہے۔

ایک سمجھ دار بچہ بھی ان آیات کے سلسلہ مضامین کو دیکھ کر کہہ دے گا کہ اہل بیت سے ازواج نبی ﷺ مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے برابر انہیں سے خطاب ہو رہا ہے اب درمیان میں ایک پوری آیت بھی نہیں بلکہ آیت کے ایک ٹکڑے میں کسی دوسرے کا ذکر کیونکر آ سکتا ہے باقی رہا اس جملہ کا مقصود کیا ہے اصل یہ ہے کہ ناصح مشفق جب اپنے کسی محبوب کو نصیحت کرتا ہے تو نصیحت کی تلخی کے ساتھ کچھ شیرینی بھی ملا دیتا ہے تاکہ طبیعت متنفر نہ ہو اور اس نصیحت کا اثر دل ودماغ پر اچھا پڑے۔ روز مرہ یہ بات مشاہدہ میں آتی رہتی ہے کہ باپ بیٹے کو یا بھائی بھائی کو جب نصیحت کرتا ہے تو نصیحت سے آگے یا پیچھے یا درمیان میں دو ایک جملہ اس قسم کے کہہ دیتا ہے کہ میاں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تم سنور جاؤ لوگ تمہیں اچھا کہیں تمہاری نیک نامی کا شہرہ ہو، یہی عادت کلام الٰہی میں بھی جاری ہے چنانچہ صحابہ کرام ؓ کو بھی بعض بعض مقام پر اس قسم کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

پس اسی عادت کے موافق ازواج مطہرات کو نصیحت کر کے حق تعالیٰ نے غایت محبت سے یہ فرمایا کہ ہمارا مقصود ان نصائح سے یہ ہے کہ تم سنور جاؤ گناہوں سے پاک ہوجاؤ ان نصائح پر عمل کرنے سے ہم تم کو گناہوں سے پاک کردیں گے پس اس آیت کا مقصود صرف اسی قدر ہے بیشک اس آیت سے ازواج مطہرات کی بہت بڑی فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں از انجملہ یہ کہ جن باتوں کا ذکر فرما کر خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ان باتوں پر عمل کرو تو تمہارے برابر کوئی دوسری عورت نہیں ہوسکتی ان باتوں کے خلاف ان سے کبھی ظہور میں نہیں آیا دشمنوں نے بہت کوشش کی مگر کوئی خفیف واقعہ بھی نہ بتاسکے۔ جن سے ان باتوں کی مخالفت ثابت ہوتی پس معلوم ہوا کہ اور کوئی عورت خواہ کتنے ہی بڑے رتبے کی ہو ازواج نبی کریم ﷺ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

دوسرے ان آیات سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ ان لوگوں کو گناہوں سے پاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور خدا کی مراد پوری نہ ہونا اہل اسلام کے اصول پر تو محال ہے ان کے اصول پر چاہے ممکن ہو۔

سبائیہ انجمن کے چلتے پرزوں نے جب ان آیات بینات کو دیکھا جن سے ان کے مذہب کا قرار واقعی استیصال ہو رہا ہے، جن بزرگوں کی عداوت پر انہوں نے اپنا مذہب قائم کیا تھا ان کے ایسے اعلیٰ مناقب اس آیت میں بیان ہوئے ہیں کہ وہاں تک کسی کا دست امید بھی نہیں پہنچ سکتا یہ تو ناممکن تھا کہ ام المؤمنین عائشہ ؓ اور سیدہ حفصہ ؓ کی عداوت سے دست بردار ہوجاتے کیونکہ ان دونوں کے بلند رتبہ باپوں یعنی حضرت صدیق ؓ اور سیدنا فاروق اعظم ؓ نے گبریوں اور مجوسیوں کا ستیاناس کردیا تھا۔ ایران جیسی پرشوکت سلطنت انہیں کے بے پناہ حملوں سے زیر و زبر ہوگئی تھی۔ سبائیہ انجمن کے اراکین اپنے باپ، دادا، بھائی، بھتیجوں کو انہیں کی چمکتی ہوئی تلواروں سے واصل جہنم ہوتا ہوا دیکھ چکے تھے۔ پھر بھلا یہ کیونکر ممکن تھا کہ یہ کینہ دل سے نکل جاتا لہٰذا دیکھئے تو کس صفائی سے کیسا عمدہ فقرہ تراشا

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"۔ جھٹ پٹ چند واہی تباہی مقدمات ترتیب دے کر فرمانے لگے کہ یہ آیت تو ہمارے ہی مذہب کی تائید کرتی ہے اور سنیوں کے مذہب کا بطلان ظاہر کرتی ہے اب بھی ہر فن جرائم پیشہ ایسا کیا کرتے ہیں کہ خود ہی ارتکاب جرم کیا کسی کو مارا پیٹا اور خود ہی مدعی بن کر عدالت میں استغاثہ دائر کردیا پس یہاں بھی پوری یہی حالت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت باتفاق مفسرین فریقین حضرت علی مرتضیٰ ؓ و فاطمۃ الزہراء ؓ حسنین ؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے اہل بیت سے یہی لوگ مراد ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا اہل بیت کے لفظ سے مراد ہو ہی نہیں سکتا اور ناپاکی کے دور کرنے سے مراد یہ ہے کہ خدا نے انہیں تمام گناہوں سے معصوم کردیا۔ پس آیت سے ان حضرات کی عصمت ثابت ہوتی ہے لفظ اہل بیت سے انہیں چار شخصوں کے مراد ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ خود سنیوں کی صحیح ترین احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرور عالم ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ ؓ و فاطمۃ الزہراء ؓ و حسنین ؓ کو بلایا اور اپنی کملی ان چاروں پر ڈال کر فرمایا:

اب بھی جرائم پیشہ لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں کہ خود ہی ارتکاب جرم کیا کسی کو مارا پیٹا اور خود ہی مدعی بن کر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ یہی طریقہ کار اہل تشیع کا ہے

اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا

"یااللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں پس تو ان سے رجس (یعنی ناپاکی) کو دور کر اور ان کو خوب پاک کر۔"

حضرت ام سلمہ ؓ نے خواہش بھی کی کہ مجھے اس کملی میں داخل کرلیجئے مگر آنحضرت ﷺ نے داخل نہ کیا یہ حدیث سنیوں کی کتاب جامع ترمذی میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے پس اب کسی سنی کی مجال ہے کہ ان چار حضرات کے علاوہ کسی اور کو اہل بیت کے لفظ سے مراد لے۔ سنی جو لفظ اہل بیت سے ازواج مراد لیتے ہیں اور اس پر قرینہ پیش کرتے ہیں کہ اس آیت سے پہلے اور نیز اسی آیت کے شروع حصہ میں اور نیز اس آیت کے بعد ازواج کا ذکر ہے اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اول یہ کہ یہ قرآن جمع کیا ہوا نہیں ان کے خلفاء کا ہے اس کی ترتیب ان پر کیونکر حجت ہوسکتی ہے، سنیوں کے خلفاء نے قرآن جمع کرتے وقت کہیں کی آیتیں کہیں اور کہیں کی کہیں لکھ دیں، بھلا تحریف قرآن تو ایک ایسا مسئلہ ہے کہ چند شیعہ اس کے منکر بھی ہیں گو ان کا انکار محض بے وجہ اور سراسر ہٹ دھرمی ہے۔ مگر غلطی ترتیب کا کوئی شیعہ آج تک منکر نہیں ہوا، سوا شریف مرتضیٰ جیسے دو تین ہٹ دھرم لوگوں کے دوسرا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں لفظ عنکم اور یطھرکم میں جو ضمیریں مذکر کی موجود ہیں صاف بتا رہی ہیں کہ اس آیت میں ازواج مراد نہیں ورنہ ضمیریں مونث کی مستعمل ہوتیں مگر افسوس ہے کہ سنی ان باتوں کو نہیں دیکھتے اور برابر یہی کہتے جاتے ہیں کہ اہل بیت سے ازواج نبی مراد ہیں۔

اہل سنت کہتے ہیں:

کہ اس آیت سے شیعوں کا استدلال عصمت ائمہ پر صریح تحریف ہے اس استدلال میں جیسی قطع برید آیات ربانی ان حضرات نے کی ہے اس کو دیکھ کر باللہ العظیم دل کانپ جاتا ہے اور بے اختیار زبان سے وہ جملہ نکل جاتا ہے جو حضرت محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ "خداتعالیٰ اعضائے ایشان را از ہم جدا سازد چنانچہ ایشان آیات متسقہ بعضہا ببعض را از ہم جدا ساختند"۔

الحاصل یہ استدلال مخالفین کا دو باتوں پر مبنی ہے اول یہ کہ لفظ اہل بیت سے یہ چار شخص ہیں دوسرے یہ کہ رجس کے دور کرنے سے مراد معصوم بنادینا ہے، جب تک یہ دونوں باتیں ثابت نہ ہوں گی مخالفین کا استدلال کسی طرح صحیح نہ ہوگا مگر آج تک مخالفین نے ان دونوں باتوں کو ثابت نہیں کیا نہ تاقیام قیامت ثابت کرسکیں گے جس قدر کوشش علماء مخالفین نے ان دونوں

باتوں کے ثابت کرنے میں کی ہے وہ کوشش خود مخالفین کی عاجزی وسراسیمگی کا پتہ دے رہی ہے۔ جن کا معقول جواب اگر آج کوئی مخالف دے دے تو ہم اسی جواب پر قناعت کر کے ان کے مذہب کی بہت سی غیر ثابت باتوں کے ماننے کو موجود ہیں۔

(1)......لفظ اہل بیت لغت عرب میں ازواج ہی کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور اس لفظ کا ترجمہ ہر زبان میں ازواج ہی کے لئے مستعمل ہے چنانچہ اس کا فارسی ترجمہ اہل خانہ اور اردو ترجمہ گھر والے برابر اس معنی میں استعمال ہو رہا ہے اور اس قدر ہر کس و ناکس سمجھ سکتا ہے کہ اہل بیت ہر شخص کے لوگ ہیں جو اس گھر میں رہتے ہیں اور ہر زمانے کی رسم و عادت یہی ہے کہ ہر شخص کی بیبیاں ہمیشہ اس کے گھر میں رہتی ہیں، بیبیوں کے علاوہ بیٹی بیٹوں کا ہمیشہ کے لئے کسی کے گھر میں رہنا شاذ و نادر خلاف عادت اور اتفاقی امر ہے۔ خاص کر سرور انبیاء ﷺ کے گھر کی حالت، ظاہر ہے کہ آپ کے گھروں میں سوا آپ کے ازواج کے کوئی نہ تھا خاتون جنت فاطمۃ الزہراء ؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کے گھر میں رہتی تھیں، شرعاً بھی ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بی بی کو نان و نفقہ اور رہنے کا مکان دے، بیٹی بیٹوں کے لئے بلوغ اور خصوصاً نکاح کے بعد نان و نفقہ اور رہنے کا مکان شرعاً باپ کے ذمہ فرض نہیں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص جس مکان پر ہمیشہ رہنے والا ہوتا ہے وہی شخص اس مقام کا اہل کہلاتا ہے نہ وہ شخص جو چند روز کے لئے بطور مہمان کے کسی مقام پر رہے مثلاً اہل مصر اس شخص کو کہیں گے جو مصر میں ہمیشہ بود و باش رکھنے والا ہو نہ اس کو جو چند روز کے لئے مصر میں جا کر رہ آیا ہو، اسی طرح اہل مکہ اس کو کہیں گے جو ہمیشہ کے لئے مکہ میں رہنے والا ہو پس اسی طرح اہل بیت اس کو کہیں گے جو ہمیشہ کے لئے اس بیت میں رہنے والا ہو۔ اور ہمیشہ کے لئے کسی شخص کے بیت میں رہنے والا سوا اس کی بیبیوں کے رسم و عادت شرعاً کوئی نہیں ہے لہٰذا بیبیوں کے علاوہ اہل بیت کا حقیقی و اصلی مصداق کوئی نہیں ہو سکتا۔

(2)......قرآن کی آیتیں خود بتا رہی ہیں کہ اہل بیت سے مراد ازواج ہی ہیں کیونکہ کئی آیات میں اوپر سے ازواج ہی سے خطاب ہو رہا ہے اور خود اس آیت کے ابتدائی حصہ میں اور نیز اس آیت کے بعد بھی انہیں سے خطاب ہے ترتیب قرآنی اگر مخالفین حجت نہیں مانتے تو نہ مانیں ترتیب کیا بلکہ ان کے اصول موضوعہ پر اور ان کی احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی رو سے تو خود قرآن ہی حجت نہیں مگر اس مقام پر یہ عذر بالکل بے سود ہے کیونکہ اس وقت شیعہ اس آیت سے ہمارے اوپر استدلال کر رہے ہیں اور اپنے فرضی اماموں کی عصمت و امامت اس آیت سے ثابت کر کے ہمیں الزام دینا چاہتے ہیں پس حسب قاعدہ مناظرہ انکو ہمارے مسلمات سے الزام دینا چاہئے اگر وہ ہمارے مسلمات کے خلاف ہمیں الزام دیں تو ہم کو حق ہے کہ ہم اس الزام کو اپنے مسلمات سے دفع کر دیں لہٰذا ہم اس مقام پر دفع الزام کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ الزام تمہارا ہمارے مسلمات کی رو سے صحیح نہیں اہل بیت سے غیر ازواج کا مراد ہونا اور ازواج کا مراد نہ ہونا آیات سابقہ و لاحقہ کے مناسب نہیں اور قرآن کی فصاحت و بلاغت ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اس کے مسلسل مضامین کو اس طرح خبط بے ربط کر دیا جائے قرآن کی صحت ترتیب اور اسکی فوق العادت فصاحت و بلاغت ہمیں مسلم ہے ہاں اگر ہم مخالفین کو اس آیت سے الزام دیتے اور امہات المومنین کے فضائل اس آیت سے ان کے مقابلہ میں ثابت کرنا چاہتے تو اس وقت بے شک مخالفین یہ دیکھ سکتے تھے کہ ترتیب قرآنی ہم پر حجت نہیں ہے۔

(3) قرآن کی دوسری آیتوں میں بھی لفظ اہل بیت کا اطلاق ازواج پر ہوا ہے اور وہاں مخالفین بھی چون و چرا نہیں کر سکتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ کو فرشتوں نے فرزند کی بشارت دی اور انہوں نے اپنے بانجھ ہونے اور اپنے شوہر کے بوڑھے ہونے کے باعث اس بشارت پر تعجب کیا تو فرشتوں نے ان کو جواب دیا وہ قرآن پاک میں بایں عبارت منقول ہے:

اتعجبین من امر الله رحمة الله وبركاته
عليكم اهل البيت انه حميد مجيد

یعنی کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت ہے اور اس کی برکتیں ہیں بیشک وہ ستودہ اور بزرگ ہے اس آیت میں مخالفین کو جب کچھ چارہ کار نظر نہ آیا تو یہ بھی لکھ دیا کہ حضرت سارہ کو اس وجہ سے اہل بیت نہیں کہا کہ وہ حضرت ابراہیم کی بی بی تھیں بلکہ اس وجہ سے کہا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چچازاد یا خالہ زاد بہن تھیں۔ جب اس رکیک تاویل کا جواب اہل سنت کی طرف سے یہ دیا گیا کہ اگر یہی بات ہے تو سرور عالم ﷺ کے چچازاد بھائیوں نے کیا قصور کیا کہ وہ اہل بیت نہ سمجھے جائیں۔ عقیل کو بھی اہل بیت کہنا چاہئے۔ حضرت ابن عباس کو بھی اہل بیت کہنا چاہئے پھر کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔

باقی رہا مخالفین کا یہ شبہ اگر ازواج مراد ہوتیں تو عنکم اور یطھرکم میں مذکر ضمیریں کیوں آتیں اس کے تین جواب ہیں اول یہ کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے اور مصداق اس کا مونث ہے لہٰذا برعایت لفظ مذکر مستعمل ہوئی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل بیت میں خود ذات پاک سرور عالم ﷺ کی بھی داخل ہے کیونکہ اس بیت کے رہنے والے آپ بھی تھے پس آپ کے داخل ہونے کے سبب سے تغلیباً ضمیر مذکر کی مستعمل ہوگی تیسرا جواب اس کا یہ ہے کہ بغرض اظہار عظمت یا کلام عرب میں عورتوں کے لئے بھی ضمیر مذکر آ جاتی ہے ایک شاعر اپنی محبوبہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے

فان شئت حرمت النساء سواكم

شاعر اس مصرع میں کم ضمیر جمع مذکر اپنی محبوبہ کے لئے لایا ہے۔

﴿نوٹ﴾

دوسرے حصے میں "حدیث کساء" کا بھی تفصیلی ذکر ہوگا۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے.....؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید ﷫ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید ﷫ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید ﷫ (صدر/ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید ﷫
شہادت 17 اگست 2009ء خیرپور سندھ (خیرپور جلسہ سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

دستخط ....

اثناعشری کے بارے میں ایک اہم فتویٰ

رپورٹ: محمد یونس قاسمی

جس کی تائید دارالعلوم دیوبند کے جیّد علماء نے کردی

اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی کی سربراہی میں اہل سنت والجماعت کے ایک وفد نے 25 جنوری سے 8 فروری تک بنگلہ دیش کا دورہ کیا، وفد کے ارکان میں اہل سنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، اہل سنت والجماعت ضلع جھنگ کے رہنما حافظ خالد محمود جھنگوی اور مولانا عبدالوحید کہروڑوی شامل تھے۔ بنگلہ دیش میں ہونے والے عالمی تبلیغی اجتماع میں شرکت کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش کے ممتاز دینی مدارس اور معروف علمی، مذہبی اور سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اس دورے کا مقصد خالصتاً تبلیغی تھا اور بنگلہ دیش میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو صحابہ کرام، ازواج مطہرات واہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت وعظمت سے روشناس کراتے ہوئے انکے تحفظ اور انکے ناموس کیلئے جدوجہد کرنے پر آمادہ کرنا تھا۔ اس سفر پر روانہ ہوتے ہوئے قائد اہل سنت نے بنگلہ دیش کے جید مفتیان اور علماء کرام سے تصدیق وتائید لینے کیلئے اہل تشیع کے ساتھ معاشرتی تعلقات اور انکے اداروں وجماعتوں کو دینی ومذہبی کہنے کے متعلق امام اہل سنت علامہ علی شیر حیدریؒ کی طرف سے جاری کیے گئے فتویٰ کو بھی ہمراہ لے گئے۔ اس فتویٰ پر علماء کرام کی تصدیق وتائید ہی سب سے بڑی کامیابی تھی جس سے قائد اہل سنت مشرف ہوئے۔ بنگلہ دیش کے قریباً تین سو سے زائد ممتاز وجید مفتیان اور علماء کرام نے اس فتویٰ پر اپنے تائیدی وتصدیقی دستخط ثبت فرمائے۔

بنگلہ دیش میں ہونے والے اجتماع میں انڈیا سے تشریف لائے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے رئیس الافتاء اور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی دامت برکاتہم سے بھی ملاقات ہوئی اور اس فتویٰ کے متعلق تبادلہ خیال ہوا۔ مفتی اعظم ہند نے 1986 میں محسن اہل سنت حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانیؒ کی طرف سے دارالعلوم دیوبند میں آنے والے استفتاء اور اس پر اکابر دیوبند کی جانب سے لکھے جانے والے جوابات اور ان دنوں میں اکابر دیوبند کی ہونے والی مجالس کی مکمل روئیداد سنائی اور پاکستان میں تحفظ ناموس صحابہؓ کی جدوجہد کرنے والوں اور اس عنوان پر سینکڑوں قربانیاں دینے والوں کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، اور غلامان صحابہؓ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے تحریر کردہ فتویٰ کا مطالعہ کر لینے کے بعد مفتی اعظم ہند نے فرمایا کہ

"اس فتویٰ کو میں اپنے ساتھ دارالعلوم دیوبند لے جاؤں گا اور دارالافتاء کے تمام مفتیان کا ایک اجلاس بلا کر اس فتویٰ کے متعلق انکی رائے معلوم کروں گا، پھر اس پر جو حتمی رائے قائم ہوگی وہ تحریر کر کے ہم آپ کی طرف روانہ کر دیں گے"

چنانچہ ایسا ہی ہوا قائد اہل سنت علامہ محمد احمد لدھیانوی اپنا دورہ ختم کر کے پاکستان آگئے، ان کے آنے کے چند دن بعد بذریعہ ڈاک یہ فتویٰ یہاں پاکستان میں ہمیں موصول ہوا جسے دیکھ کر پوری جماعت اہل سنت والجماعت کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ کیونکہ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا تھا دارالعلوم دیوبند کے رئیس الافتاء حضرت مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی مدظلہ نے اسی فتوی کی لفظ بلفظ تصدیق اور تائید فرمادی۔ جہاں حضرت حیدری شہیدؒ کے دستخط ہیں اس کے ساتھ ہی نیچے حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے بھی دستخط فرمائے ہیں۔

اہل تشیع کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات اور انکے ساتھ مراسم رکھنے کو حرام قرار دیے جانے والے فتوے پر دارالعلوم دیوبند کی جانب سے یہ تصدیق وتائید ان دنوں حاصل ہوئی جب ملک بھر میں انکے ساتھ تعلقات کو جواز فراہم کرنے کیلئے اکابر دیوبند کے حوالے دیے جارہے ہیں اور اکابر کے طرز عمل کو اپنانے کی تلقین کی جارہی ہے۔ حالانکہ اکابر کے طرز عمل کو ہم نے کبھی بھی اپنانے سے انکار نہیں کیا بلکہ اکابر کے طرز عمل کو ہی اپنا کر اہل سنت والجماعت نے اپنی آدھی درجن جلیل القدر اور عظیم المرتبت قیادت اور دو ہزار پانچ سو سے زائد اپنے جانباز اور جانثار کارکنوں کی قربانی دے چکی ہے جبکہ درجنوں ابھی اکابر کے فیصلوں کے احترام میں جھوٹے مقدمات سہتے ہوئے جیل کی سلاخوں کے پیچھے پابند سلاسل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں آئندہ بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے انکے فیصلہ جات پر صحیح عمل کرنے اور انکے طرز عمل سے غلط استدلال سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ ذیل میں ہم علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے مکمل فتویٰ اور دارالعلوم دیوبند سے آنے والی تصدیق کو من وعن پیش کر رہے ہیں۔

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین ومفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ شیعہ اثناعشریہ کا شرعی حکم کیا ہے؟ انکے ساتھ نکاح کرنا، اپنے شادی بیاہ میں انہیں شریک کرنا، دینی کاموں میں ان سے چندہ لینا، انکا ذبیحہ کھانا، انکا جنازہ پڑھنا، انہیں اپنے جنازوں میں شریک کرنا، انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور انکے کسی مذہبی ادارے یا تنظیم کو دینی یا اسلامی ادارہ اور دینی یا اسلامی جماعت کہنا یا دینی جماعتوں اور دینی اداروں کے اتحاد میں شامل کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

جن علماء کو شیعہ کی حقیقت پوری طرح معلوم تھی وہ سب پہلے ہی سے انکی تکفیر فرماتے تھے جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمایا من لم یکفرهم لم یدر عقائدهم (فیض الباری ج 1 ص 120) مگر خمینی انقلاب کے بعد جب سے انکی کتب عام ہوئی ہیں اور انکے عقائد ظاہر ہو چکے ہیں اس کے بعد تو تمام علماء محققین کا شیعہ کی تکفیر پر اجماع اور اتفاق ہے تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں امداد الفتاویٰ ج 4 ص 584۔۔۔۔۔۔۔۔ احسن الفتاویٰ ج 1 ص 73 تا 106 نیز "خمینی اور اثناعشریہ کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" جس فیصلے کو وکیل اہلسنت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے "الفرقان" کے خصوصی نمبر میں اور محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مجلہ ماہنامہ "بینات" کے خصوصی نمبر کے طور پر شائع فرمایا تھا اس لئے شیعوں کے ساتھ سوال مذکورہ میں تمام تعلقات اور دیگر مراسم اسلامیہ رکھنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ بلکہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد ان کے مذہبی اداروں اور تنظیموں کو دینی واسلامی کہنے سے اپنے ایمان کو خطرہ ہے بالخصوص جبکہ شیعہ اس قسم کے تعلقات سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں اور دوسروں کے سامنے ان تعلقات کو دلیل کے طور پیش کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عوام اس مسئلے کو ہلکا سمجھ کر ان سے مناکحت کے ذریعہ زنا اور ان کا ذبیحہ کھا کر حرام خوری کے فتنہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ان تعلقات سے دین کو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے نیز یہ لوگ نہ تو اہل کتاب ہیں نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ ذمیوں کی طرح تعلق رکھا جائے اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے بلکہ یہ قادیانیوں کی طرح زندیق اور حربی کفار کے حکم میں ہیں جن کے ساتھ سماجی اور معاشرتی تعلقات رکھنا بھی جائز نہیں جو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں نیز ان سے استتابہ بھی نہیں ہے کیونکہ مذہب شیعہ میں کتمان وتقیہ واجب ہے لہٰذا ان کی زبان کا اعتبار نہیں۔

هذا ما ظهر لى فى هذا الباب والله اعلم بالصواب

دستخط خاکپائے اہل حق

علی شیر حیدری عفی عنہ

تصدیق دارالعلوم دیوبند

تصدیق کی جاتی ہے کہ مذکورہ جواب بالکل صحیح ہے۔ شیعہ اثناعشریہ کے جو عقائد ان کی کتابوں میں ملتے ہیں وہ اپنے عقائد باطلہ کی بنیاد پر کافر ومرتد ہیں۔ ان سے مذکورہ بالا تعلقات اور مراسم اسلامیہ رکھنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم

المصدق دستخط

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

مہر جامعہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

مشن جھنگویؒ کی تائید آئمہ حرمین نے کردی ہے

مولانا رب نواز حنفی نائب صدر اہل سنت والجماعت کراچی سے انٹرویو

خلافت راشدہ کی طرف سے اہلسنت والجماعت کراچی ڈویژن کے نائب صدر حضرت اقدس مولانا رب نواز حنفی دامت برکاتہم العالیہ سے انٹرویو لینے کی غرض سے حاضر ہوا حضرت نے مہربانی فرمائی اور وقت دیا ان سے جو باتیں ہوئیں وہ میں قارئین کی نظر کرنا چاہتا ہوں۔ اہل سنت والجماعت کراچی ڈویژن کے نائب صدر اور مرکز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ناگن چورنگی میں حضرت علامہ عبدالغفور ندیم شہید رحمہ اللہ کی مسند خطابت کے وارث بننے والے حضرت مولانا رب نواز حنفی مدظلہ 1978ء میں کراچی میں پیدا ہوئے، طبیعت میں انتہائی سادگی اور وقار، جرات وبہادری کے پیکر، چہرے پر تقویٰ کے آثار نمایاں نظر آتے ہیں قائدین کراچی کی شہادتوں سے جو لوگ مایوس ہو چکے تھے کہ حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہید رحمہ اللہ کے بعد شاید یہ مصلی ویران رہ جائے گا اور مسجد کے درو دیوار ان جیسے ملفوظات شاید نہ سن سکیں گے، وہ نہ صرف پر امید ہیں بلکہ وہ اہل محلہ اور دیگر حضرات کو بھی حضرت کے ملفوظات اور ولولہ انگیز اور لرزہ طاری کردینے والی تقاریر سننے کی دعوت دیتے ہیں (واضح رہے کہ جماعتی فیصلہ کے مطابق حضرت مرکز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں مستقل امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں)

(انٹرویو نگار: محمد تصور معاویہ کراچی)

نظام خلافت راشدہ: آپ اپنی پیدائش اور بچپن سے متعلق ارشاد فرمائیں؟

مولانا رب نواز حنفی: میری اور میرے والد محترم کی پیدائش کراچی میں ہوئی، پیدائش کا سال غالباً 1978ء ہے۔ آبائی گاؤں ہزارہ ڈویژن کا ایک پسماندہ علاقہ ہے، بچپن ہی سے والد بزرگوار نے حسن تربیت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم دلوائی، میٹرک پاس کرنے کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن پاک کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

نظام خلافت راشدہ: مزید تعلیم کے بارے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں؟

مولانا رب نواز حنفی: درس نظامی کی تعلیم درجہ سابعہ تک ناظم آباد کراچی کے علاقے پاپوش نگر میں جامعہ امدادیہ سے حاصل کی اور دورہ حدیث 2003ء میں جامعہ عربیہ احسن العلوم میں مکمل کیا۔ عصری تعلیم میں میٹرک، انٹر اور بی اے کا امتحان کراچی یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے عملی زندگی میں کونسی جماعت میں کام کیا یا کوئی نئی جماعت بنائی؟

مولانا رب نواز حنفی: زمانہ طالب علمی ہی سے میرا ذہن سپاہ صحابہ کی طرف مائل تھا، تعلیم سے فراغت کے بعد بھی سپاہ صحابہ سے منسلک رہا ہوں، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں نے کراچی ڈویژن کی سطح پر کوئی ذمہ داری نہیں لی تھی بلکہ کراچی کے ذمہ دار حضرات کے متفقہ مشورے اور فیصلے سے میں نے ادیان باطلہ کے خلاف اپنی ایک الگ جماعت بنائی تھی چونکہ مجھے اللہ پاک نے حیدری شہیدؒ والا مزاج دیا تھا کہ تمام ادیان باطلہ کے خلاف منظم کام کیا جائے تو اس کے پس منظر میں ہمارے ہاں ہر سال سالانہ چھٹیوں میں مناظرہ کورس ہوا کرتا ہے، جس میں تقریباً 400 سے زائد علماء وطلباء حضرات مختلف شہروں سے شرکت کرتے ہیں، جس کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ اس میں شرک، رفض اور الحاد سمیت تمام ادیان باطلہ کے رد پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے اور ان کی چال بازیوں سے

> **کالعدم سپاہ صحابہ کے ابتدائی کارکنوں میں شامل رہا لیکن بعد میں ادیان باطلہ کے خلاف منظم کام کرنے کے لئے الگ جماعت بنا کر کام شروع کردیا۔**

پردہ اٹھایا جاتا ہے اور شرکاء کو ان سے روشناس کرا کر ان کے دفاع کے لئے واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور درمیان سال میں بھی مختلف دینی حلقوں میں ردِ شرک کے موضوع پر مجھے مدعو کیا جاتا ہے۔ شروع سے ہی میرا تعلق چونکہ ذہنی طور پر سپاہ صحابہ سے تھا اس لئے میں نے کسی دوسری جماعت میں اپنی شرکت کا نہیں سوچا

> **قائدین اور کارکنوں نے مشن کی تکمیل کے لئے انتہائی اخلاص کے ساتھ قربانی دی ہے، انہوں نے بچے یتیم ہونے اور بیویوں کے بیوہ ہونے کی بھی پرواہ نہ کی اس قربانی کے اثرات حجاز تک پہنچ گئے ہیں۔**

یہ بات درست ہے کہ میں نے ایک الگ جماعت بنائی تھی جو انجمن دعوت اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم تھی اسکی بنیاد بھی میں نے خود رکھی تھی جو کہ کراچی ڈویژن کی ذمہ دار شخصیات کے مشورہ سے وجود میں آئی تھی۔

نظام خلافت راشدہ: اس جماعت کے مقاصد پر کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

> **ہمارے مشن کی اس سے بڑی صداقت کیا ہوگی کہ اب حرمین شریفین کے امام بھی ایرانی شیعوں کو حرمین سے نکالنے کی تدبیریں سوچنے لگے ہیں۔**

مولانا رب نواز حنفی: اس جماعت کا مقصد اور ہدف صرف اور صرف یہ تھا کہ تمام ادیان باطلہ کی حقیقت اور ان کے تعارف سے نئی نسل خصوصاً دینی مدارس کے علماء وطلباء کو اور ان لوگوں کو جو دینی حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں اس سے بہرہ ور کرایا جائے اور ان کے مذموم مقاصد کو بے نقاب کیا جائے۔

نظام خلافت راشدہ: آپ کو اہل سنت والجماعت کے نائب صدر کی حیثیت سے کراچی ڈویژن کی ذمہ داری ملی ہے، آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

مولانا رب نواز حنفی: یہ چونکہ قحط الرجال کا زمانہ ہے اور سپاہ صحابہ وہ جماعت ہے جو تمام تر ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف اسلام کی حفاظت کے لئے مصروف عمل ہے یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی کفریہ طاقتوں کی نظریں بالخصوص ایران کی نظریں ان حضرات پر ہیں جنہوں نے سپاہ صحابہ میں شمولیت اختیار کر کے یہ فریضہ انجام دینا چاہا ہے اس لئے اس سلسلہ کو روکنے کے لئے آئے روز علماء کرام وکارکنان کی ٹارگٹ کلنگ کا بدترین سلسلہ جاری ہے جس کو روکنے کے لئے حکومت وقت مکمل طور پر ناکامی کا ثبوت دے چکی ہے، کراچی ڈویژن کی قیادت اور کارکنان کی شہادت کو دیکھ کر مجھے مجبوراً یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ میں مکمل طور پر اپنا وقت سپاہ صحابہ کو دوں اور اپنے آپ کو اسلام کی اس چوکیداری سے وابستہ کرلوں جس کے لئے سپاہ صحابہ سرگرم ہے۔ اس لئے بعض حضرات اور کراچی ڈویژن کے صدر حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی مدظلہ کے مشورے سے میں نے اپنی سابقہ جماعت کا امیر مولانا نجیب اللہ عمر کو بنایا ہے جنہوں نے مناظرہ وغیرہ میرے ساتھ ہی پڑھا ہے اور میرے شاگرد بھی ہیں اور بہت قابل اعتماد ساتھی ہیں اور میں نے خود کو اہل سنت والجماعت کے کام کے لئے مکمل طور پر وقف کردیا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: زمانہ طالب علمی میں سپاہ صحابہ میں شمولیت کا کیا چیز سبب بنی؟

مولانا رب نواز حنفی: جولائی 1993ء کو ہمارے قریب لیاقت آباد ٹاؤن میں چورنگی پر شہدائے اسلام

کانفرنس منعقد ہوئی جس پر اس وقت سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت اور سرپرست اعلیٰ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ نے خطاب کیا تھا، میں نے تقریر پر جانے کی کوشش کی مگر گھر کی طرف سے پابندی کی وجہ سے نہ جاسکا مگر ہماری مسجد کے موذن نے تین روز بعد پروگرام جو شہداء اسلام کے نام سے ہوا تھا اس کی آڈیو کیسٹ مجھے سنائی تھی اس پروگرام کو سنتے ہی میری دنیا بدل گئی میں نے پہلی مرتبہ سپاہ صحابہ کا نام سنا تھا اسی وقت سے عزم کرلیا تھا کہ میرا مرنا اور جینا سپاہ صحابہ کے ساتھ ہوگا اور میں بھی بڑا ہو کر ان شہداء کی صف میں شامل ہوجاؤں گا جن کی عظمت حضرت فاروقی شہید ؒ بیان کررہے تھے اس وقت سے آج تک الحمدللہ سپاہ صحابہ سے محبت رہی ہے اور ابھی تو عملی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے قبول فرمالیا ہے اللہ سے دعا گو ہوں کہ ہمیں ثابت قدمی کے ساتھ ساتھ اخلاص اور شہادت جیسی نعمتیں عطا فرمائیں۔ آمین

نظام خلافت راشدہ : کراچی میں جماعت کی طرف سے آپ کو کیا ذمہ داری سونپی گئی ہے؟

مولانا رب نواز حنفی: کراچی ڈویژن کی مرکزی صدارت اور مکمل ذمہ داری تو حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی کے پاس ہے جو وہ بہت ہی احسن انداز میں اور پرامن طریقے سے انجام دے رہے ہیں اور نائب صدارت کراچی ڈویژن کی مجھے سونپی گئی ہے جو کام میرے ذمہ لگاتے ہیں میں احسن طریقہ سے کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

نظام خلافت راشدہ : سنا ہے کہ مرکز صدیق اکبر ؓ میں جو کراچی اہل سنت کا مرکز ہے علامہ عبدالغفور ندیم شہید ؒ کی جگہ پر جماعت نے آپ کا تقرر کردیا ہے اسکے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

مولانا رب نواز حنفی: ہاں یہ بات درست ہے مجھے کراچی کی قیادت اور مرکزی وصوبائی قیادت نے باہمی مشورہ سے مرکز صدیق اکبرؓ میں مولانا عبدالغفور ندیم شہید ؒ کا چھوڑا ہوا مصلیٰ میرے حوالہ کردیا ہے۔

نظام خلافت راشدہ : کیا آپ مستقل وہاں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینگے؟

مولانا رب نواز حنفی: جی ہاں ان شاء اللہ تعالیٰ میں وہاں پر مستقل امام وخطیب رہوں گا جب تک میری زندگی رہی مولانا عبدالغفور ندیم شہید ؒ کا مشن آگے بڑھانے کی پوری کوشش اور جدوجہد کروں گا۔

نظام خلافت راشدہ : کیا انتظامیہ یا جماعت کی طرف سے آپ کی سیکورٹی کا انتظام کیا گیا ہے؟

مولانا رب نواز حنفی: جی ہاں مجھے دو سرکاری اور دو جماعت کی طرف سے گن مین اور گاڑی بھی جماعت کی طرف سے دی گئی ہے۔ مجھے الحمدللہ مکمل سیکورٹی پروٹوکول حاصل ہے۔

نظام خلافت راشدہ : کراچی ڈویژن میں بالخصوص اور ملک بھر میں بالعموم اہل سنت کی لیڈرشپ کو مسلسل نشانہ بنا کر شہید کیا گیا اور سینکڑوں کارکن بھی شہید کردیئے گئے اس پر جماعت کا کیا ردعمل ہے؟

مولانا رب نواز حنفی: ہاں یہ بات یقینی ہے

کراچی میں سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کی مسلسل شہادتوں کے بعد اپنی جماعت کی قیادت چھوڑ کر اپنے آپ کو مکمل طور پر مشن جھنگوی کے فروغ کیلئے وقف کردیا ہے

بلکہ میری جماعت کے قائدین وکارکنان کو اب بھی بے دردی سے شہید کیا جارہا ہے علماء، طلباء وعوام الناس کے محترم خون سے شاہراؤں کو سرخ کیا جارہا ہے اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ شہداء کی تاریخ روز اول سے چلی آرہی ہے حق وباطل کی جنگ ہے کفار ویہود کے ایجنٹ ہمارے ملک میں بھی بدامنی اور آگ بھڑکانے کی کوشش کررہے ہیں کبھی بریلوی، دیوبندی ٹکراؤ کبھی مسلم وشیعہ فسادات اور کبھی لسانی جھگڑے کی آڑ میں اسلام کے نظام کو اور ملت اسلامیہ کی اجتماعیت کو داغدار کرنا چاہتے ہیں اپنے شہداء کی شہادتوں کے خلاف میری جماعت نے پرامن طریقے سے احتجاج شروع کررکھا ہے اور ہمارے تمام کارکنان میرے محبوب قائد سفیر امن علامہ محمد احمد لدھیانوی کے حکم کے منتظر ہیں وہ جماعت کے تمام معاملات کو پرامن طور پر حل کرنے کا عزم رکھتے ہیں اس لئے ہم نے اپنے مرکز سے یہی حکمت عملی حاصل کی ہے کہ پرامن احتجاج کرکے اپنا حق وصول کریں اور ہمارے مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کا دائرہ کار وسیع بھی ہوسکتا ہے، اہل سنت والجماعت کی طرف سے زیادتی کبھی بھی نہیں ہوئی ہماری جماعت کی امن پالیسی کراچی شہر میں حالیہ ٹارگٹ کلنگ کے نتیجے میں اٹھنے والے جنازوں اور اس کے باوجود پرامن رہنے سے دیکھی جاسکتی ہے۔ 6اپریل کو کراچی کے صدر مولانا اورنگزیب فاروقی نے جمعیت علماء اسلام کے احتجاجی جلسہ عام میں شرکت کرکے دنیا کفر پر واضح کردیا کہ ہم کل بھی ایک تھے آج بھی ایک ہیں اور مولانا فضل الرحمٰن مدظلہٗ پر ہونے والے

سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کے علماء اب شیعہ اور یہودیوں کو ایک ہی نظر سے دیکھنے لگے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دجال کے انتظار میں دونوں کا موقف ایک ہی ہے۔

یکے بعد دیگرے دو قاتلانہ حملوں کی پرزور مذمت کچھ اس انداز میں کی ہے کہ حضرت علی ؓ اور حضرت امیر معاویہ ؓ کے درمیان اختلاف رائے کا دور تھا مگر جب رومی کتے نے حضرت علی ؓ کے خلاف میلی نگاہ سے دیکھا تو حضرت امیر معاویہ ؓ نے فرمایا تھا کہ، رومی کتے ! ہوش سے بات کر علی (ؓ) کی طرف میلی نگاہ سے دیکھا تو علی (ؓ) کی فوج کا پہلا سپاہی جو تیری گردن اتارے گا وہ معاویہ ہوگا۔ حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی نے فرمایا کہ اسلام دشمنوں کی یہ بھول ہے کہ وہ میرے قائد مولانا فضل الرحمٰن مدظلہٗ کو شہید کرکے اپنی راہیں ہموار کرلیں گے جہاں حضرت قائد جمعیت کا پسینہ گرے گا وہاں فاروقی کا خون گرے گا۔

نظام خلافت راشدہ : چند دن قبل آپ عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں پر سپاہ صحابہ کے موقف اور مشن کی تائید والے علماء موجود ہیں جیسے حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ کے دور میں ہوا کرتے تھے؟

مولانا رب نواز حنفی: میں الحمدللہ عمرہ کی سعادت کے لئے گیا ہوا تھا اور میں نے وہاں جو فضا دیکھی ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے وہاں پر جو کام کیا جارہا ہے وہ یہاں سے زیادہ آزادی سے اور کھلم کھلا ہورہا ہے عرب لوگ شیعہ اور یہودی دونوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دونوں دجال کی آمد کے راستے ہموار کرنے میں برابر کوشش کررہے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ یہودی جس کا انتظار کررہے ہیں وہ اس کو دجال کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور شیعہ جس کا انتظار کررہے ہیں وہ اس کو قائم آل محمد کے نام سے موسوم کررہے ہیں حقیقت میں دونوں بھائی ایک ہی کا انتظار کررہے ہیں۔ وہاں ہمارے موقف کے حامی اور اس پر قربانی دینے والوں کی تعداد بہت ہے میں نے دیکھا کہ شیخ حذیفی دامت برکاتہم جو مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کے بڑے امام ہیں، کو ایک شخص نے آکر سلام کرتے ہوئے مصافحہ کردیا تو اس کے جانے کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ یہ شخص ایرانی شیعہ ہے تو وہ اپنے ہاتھ کو فوراً جھاڑ پھونک کرنے لگے جیسے کہ کسی نجس العین چیز پر ہاتھ لگا دیا گیا ہو۔

نظام خلافت راشدہ : سعودی حکومت، کا گستاخ صحابہ واہل بیت کے بارے میں فتوئی اور اسی طرح جامعہ ازہر مصر والوں کے فتوئی پر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ اور دیگر شہید قائدین اور کارکنان کے خون کی وجہ سے انقلاب کو کس نظر سے دیکھا جاسکتا ہے؟

مولانا رب نواز حنفی: تبلیغ کے ساتھی کہتے ہیں کہ گرمی یا سردی کوئٹہ میں ہو تو اس کا اثر کراچی میں بھی پڑتا ہے اور پاکستانی توبہ کرلیں گے تو پوری امت کی شامت اعمال دور ہوسکتی ہے یہ ایک حقیقت ہے ہمارے قائدین کی قربانیاں کسی کرسی، دولت کدہ سیاست چمکانے، اقتدار کی خاطر، کسی کے اشارے پر یا کسی اور غیر شرعی مقصد کے لئے نہیں تھیں ان حضرات میں مفتی اگرچہ نہیں تھے مگر وہ لوگ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کہتے تھے اپنے بڑوں کے حکم اور انکی رہنمائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور جو بھی قدم اٹھایا وہ صرف اور صرف اخلاص کی بنیاد پر تھا اس اخلاص کی وجہ سے وہ اپنی منزل طے کرتے چلے گئے نہ اپنے بچوں کے یتیم ہونے کی پرواہ کی نہ بوڑھے والدین کے لئے بے سہارا ہوجانے کا غم کیا نہ ہی اپنی بیویوں کے بیوہ ہونے کی پرواہ کی

باقی صفحہ نمبر 18 پر

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

امیرُ المؤمنین خلیفۃُ المسلمین — جانشین پیغمبر، رفیق غار و مزار

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جانشین رسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک یادگار خطبہ

منصب خلافت سنبھالنے کے بعد فرمایا:

"لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر انسان نہیں ہوں اگر میں ٹھیک راہ پر چلوں تو میری اطاعت کرنا اگر کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا"۔

سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت، تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک اس کا حق نہ دلوا دوں اور تمہارا قوی شخص بھی میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف ہے جب تک دوسرے کا حق اس سے واپس نہ لے لوں۔

یاد رکھو کہ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے۔ اسے خدا رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیلتی ہے اس کو خدا مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سنو اگر میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تو تم بھی میری اطاعت کرنا اور اگر میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر بھی میری اطاعت لازم نہیں"۔

لشکر اسامہ ؓ کو روانہ کرتے وقت فرمایا:

"دیکھو خیانت نہ کرنا مال غنیمت میں غبن نہ کرنا۔ بے وفائی و عہد شکنی سے باز رہنا۔

مثلہ نہ کرنا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ بلاوجہ کسی جانور کو ذبح نہ کرنا"۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی (شہید)

آپ ؓ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا کنیت ابوبکر تھی۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ حضرت ابوبکر ؓ قریش کے قبیلہ بنی تیم کے چشم و چراغ تھے۔ آپ ؓ کا خاندان عرب میں اعلیٰ وجاہت کا حامل تھا۔ نسبی شرافت میں بنی تیم کے افراد کسی سے کم نہ تھے۔

آپ ؓ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا تھا ایک جد امجد مرہ بن کعب بن لوی القرشی پر پہنچ کر آپ ؓ کا سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

آپ کا شجرہ نسب عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تیم بن مرہ بن کرب بن لوی القرشی ہے۔

آپ ﷺ کی پیدائش سنہ 574ء میں واقعہ فیل سے تین سال بعد ہوئی۔ حضرت ابوبکر ؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ؓ کے خاندان کی چار نسلیں اسلام سے مشرف ہوئیں۔

والد، والدہ، خود، اولاد، پوتے، نواسے سب نے آنحضرت ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ آپ ؓ کو فرمایا:

(ابوبکر عتیق اللہ من النار)

ابوبکر ؓ جہنم کی آگ سے آزاد ہے۔ اسی وقت سے آپ ؓ عتیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔

قتیلہ بنت سعدؓ سے آپ ؓ کے صاحبزادے عبداللہ ؓ اور صاحبزادی حضرت اسماء ؓ پیدا ہوئیں۔ آپ ؓ کے صاحبزادے عبداللہ ؓ غزوہ طائف میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ ان کی وفات حضرت ابوبکر ؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان کی اولاد میں اسماعیل پیدا ہوئے، جو بچپن میں فوت ہو گئے۔ حضرت اسماء ؓ کی شادی حضرت زبیر ؓ سے ہوئی انہی کے بطن سے مشہور صحابی عبداللہ ؓ بن زبیر ؓ پیدا ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ ؓ کا لقب ذات النطاقین رکھا تھا۔ آپ ؓ نے ۱۰۰ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔

زینبؓ ام رومان کے بطن سے آپ ؓ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن ؓ اور صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ ؓ پیدا ہوئیں۔ ام رومان ؓ ہجرت کے چھٹے سال فوت ہوئیں ان کے لئے آنحضرت ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔

حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ الخزرجی کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی تیسری صاحبزادی ام کلثوم ؓ پیدا ہوئیں۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا جو آنحضورؐ نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا والد محترم کا پہلا نام عثمان ہی تھا۔

اسماءؓ بنت عمیس کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار ؓ سے ہوا تھا۔ جنگ موتہ میں جب وہ شہید ہوئے تو حضرت علی ؓ نے اپنی بیوہ بھاوج کا نکاح حضرت ابوبکر ؓ سے کر دیا تھا۔ ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے بیٹے محمد ؓ پیدا ہوئے حضرت ابوبکر ؓ کی وفات کے بعد یہ حضرت علی ؓ کے نکاح میں آئیں اور ان کے بطن سے یحییٰ اور زید پیدا ہوئے۔

حضرت ابوبکر ؓ آنحضرت ﷺ سے عمر میں صرف دو سال چھوٹے تھے۔ آپ ؓ اٹھارہ سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ کے دوست بنے اس وقت مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار روسائے عرب میں ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔ یہی باہمی تعلق اور قرب کا آغاز تھا، جس کے باعث تادم آخر ایسی قرابت داری قائم ہوئی کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس طرح گویا آپ ؓ نے ۱۸ سال کی عمر سے لے کر ۶۱ سال کی عمر تک ۴۳ سال کا طویل عرصہ آنحضرت ﷺ کے جمال نبوت کا مشاہدہ کیا۔

آنحضرت ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ کے علاوہ اگر سب سے پہلے کسی نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا تو وہ صدیق اکبر ؓ کی ذات تھی۔ حضرت زید ؓ اور حضرت علی ؓ میں ایک کی حیثیت زر خرید غلام کی تھی تو دوسرے کی حیثیت حضرت محمد ﷺ کے چچازاد یعنی ایک گھریلو فرد کی تھی۔ یہ دو حضرات اسی موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے ایسے موقع پر حضرت

ابوبکرؓ کی والہانہ محبت اور قبول اسلام میں پہل کے بارے میں خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی سب سے موزوں اور وقیع شہادت ہے۔

"حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص نہیں جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی ہو اور اس نے بغیر تامل، سوچ و بچار اور غور و فکر کے اسلام قبول کرلیا ہو۔"

مورخین نے ابتداء میں اسلام قبول کرنے والوں کی تقسیم یوں کی ہے۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ، غلاموں میں حضرت زیدؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور عام جوانوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جب میں نے علیؓ کو اسلام پیش کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے والد سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ انہوں نے ابوطالب سے پوچھا تو ابوطالب نے کہا میں نہ تو اس سے روکتا ہوں اور نہ اسے قبول کرنے کا کہتا ہوں" چنانچہ اگلے روز حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔

جانشین رسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں نازل ہونیوالی قرآنی آیات

☆ ترجمہ: وہ شخص صدق یعنی قرآن اور دین حق لے کر تشریف لائے (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے) اس کی تصدیق کی۔ (سورۃ الزمر آیت 33)

☆ ترجمہ: عنقریب جہنم سے دور رکھا جائے گا اس شخص (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) کو جو اپنے مال کو تزکیہ کے لئے ادا کرتے تھے اور اس کا منشا یہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی ان نعمتوں کا بدلہ دے بلکہ اس کا منشاء اور عقیدہ اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنا ہے اور قریب ہی وہ رب اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا۔ (سورۃ اللیل)

☆ ترجمہ: جبکہ نکال دیا تھا کافروں نے ثانی اثنین یعنی حضرت (محمد ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ) کو جب کہ وہ دونوں حضرات غار میں تھے اور جب کہ اس نے اپنے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکرؓ) کو کہا تھا" لاتحزن "یعنی فکر مت کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبہ آیت 40)

☆ ایک کافر کی اللہ کو فقیر کہنے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سرزنش کی تو ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ ترجمہ: البتہ سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا تھا اللہ فقیر اور محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

(سورۃ آل عمران آیت 181)

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی شان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث

☆ ترجمہ: حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ذات السلاسل نامی سریہ میں

> **آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کی چار نسلیں والد، والدہ، خود، پوتوں اور نواسوں نے آنحضورؐ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔**

بھیجا تھا، تو وہ عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا لوگوں میں سے کون شخص آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ "عائشہ صدیقہؓ" میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

اس کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا کہ مردوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے جواب دیا

"اس کے والد ماجد یعنی ابوبکرؓ ہیں"۔ اس کے بعد کون؟ جواب دیا عمر بن خطابؓ ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں کو شمار کیا۔

☆ ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے کپڑا کو نخوت کرتا ہوا لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا" یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمانے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ بھی نیچے لٹکا رہتا ہے۔ لیکن میں اس کے ذریعے لوگوں سے معاہدہ لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "آپؓ تو اس کو تکبر کے لئے نہیں کرتے ہیں"۔

☆ ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ارشاد فرمایا کہ "آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں مزاج کیا"۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے پوچھا

"تم میں سے آج کون جنازہ کے پیچھے چلا"؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

> **اعلان نبوت کے بعد سب سے پہلے نوجوانوں میں سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی ہیں جنہوں نے بلا توقف اسلام قبول فرمایا۔**

"آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا"۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے۔ پھر حضور ﷺ نے پوچھا:

"تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی؟" حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا:

"میری یہ سب باتیں جس کے پاس جمع ہو گئیں وہ ضرور جنت میں داخل ہو کر رہے گا"۔

☆ ترجمہ: حضرت حنیفہؓ سے مروی ہے کہ، "اے لوگو! تم میرے بعد ان دونوں یعنی ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کرنا۔"

☆ ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کوہ حرا پر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے۔ اس وقت پتھر ہلنے لگے تو حضور ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ "اے پتھر تو ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی ﷺ صدیقؓ اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں"۔

☆ ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مال سے جتنا فائدہ مجھے پہنچا ہے اور کسی کے مال سے کبھی نہیں پہنچا"

یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ " یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرے جتنے مال ہیں سب آپ ﷺ پر قربان ہیں"۔

☆ ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد ابوبکرؓ آرام کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" اے ابوبکرؓ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے"۔ میں نے دیکھا کہ میرے والد خوشی کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ پھر وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلے گئے۔ دونوں نے تین دن غار میں قیام کیا اس پر قرآن کی مشہور آیت "ثانی اثنین" نازل ہوئی۔

☆ اس کے بعد ایک موقع پر آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو فرمایا کیا" آپؓ نے ابوبکرؓ کے بارے میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں"

تو اس پر حضرت حسانؓ نے اشعار پڑھے چنانچہ آپ ﷺ اشعار سن کر مسکرائے اور فرمایا۔

صدقت یا حسان

"اے حسان تو نے سچ کہا"۔

آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ

ترجمہ: "ابوبکرؓ سوائے نبیوں کے سب انسانوں سے افضل ہیں"۔ (معجم طبرانی)

ترجمہ "میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں" (ترمذی شریف، موطا امام محمد)

ترجمہ "حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین کشادہ ہوگی، پھر ابوبکرؓ کے، پھر عمرؓ کے اوپر سے"۔ (ترمذی شریف، مستدرک حاکم)

ترجمہ: "حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اے ابوبکرؓ

تم حوض کوثر پر میرے رفیق ہو اور تم غار میں بھی میرے رفیق تھے۔ (ترمذی شریف)

☆ ۹ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنایا اور جب آنحضرت ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خود مسجد میں تشریف نہ لاسکے تو اپنی بجائے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ "ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میری طرف سے حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ "جو وحی مجھ پر نازل فرمائی گئی میں نے اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں نچوڑ دیا ہے۔ (الریاض النضرۃ)

ترجمہ: "ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تم پر نماز یا روزہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ فضیلت ایک باوقار چیز کی وجہ سے ہے، جو ان کے سینہ میں ڈالی گئی۔ (قوت ایمانی اور حب نبوی) (الریاض النضرۃ)

☆ بخاری شریف میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ "یقین جانو کہ اللہ سبحانہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے کہا کہ جھوٹ کہتے ہو صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں (پھر یہی نہیں) انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری غم خواری کی تو کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو بحث و تنقید سے معاف رکھو گے"۔؟

☆ ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر نبی کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبریل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں"۔ (اگر آسمان والے بے وفا نہیں تو زمین والے کیسے بے وفا ہو سکتے ہیں)

مناقب صدیق اکبرؓ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت اور مال کا ہے۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا"۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور والا ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو خاص دلی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی (یعنی میری ذات) کو خاص دوست بنا لیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مرض کی حالت میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو اور اپنے والد یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرنے لگے اور کہیں کوئی کہنے والا چہ میگوئیاں نہ کرنے لگے (مگر خیر رہنے دو)

ہجرت کے دوران غار ثور میں آنحضورؐ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے تو سوراخ کے اندر سے سانپ نے پاؤں پر ڈس لیا لیکن آپؓ نے آنحضورؐ کو جگانا گوارہ نہ کیا۔

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کی خلافت کو نہ مانیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے خدمت گرامی ﷺ میں حاضر ہو کر کسی معاملہ کے متعلق کچھ گفتگو کی، رسول اقدس ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ پھر دوبارہ میرے پاس آنا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں پھر آؤں اور آپ ﷺ نہ ملیں تو کیا کروں، فرمایا: اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ (نہ ملنے سے مراد اس عورت کی حضور ﷺ کی وفات تھی) (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے افضل اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں ان کی امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نہ کرنی چاہیے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول پاک ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ، پھر میں بقیع کے مدفونوں کی طرف جاؤں گا اور ان کو اٹھا کر میرے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (وہاں عثمان رضی اللہ عنہ مدفون ہیں) (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی، یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تو میں بھی دیکھ سکتا فرمایا ابوبکر! تم تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا آپ رونے لگے اور فرمایا میں اس بات کو دل سے پسند کرتا ہوں کہ میرے کل اعمال ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک رات اور ایک دن کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔

آنحضورؐ کا ارشاد ہے ہر نبی کے دو دو وزیر اہل آسمان میں اور دو دو وزیر اہل زمین میں ہوتے ہیں اہل آسمان میں میرے وزیر جبرائیل و میکائیل اور اہل زمین میں ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔

رات سے میری مراد وہ رات ہے، جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور گرامی ﷺ کے ہم رکاب غار ثور کی طرف چلے تھے۔ جب غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم آپ ﷺ اندر نہ جائیں میں جاتا ہوں، اگر اس کے اندر کچھ ہوگا تو آپ ﷺ بچ جائیں گے اور جو کچھ گزند ہونا ہے مجھے ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر اندر داخل ہوئے غار کو صاف کیا ایک طرف چند سوراخ نظر آئے ان کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا پھر بھی دو سوراخ رہ گئے تو دونوں پاؤں سے ان کے دھانے بند کر دیئے پھر رسول پاک ﷺ سے کہا اب اندر تشریف لے آیئے، حضور ﷺ اندر تشریف لے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے، کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے کاٹ لیا، مگر حضور ﷺ کی بیداری کے خوف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حرکت نہ کی، جب آنسو رسول پاک ﷺ کے چہرہ پر ٹپکے، آپ ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا، ابوبکر کیا بات ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میرے ماں باپ قربان ہوں۔ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے حضورؐ نے اپنا لعاب دہن لگا دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکلیف جاتی رہی۔ مدت کے بعد پھر اس کا دورہ پڑا اور یہی ان کی وفات کا سبب ہوا۔ دن سے مراد وہ دن ہے، کہ جس دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اونٹ کا ایک زانو بند بھی یہ لوگ مجھے نہ دیں تو میں ان سے جہاد کروں گا، میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! لوگوں سے نرمی اور الفت سے پیش آیئے، فرمایا زمانہ جاہلیت میں تو، تو بڑا سخت اور غصہ ور تھا اور اب کیا اسلام میں بزدل اور نامرد بنتا ہے۔ بات یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا، اب دین کامل ہو چکا، اب کیا میری زندگی میں دین میں نقصان آسکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوتیلے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے۔ فرمایا "ابوبکر رضی اللہ عنہ" میں نے کہا ان کے بعد فرمایا عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ احادیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت چار وجوہات سے معلوم ہوتی ہیں۔

1 ...... پوری امت میں سب سے اعلیٰ مقام پانا صدیقیت ہے۔

2 ...... ابتدائے اسلام ہی سے آنحضرت ﷺ کی اعانت کرنا۔

3 ...... نبوت کے کاموں کو تکمیل تک پہنچانا۔

4 ...... آخرت میں اعلیٰ مرتبہ پانا۔

حضرت محمد ﷺ سے ابوبکرؓ کے عشق و محبت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفار کی طرف سے بہت سی

تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں ان میں سے ایک دن یہ المناک واقعہ پیش آیا کہ حضور ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق ؓ بار بار حضور ﷺ سے اصرار کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ کفار اپنے باطل معبودوں کی عبادت کھلم کھلا کرتے رہتے ہیں اور ان کی باتیں برسرعام پھیلاتے ہیں اور ہم حق پر ہونے کے باوجود کیوں خاموش رہیں ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اسلام کا برسرعام اعلان کر دیں۔ ان کے اس اصرار پر حضور ﷺ ان کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے ابوبکر ؓ ہم تو اب تک تھوڑے ہیں ابھی تک اعلان کا وقت نہیں آیا یہ فرما کر حضور ﷺ یہاں سے اپنے اصحاب ؓ سمیت تشریف لے گئے اور ادھر حضرت ابوبکر صدیق ؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر جا کر لوگوں کو اعلان اسلام کرتے رہے اور حضور ﷺ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اسلام کا سب سے پہلا اعلان اور خطبہ حضرت ابوبکر ؓ نے خانہ کعبہ کے سامنے دیا۔ یہ اعلان اور خطبہ سنتے ہی مشرکین مکہ نے آپ ؓ پر اور سارے مسلمانوں پر حملہ شروع کر دیا اور بہت سخت مارا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو پاؤں سے روندنے لگے آپ ؓ کو بہت تکلیف پہنچائی گئی عتبہ بن ربیعہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو اپنی منقش جوتیوں سے مارنے لگا اور ان کے چہرے کو بگاڑ دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے قبیلے کے لوگ آ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور ان کی موت پر ان کو یقین ہو گیا کہ وہ مر ہی جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ مسجد حرام میں واپس آئے اور اعلان شروع کر دیا کہ اگر ابوبکر ؓ کا انتقال ہو جائے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے سردار عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے آپ ؓ بے ہوش تھے۔ حتیٰ کہ دن کا آخری حصہ آیا اور اس کے بعد کلام کرنا شروع کیا ہوش سنبھالتے ہی جو بات زبان سے نکلی وہ یہ تھی کہ حضور ﷺ کا کیا حال ہے یہ سن کر لوگ آپ ؓ کو ملامت کرنے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ اپنی بات۔

"حضور ﷺ کا کیا حال ہے" دہراتے رہے۔

یہاں تک کہ ان کی والدہ فرمانے لگی کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ تم ام جمیل ؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پتہ کرو کہ حضور ﷺ اس وقت کہاں ہیں؟ چنانچہ ان کی والدہ ام جمیل ؓ کے پاس گئیں اور پوچھا کہ اے ام جمیل ؓ تم محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہو وہ کہاں ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہوں نہ ابوبکر ؓ کو جانتی ہوں۔ اس کے بعد ام جمیل نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ اس کو دیکھنے کے لئے چلوں۔ والدہ نے فرمایا کہ ہاں اور وہ سیدھا ابوبکر ؓ کے پاس گئی اور ابوبکر ؓ کی حالت دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور کہنے لگی کہ بے شک کہ قوم نے تیرے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ اللہ اس قوم سے تیرا بدلہ لے گا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے ام جمیل کو فرمایا کہ تم بتاؤ کہ حضور ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تیری والدہ بیٹھی ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ میری والدہ آپ کا راز کسی کے پاس نہیں کھولے گی۔ یہ سن کر ام جمیل ؓ نے حضور ﷺ کی حالت کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس وقت حضور ﷺ دار ارقم میں صحیح

> شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ "پوری امت میں اعلیٰ مقام پانا، ابتدائے اسلام میں آنحضورؐ کی مدد کرنا، نبوت کے کاموں کو تکمیل تک پہنچانا، آخرت میں اعلیٰ درجہ پانا ہی صدیقیت ہے"۔

سالم موجود ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا اس وقت تک کچھ کھانا نہیں کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر ان کی والدہ نے فرمایا کہ لوگوں کی پریشانی دور ہو گئی۔ جب انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کا یہ حال دیکھا تو حضور ﷺ پر بڑی رقت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اس وقت مجھے کفار کی طرف سے کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر یہ کہ لوگوں نے میرے چہرے پر حملہ کر کے زخم پہنچایا اور یہ میری والدہ ہے۔ جو اپنے لڑکے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والی ہے۔ آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے۔ فوراً حضور ﷺ نے ان کی والدہ کے لئے دعا فرما دی اور ساتھ ساتھ ان کو اسلام کی دعوت دی۔ پس وہ اسی وقت مسلمان ہو گئیں۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی شجاعت:

حضرت علی ؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک شجاع ترین کون شخص ہے۔ سب نے عرض کیا۔ آپ ؓ، آپ ؓ نے فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا ہوں۔ یہ کوئی شجاعت نہیں۔ تم شجاع ترین شخص کا نام لو سب نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ شجاعت ترین حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔ یوم بدر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے انہیں سائبان پایا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس کون رہے گا کہ مشرکین کو آپ ﷺ پر حملہ کرنے سے باز رکھے۔ قسم خدا کی، ہم میں سے کسی شخص کو ہمت نہ پڑی۔ مگر ابوبکر صدیق ؓ ننگی تلوار لئے کھڑے ہو گئے اور کسی کو پاس نہ پھٹکنے دیا اور جس شخص نے آپ ﷺ پر حملہ کیا

> کفار مکہ نے اعلان توحید کی پاداش میں اتنا مارا کہ بے ہوش ہو گئے کئی گھنٹے کے بعد ہوش آیا تو پہلا سوال یہی کیا کہ "میرے نبی کا کیا حال ہے"۔

ابوبکر صدیق ؓ اس پر حملہ آور ہوئے۔

ایک دفعہ مکہ معظمہ میں مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ کو گھسیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تو ہی ہے، جو ایک خدا بتاتا ہے (واللہ) کسی کو کفار کے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر ابوبکر صدیق ؓ آگے بڑھے وہ کفار کو مار مار کر ہٹاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہائے افسوس! تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ یہ فرما کر حضرت علی ؓ رو پڑے اور فرمانے لگے بھلا یہ تو بتاؤ مومن آل فرعون اچھے ہیں یا ابوبکر ؓ لیکن جب لوگوں نے جواب نہ دیا تو فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے واللہ! ابوبکر ؓ کی ساعت ان کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ تو ایمان کو چھپاتے تھے اور ابوبکر ؓ نے ایمان کو ظاہر کیا۔

سخاوت:

آپ ؓ صحابہ کرام ؓ میں سب سے زیادہ سخی تھے۔

و سیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی

کے محور و مصداق آپ ؓ ہی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیق ؓ کے مال سے نفع پہنچا ہے کسی کے مال سے نہیں پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ رو کر عرض کرنے لگے کہ میں اور میرا مال کیا چیز ہے، جو کچھ ہے سب آپ ہی کے طفیل ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ ایمان لائے ہیں اس روز ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپ ؓ نے وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ پر خرچ کر دیے ایک روز حضرت عمر ؓ جیش عسرت یا جنگ تبوک کے چندہ کا تذکرہ فرما کر کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے جب ہمیں مال تصدق کرنے کا حکم دیا تو میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے بڑھ کر مال تصدق کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور اپنا نصف مال تصدق کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کچھ چھوڑا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ باقی نصف اتنے میں ابوبکر صدیق ؓ اپنا سارا مال لئے ہوئے آ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے بھی وہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ اہل و عیال کے لئے خدا اور رسول ﷺ خدا کافی ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہا کہ میں ابوبکر صدیق ؓ سے کسی بھی بات میں نہ بڑھ سکوں گا۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں سب کا احسان اتار چکا ہوں البتہ ابوبکر صدیق ؓ کا احسان باقی ہے۔ اس کا بدلہ تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ دے گا۔ کسی شخص کے مال سے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا ابوبکر صدیق ؓ کے مال سے۔

علم و فضل:

آپ ؓ صحابہ کرام ؓ میں سب سے زیادہ عالم اور ذکی تھے۔ جب کسی مسئلے کے متعلق صحابہ کرام ؓ میں اختلاف رائے ہوتا تو وہ مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے سامنے پیش کیا جاتا۔ آپ ؓ اس پر جو حکم لگاتے وہ عین صواب ہوتا۔ قرآن شریف کا علم آپ ؓ کو

سب صحابیوں سے زیادہ تھا اسی لئے آنحضرت ﷺ نے آپ ؓ کو نماز میں امام بنایا۔ سنت کا علم بھی آپ ؓ کو کامل تھا۔ اس لئے صحابہ کرام ؓ مسائل سنت میں آپ ؓ سے رجوع فرماتے تھے۔ آپ ؓ کا حافظہ بھی قوی تھا۔ آپ ؓ نہایت ذکی الطبع تھے۔ آپ ؓ کو آنحضرت ﷺ کا فیض صحبت ابتدائے جوانی سے وفات تک حاصل رہا۔ زمانہ خلافت میں جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ ؓ قرآن شریف میں اس مسئلے کو تلاش فرماتے اگر قرآن شریف میں نہ ملتا تو آنحضرت ﷺ کے قول و فعل کے مطابق فیصلہ کرتے اگر ایسا قول و فعل کوئی نہ معلوم ہوتا تو باہر نکل کر لوگوں سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی حدیث اس معاملے کے متعلق سنی ہے؟ اگر کوئی صحابی ؓ ایسی حدیث بیان نہ فرماتے تو آپ ؓ جلیل القدر صحابہ ؓ کو جمع فرماتے اور ان کی کثرت رائے کے موافق فیصلہ صادر فرماتے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ عرب بھر کے بالعموم اور قریش کے بالخصوص بڑے نساب تھے۔ حتیٰ کہ جبیر بن مطعم ؓ جو عرب کے بڑے نسابوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کے خوشہ چین تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے علم نسب عرب کے سب سے بڑے نساب سے سیکھا ہے۔ علم تعبیر میں بھی آپ ؓ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں آپ ؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرین ؒ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق ؓ سب سے بڑے معبر ہیں۔ آپ ؓ سب سے زیادہ فصیح تقریر کرنے والے تھے۔ بعض اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ صحابہ ؓ میں سب سے زیادہ فصیح ابوبکر و علی ؓ تھے۔ تمام صحابہ ؓ میں آپ ؓ کی عقل کامل اور اصابت رائے مسلم تھی۔

حسن معاشرت:

عطاء بن صائب کہتے ہیں کہ بیعت خلافت کے دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیق ؓ دو چادریں لئے ہوئے بازار کو جاتے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا آپ کہا جا رہے ہیں؟ فرمایا بازار، حضرت عمر ؓ نے کہا اب آپ ؓ یہ کاروبار چھوڑ دیں۔ آپ ؓ مسلمانوں کے امیر ہو گئے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا، پھر میں اور میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں۔ حضرت عمر ؓ نے کہا کہ یہ کام ابوعبیدہ ؓ کے سپرد کیجئے۔ چنانچہ دونوں صحابہ ؓ ابوعبیدہ ؓ کے پاس گئے اور ان سے ابوبکر ؓ نے کہا کہ میرا اور میرے اہل و عیال کا نفقہ مہاجرین سے وصول کر دیا کرو۔ ہر چیز معمولی حیثیت کی چاہیے۔ گرمی اور جاڑوں کے کپڑوں کی بھی ضرورت ہو گی۔ جب پھٹ جایا کریں گے تو ہم واپس کر دیا کریں گے اور نئے لے لیا کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ ؓ ہر روز آپ ؓ کے یہاں آدمی بکری کا گوشت بھیج دیا کرتے تھے۔ ابوبکر ؓ بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے کام کرنے کی اجرت میں، میں نے کوڑی پیسے کا فائدہ حاصل نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ موٹا جھوٹا پہن لیا۔ اس وقت مسلمانوں کا تھوڑا یا بہت کوئی مال سوائے اس حبشی غلام، اونٹنی اور پرانی چادر، میرے پاس نہیں ہے۔ جب میں مر جاؤں تو ان سب کو عمر ؓ کے پاس بھیج دینا۔

سیدنا حسن بن علی ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد یہ اونٹنی جس کا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے تھے اور یہ چادریں عمر فاروق ؓ کے پاس بھیج دینا کیونکہ میں نے ان چیزوں کو بحیثیت خلیفہ ہونے کے بیت المال سے لیا تھا۔ جب حضرت عمر ؓ کو یہ چیزیں پہنچیں تو انہوں نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ابوبکر ؓ پر رحم فرمائے کہ میرے واسطے کیسی کچھ تکلیف اٹھائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے بیت المال میں کبھی مال و دولت جمع نہیں ہونے دیا۔ جو کچھ آتا مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیتے فقراء و مساکین پر بحصہ مساوی تقسیم کر دیتے تھے۔ کبھی گھوڑے اور ہتھیار خرید کر فی سبیل اللہ دے دیتے۔ کبھی کچھ کپڑے لے کر غرباء صحرا نشین کو بھیج دیتے۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر ؓ نے آپ ؓ کی وفات کے بعد معہ اور چند صحابہ ؓ کے بیت المال کا جائزہ لیا تو بالکل خالی پایا۔ محلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر آپ ؓ کے پاس آ جایا کرتیں اور آپ ؓ سے دودھ دوہا کر لے جاتیں۔ صدیق اکبر ؓ بہت سے آدمیوں میں مل جل کر اس طرح بیٹھتے کہ کوئی پہچان بھی نہ سکتا تھا کہ ان میں خلیفہ کون ہے۔

ہوش آنے کے بعد والدہ نے دودھ پیش کیا تو فرمایا اس وقت تک کچھ نہیں پیئوں گا جب تک آنحضورؐ کو دیکھ نہ لوں۔

معجزات رسول ﷺ میں شرکت

۲۷ صفر ۱۳ نبوت شب پنج شنبہ کو نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی حضور ﷺ اول حضرت ابوبکر ؓ کے مکان پر تشریف لائے آنحضرت ﷺ ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جانب جنوب کوہ ثور کی طرف روانہ ہوئے راستہ سنگلاخ اور دشوار گزار تھا۔ سیدنا ابوبکر ؓ نے آنحضرت ﷺ کو کندھے پر اٹھا لیا تاکہ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک نکیلے پتھروں سے زخمی نہ ہونے پائیں۔ آخر ایک غار پر پہنچ کر سیدنا ابوبکر ؓ نے نبی ﷺ کو باہر ٹھہرایا اور خود اندر گئے غار کو صاف کیا۔ بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر تمام روزن بند کیے۔ پھر نبی ﷺ سے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کی۔

صبح کو قریش سیدنا ابوبکر ؓ کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسماء بنت ابوبکر ؓ باہر نکلیں۔ ابوجہل نے کہا "لڑکی تیرا باپ کہاں ہے"؟ کہا "مجھے کیا خبر" اس پر ابوجہل جھنجلایا۔ حضرت اسماء کے ایک طمانچہ ایسا کھینچ کر مارا کہ کان کی بالی نیچے گر گئی۔

اب قریش حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے اور چلتے چلتے غار کے دہانہ پر آ گئے سیدنا ابوبکر ؓ نے آہٹ پائی تو عرض کی دشمن بالکل قریب آ گیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا:

لا تحزن ان اللہ معنا (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

"گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

"اللہ اکبر!!" یہ کمال فضل و شرف ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس صحبت میں جس میں نبی ﷺ کو لے لیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کو بھی شامل فرما دیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ؓ کا بیان ہے کہ ابا تو تمام زر نقد جو پانچ چھ ہزار درہم تھا اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا نے کہا۔ لڑکی معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر تمہیں بھوکا پیاسا چھوڑ گیا ہے اور تمہارے لیے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ (وہ نابینا تھے) میں نے کہا دادا جان! وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔ اسماء نے ایک پتھر لیا اور کپڑے میں لپیٹ کر اس گھڑے میں رکھ دیا جس میں مال رکھا رہتا تھا۔ پھر دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں کہا ہاتھ لگا کر دیکھیے سب مال موجود ہے۔ ابی قحافہ نے ٹٹول کر کہا خیر اب ابوبکر کے چلے جانے کا زیادہ افسوس نہیں۔

اللہ اکبر! یہ قوت ایمانیہ بیشک صدیق اکبر ؓ ہی کی بیٹی کی ہو سکتی ہے۔ آج بڑے بڑے مشہور مدعیان علم و فضل اور صاحبان زہد و ورع اور سخی و جواد ترین لوگ بھی ایسے وسیع الظرف اور عالی حوصلہ نہیں پائے جاتے وہ بھی آزمائش کے مقامات میں اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان پر رحم فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام ؓ اور اسلاف عظام کے اسوہ نیک پر پیروی کی توفیق خیر سے بہرہ ور فرمائے۔ (آمین)

الغرض نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق ؓ اس غار میں تین دن رہے رات کے اندھیرے میں اسماء بنت ابوبکر ؓ گھر سے روٹی دے جایا کرتیں۔ عبداللہ بن ابوبکر ؓ اہل مکہ کی باتیں سنا جاتے۔ عامر بن فہیرہ سیدنا ابوبکر ؓ کی بکریوں کے چرواہے تھے۔ شب کو ریوڑ لا کر بقدر ضرورت دودھ دے جاتے نیز ریوڑ سے وہاں آنے والوں کے آثار قدم کو بھی مٹا جاتے۔

تین روز کے بعد لوگوں میں یہ چرچا دب گیا چوتھی شب عبداللہ بن ابی بکر ؓ مکہ سے دو اونٹنیاں جن کو سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر ؓ گھر سے راستہ کے لئے خوراک لائیں اسے اونٹ پر باندھ کر لٹکانے کے لئے رسی درکار تھی رسی تو وہاں نہ ملی حضرت

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بیت المال میں کبھی دولت جمع نہ ہونے دی جو مال آتا ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے

اسماءؓ نے اپنا طاق کو دو حصوں میں پھاڑا اور اس کے ایک حصہ سے زادراہ کو کجاوہ سے باندھ دیا اور دوسرا حصہ سے اپنی کمر کو باندھا اس موقع پر نبی ﷺ نے ذات النطاقین سے انہیں ملقب فرمایا۔

ہجرت بیان بہ زبان صدیق رضی اللہ عنہ:

"ایک اونٹنی پر نبی ﷺ اور میں، دوسری پر عامر بن فہیرہ (حضرت ابوبکرؓ کے غلام) اور عبداللہ بن اریقط (جسے راہبری کے لئے نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور صبح سویرے ہی شب کی تاریکی میں یہاں سے جانب مدینہ روانہ ہوئے۔ سارا دن اور ساری رات سفر مسلسل جاری رہا۔ دوسرے دن دوپہر کو جب دھوپ سخت ہوگئی تب ذرا ٹھہرے۔ میں نے نظر دوڑائی ایک چٹان دکھائی دی اس کے سایہ میں نبی ﷺ کے لئے جگہ صاف کر کے ایک کپڑا بچھایا۔ نبی ﷺ لیٹ گئے اور دودھ کی تلاش میں نکلا اسی اثناء میں ایک چرواہا بکریاں چراتے ہوئے نظر آیا میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان بکریوں میں دودھ ہے؟ کہا ہاں ہے۔ تب میں نے اسے دودھ دوہنے کے لئے کہا اور اوّل اس کے ہاتھ صاف کرائے۔ پھر برتن کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کو دیا وہ دودھ لے آیا تو میں نے اسے خوب ٹھنڈا کیا اور اس میں قدرے پانی ملا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں لایا۔ حضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے نوش فرمایا میں بہت شادماں تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔

پھر میں نے عرض کی چلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ پھر ہم وہاں سے سوار ہوگئے راہ میں سراقہ بن مالک ملا یہ اس وقت تک اسلام سے مشرف نہ ہوا تھا اور کفار سے ایک سو اونٹ کے انعام کا وعدہ لے کر حضور ﷺ کی گرفتاری کے ارادہ سے تلاش میں چلا آ رہا تھا۔ جب بہت نزدیک آ پہنچا تب نبی ﷺ نے زبان مبارک سے فرمایا اے اللہ جس طرح تجھے منظور ہو اسے روک لے زمین اگرچہ بہت سخت تھی مگر سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نیچے اتر پڑا اور حضور ﷺ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور ﷺ نے معاف فرما دیا اور حضور ﷺ کی دعا سے اس کا گھوڑا نکل آیا اور وہ واپس لوٹ گیا۔ الغرض ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ سنہ ایک ہجری بوقت سہ پہر یہ دشوار گزار سفر ختم ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے۔ نبی ﷺ مدینہ میں سیدنا ابوایوب انصاری کے ہاں فروکش ہوئے اور ابوبکر صدیق مقام سخ میں حبیب بن اساف اور بروایت زید بن خارجہ بن ابی زہیر کے ہاں ٹھہرے یہ ہر دو بزرگ قبیلہ بنی حسرت بن خزرج سے ہیں۔ مدینہ میں قیام فرما کر نبی ﷺ نے سنہ ایک ہجری میں باہمی ارتباط و نصرت کے لئے مہاجرین و انصار کے درمیان سلسلہ مواخات عقد فرمایا، ابوبکر صدیقؓ کے بھائی زید بن خارجہ بن ابی زہیر انصاری بنائے گئے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی آخری گھڑیاں

۲۲ جمادی الاخری ۱۳ ہجری بروز دوشنبہ کو مابین مغرب و عشاء اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا اور شب انتقال ہی رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔ انتقال سے پیشتر فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کرنا اور اسی چادر میں جو اس وقت پہنے ہوئے ہوں مجھے کفن دینا۔ کیونکہ زندہ کو مردہ کی نسبت نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسماء بنت عمیس (زوجہ صدیقؓ) مجھے غسل دیں اور عبدالرحمٰن (پسر صدیقؓ) ان کی مدد کریں۔

پھر اپنے مال میں سے پانچواں حصہ فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا:

اخذ من مالی ما اخذ اللہ
من فی المسلمین

ترجمہ: "جتنا حصہ مال فے میں اللہ تعالیٰ منظور فرماتا ہے میں اتنا ہی حصہ اس کی راہ میں خیرات کرتا ہوں"۔

پھر دریافت فرمایا دیکھو ابتدائے خلافت سے اس وقت تک میں نے کس قدر مال لیا ہے۔ اس قدر رقم کو میری طرف سے ادا کرو۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی وفات پر صحابہؓ کی تقریریں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

"پیارے باپ! خدا آپ کے چہرہ کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیا پھل لائے آپ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کر دیا۔ اگرچہ آپؓ کی مصیبت رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ لاتی ہے لہٰذا میں آپ پر صبر کر کے وعدہ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی اور آپ کے لئے طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے۔ جس نے نہ آپ کی زندگی سے نفرت کی اور نہ آپؓ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔"

سیدنا عمر فاروقؓ:

"اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپؓ کے گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ پھر میں آپ تک کیونکر مل سکتا ہوں"۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ:

"اے ابوبکرؓ خدا آپ پر رحم فرمائے بخدا آپ تمام امت میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا سب سے بڑھ کر کامل الیقین سب سے زیادہ غنی تھے۔ سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار اور سب سے بڑھ کر اسلام کے دوستدار تھے اور خلق و فضل و سیرت و صحبت میں آنحضرت ﷺ سے آپ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اور اس وقت غم خواری کی جب اوروں نے بخل کیا۔ جب لوگ نصرت و حمایت سے رکے رہے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ کو خدا نے اپنی کتاب میں صدیق فرمایا اور آپ کی شان میں :

والذی جاء بالصدق

(اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے تصدیق کی) فرمایا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت ﷺ اور آپ ہیں بخدا آپ اسلام کا قلعہ تھے۔ نہ آپ کی حجت میں غلطی ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت میں ضعف آیا۔ جبن آپ کو کبھی چھو بھی نہیں گیا۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے۔ جسے نہ تند ہوائیں ہلا سکتی ہیں اور نہ اکھاڑنے والے اکھاڑ سکتے ہیں۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا یعنی ضعیف البدن، قوی الایمان، منکسر المزاج، اللہ کے ہاں آپ عالی مرتبت تھے زمین پر بزرگ اور مومنوں میں افضل تھے۔ آپ کے سامنے کوئی بے جا طمع اور ناجائز خواہش نہ کر سکتا تھا۔ آپ کے نزدیک کمزور قوی اور قوی کمزور تھا۔ یہاں تک کہ طاقتور سے لے کر ضعیف کو اس کا حق دلا دیا جائے۔ خدا ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرے"۔

بقیہ مشن جھنگوی کی تائید

چونکہ ان کو جو پروگرام دیا گیا تھا وہ حقانیت پر مبنی روز روشن کی طرح واضح تھا وہ تمام علماء امت کا متفقہ فیصلہ تھا کسی کا انفرادی فیصلہ نہیں تھا۔ آج سعودی حکومت کے فیصلہ یا دیگر مقامات پر اس مشن کی تائید، میرے تمام قائدین خواہ شہداء ہوں یا موجودہ تمام کارکنان کے اخلاص سے دی جانے والی قربانی کی بدولت ہیں۔

نظام خلافت راشدہ : کارکنوں کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

مولانا رب نواز حنفی: میں اپنے تمام کارکنوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو سفیر امن حضرت اقدس مولانا محمد احمد لدھیانوی کے پرامن طے کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق پابند رکھیں اور انکے حکم پر، انکی کال پر ہمہ وقت کمربستہ رہیں۔

نظام خلافت راشدہ : سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ مشن جھنگوی کا ترجمان ہے اس پر جناب کے تاثرات کیا ہیں؟

مولانا رب نواز حنفی: میں اس سے بہت خوش ہوں چونکہ وقتاً فوقتاً جماعتی پروگراموں کو کارکنوں تک رسائی کا بہت عمدہ ذریعہ ہے اور اس میں محنت کرنے والے عملہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور انکے حق میں دعا گو ہوں۔

نظام خلافت راشدہ : حضرت آپ کا بہت شکریہ۔

مولانا رب نواز حنفی: اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

رفیقِ سفر و حضر

سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی سیرت و حالات زندگی

حافظ مولانا یحییٰ احمد عاصم حقانی

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی کنیت ابوبکر تھی لغت میں بکر کے معنی نیکیوں میں سب سے سبقت لے جانے والا، آپؓ نے ہر موقع پر تمام لوگوں سے سبقت حاصل کی اس لیے آپکو ابوبکر کہا جانے لگا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا غزوہ تبوک کے موقع پر مالی امداد پیش کرنے میں آپؓ سب سے آگے تھے حضور اکرم ﷺ کے مصلے پر آپ ﷺ کی زندگی میں نماز پڑھانے والے سب سے پہلے آپ ہی تھے اسی طرح کی اور بہت سی مثالیں ہیں جن میں آپؓ نے دیگر حضرات سے سبقت حاصل کی آپؓ کا لقب صدیق ہے یہ ایسا لقب ہے جو پہلے انبیاء علیہم السلام کو ملا پھر آپؓ کو ملا چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صدیق کا لفظ استعمال فرمایا ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں بھی صدیق کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ لقب سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نصیب ہوا یہ لقب آپ کو اس وجہ سے نصیب ہوا کہ جب آنحضرت ﷺ نے معراج کا واقعہ لوگوں کو سنایا تو اکثر لوگوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی لیکن جب حضرت ابوبکر کو اس واقعہ کے بارے میں بتلایا گیا تو انہوں نے فوراً اس کو مان لیا اس وجہ سے آپکو صدیق کہا جانے لگا آپ ۵۷۳ عیسوی میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل و محاسن بے شمار ہیں حضور کریم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور ابوبکرؓ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہؓ اور مردوں میں عائشہ صدیقہؓ کا باپ یعنی حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ایک روز ابوبکرؓ صدیق حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سرکار عالی نے فرمایا تم دوزخ سے خدا کے آزاد کردہ ہو اسی روز سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام عتیق ہو گیا (عتیق اسے کہتے ہیں جو رہائی پا چکا ہو) حضور اقدسؐ پر جب یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ: "اور کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے"

آپؓ اکثر صحابہ کرامؓ کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دیا کرتے تھے ایک منافق لوگوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ مسلمانوں کا رب اپنے بندوں سے قرض مانگتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس بات پر بہت غصہ آیا اور انہوں نے اس کو ایک تھپڑ رسید کیا اس نے آپؐ سے شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا تو غلط فہمی میں مبتلا ہے تجھے عمرؓ نے مارا ہو گا وہ جلالی طبعیت کا مالک ہے اس نے کہا کہ نہیں مجھے ابوبکرؓ نے مارا ہے لہٰذا ابوبکرؓ کو طلب کیا گیا پوچھنے پر آپؓ نے جواب دیا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے اللہ کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کئے تھے اس لیے میں نے اس کو مارا ہے آنحضرت ﷺ نے گواہ کے بارے میں پوچھا کہ گواہ کون تھا ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس وقت تو کوئی آدمی وہاں موجود نہیں تھا جس کو میں گواہ بناتا اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

ترجمہ: "تحقیق اللہ نے انکی بات سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مال دار اور اللہ بے پرواہ اور زیادہ تعریف کئے ہوئے ہیں"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے گواہی پیش کی صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث میں بے شمار ہیں طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں مکہ سے مدینہ کی طرف سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے کفار کے سرداروں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو گرفتار کر کے لائے اس کو سو اونٹ انعام میں ملیں گے ایک شخص نے آپ ﷺ کے بارے میں ابوبکرؓ سے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے جواب دیا،

> آنحضورؐ کا ارشاد ہے "ابوبکر مجھ سے اور میں ابوبکر سے ہوں ابوبکر دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔

هذا الرجل يهديني السبيل

یعنی یہ آدمی مجھے راستہ دکھانے والا ہے اگر یار غار و مزار سیدنا صدیق اکبرؓ واضح الفاظ میں بتا دیتے تو آنحضرت ﷺ کی جان کو خطرہ تھا اور اگر آپؓ جھوٹ بولتے تو صداقت ختم ہو جاتی آپؓ کے اس مقولے کا مطلب یہ تھا کہ یہ شخص مجھے سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں جنت کے راستے کی راہنمائی کرنے والے ہیں اور وہ یہ سمجھا کہ حضرت ابوبکرؓ کو راستہ معلوم نہیں اور آنحضرت ﷺ ان کو راستہ دکھا رہے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جانثاری میں بھی سب سے اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا 4 ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کفار سے لڑے اور آنحضرت ﷺ کو بچاتے ہوئے خود اتنے شدید زخمی ہوئے کہ سب آپ کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے غزوہ بدر کے موقع پر جب آنحضرت ﷺ نے جانی و مالی قربانی پیش کرنے کی ترغیب دی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا کافروں کے مقابلے میں آپ لوگ میرے ساتھ ہو تو ابوبکر کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میری جان حاضر ہے۔

غار ثور میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ تھے انہوں نے جب کفار کو دیکھا کہ وہ غار کے منہ تک پہنچ گئے ہیں تو فرمانے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو، قرآن کریم میں اس واقعہ کے بارے میں اس طرح ہے۔

ترجمہ: جب کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے نہ گھبراؤ تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہیں (التوبہ) ایک اور موقع پر جب آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو جان و مال کی قربانی پیش کرنے کی ترغیب دی تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آج میں حضرت ابوبکرؓ پر سبقت لے جاؤں گا پھر وہ گھر گئے اور گھر کا آدھا سامان لیکر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا حضرت ابوبکرؓ گھر گئے اور گھر کا سارا سامان لا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا آنحضرت ﷺ نے پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا اے عمرؓ گھر کا کتنا سامان لائے ہو تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آدھا سامان لایا ہوں اور آدھا گھر والوں کیلئے چھوڑ آیا ہوں پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا اور یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں گھر کا سارا سامان لایا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا عرض کیا گھر والوں کیلئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کافی ہیں حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ واقعی حضرت صدیقؓ بڑے جانثار ہیں اسکے برابر کون ہو سکتا ہے جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ میری جگہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمانے لگیں کہ میرے باپ تو بہت نرم دل کے مالک ہیں وہ آپ کی جگہ کہاں نماز پڑھا سکتے ہیں آنحضرتؐ نے دوبارہ یہی فرمایا تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے نماز پڑھانے کا کہا اس طرح آنحضرت ﷺ کے ہوتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے تقریباً سترہ نمازیں پڑھائیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو یہ خبر سن کر تمام صحابہ کرامؓ پریشان تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ انتقال فرما گئے تو میں اس کا سر قلم کر دونگا اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی حضرت ابوبکرؓ کا یہ خطبہ اتنا بلیغ تھا کہ حضرت عمرؓ کہنے لگے گویا ہم نے اس سے پہلے یہ باتیں سنی ہی نہیں تھیں حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اتنا نفع کسی کے مال نے نہیں دیا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے دیا حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ جنت میں تمام لوگوں کے سردار ہونگے سوائے

نبیوں کے، حضور ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں میں ارتداد کا فتنہ شروع ہوا اور لوگ اسلام سے پھر کر کفر کو اختیار کرنے لگے اس فتنہ کی سرکوبی میں حضرت ابوبکرؓ نے شاندار مظاہرہ کیا اور مختلف شہرو ں کیلئے وفود بھیجے تاکہ یہ وفود لوگوں کو اسلام کی حقانیت بتلائیں اس طرح یہ فتنہ کافی کمزور ہو گیا اسی طرح منکرین زکوۃ کا فتنہ ابھرا اور لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جو شخص آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک رسی بھی زکوۃ میں دیتا تھا اگر وہ ایک رسی بھی اپنے پاس روکے گا تو میں اس سے وہ رسی بھی لونگا حضرت ابوبکرؓ خلافت کے زمانے میں لوگوں کی خدمت بھی کیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ ایک بوڑھی عورت کی خدمت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے آنے سے پہلے ہی کوئی انکے گھر کا کام کر چکا ہوتا تھا جھاڑو بھی لگی ہوئی ہوتی تھی پانی بھی بھرا ہوتا تھا ایک مرتبہ عمرؓ نے چھپ کر دیکھا تو ابوبکرؓ کو اس خدمت میں مصروف پایا حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ خوف آخرت میں مبتلا رہتے کبھی فرماتے کاش مجھے میری ماں نے جنا ہی نہ ہوتا کبھی فرماتے کاش! میں گھاس کا تنکا ہوتا تاکہ آخرت میں مجھ سے کوئی سوال وجواب نہ ہوتا ایک مرتبہ ایک باغ میں جانور کو دیکھا تو فرمانے لگے کہ تو کتنے مزے میں ہے درختوں کے سائے میں رہتا ہے کھاتا پیتا ہے اور آخرت میں تجھ سے کوئی حساب وکتاب نہ ہوگا کاش ابوبکرؓ بھی تجھ جیسے ہوتا حضور اکرم ﷺ سے والہانہ محبت اور لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ وفات سے کچھ دیر پہلے حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے کہ آنحضرت ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا انہوں نے بتایا تین کپڑوں میں فرمانے لگے مجھے بھی تین کپڑوں میں کفن دینا پھر فرمایا میرے بدن پر یہ چادریں ہیں انکو دھو کر مجھے اسی میں کفن دینا حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم آپ کیلئے اور کپڑوں کا انتظام کردیں گے تو فرمانے لگے کہ نہیں اور کپڑوں کیلئے دنیا والے کافی ہیں پھر فرمایا کہ میری قبر آنحضرت ﷺ کے قریب بنا دینا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کے دن آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپؓ کی عمر ۶۳ سال تھی آپؓ نے دو سال تین ماہ گیارہ دن خلافت کی حضرت عمرؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ طلحہ عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم نے جسم مبارک کو قبر میں اتارا اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام خصوصاً صدیق اکبرؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمادیں۔

تحریر

ابومعاویہ عامر۔۔۔حافظ مولانا یحیٰی احمد عاصم حقانی

(فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

مدرس مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

خطیب جامع مسجد عثمانیہ ہارون آباد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کونڈوں کی حقیقت جاننے کے لئے درج ذیل کتابچہ کا مطالعہ فرمائیں

اہل اسلام کو بہت بڑی رسم کی حقیقت سے آگاہ کرنے والی کتاب

اپنے دوستوں کو ہدیہ کریں

کونڈے شریعت کے آئینہ میں

تالیف محمد سلیم فاروقی

صفحات 80 | ہدیہ -/45 روپے

زندگی بھر جو رہے احمد مختار کے ساتھ موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار کے ساتھ

مناقب

مُرادِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران، عدل وانصاف کے تاجدار، حضرت عمر فاروقؓ کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی ۱۰۰۰ اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر

حدید مرزا کے قلم سے

ہدیہ 150 روپے

ناشر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد 0300-7916396

مولانا محمد یونس قاسمی

قومی وملی تحریکات میں اہل تشیع کی شمولیت

15 دسمبر کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آسیہ ملعونہ کیس اور توہین رسالت ﷺ کے انسدادی قوانین کے تحفظ کے سلسلہ میں "آل پارٹیز کانفرنس" کے عنوان سے ایک مشاورتی اجلاس ہوا تھا، جس میں مسلمانوں کے تمام مسالک کی جماعتوں کے ساتھ ساتھ اہل تشیع کے نمائندے نے بھی شرکت کی تھی۔ اہل تشیع کے نمائندے کی شرکت پر بعض حضرات نے اعتراض کیا اور کھل کر اپنا موقف بیان کیا۔ بعض حضرات کے ہاں انکی شرکت جائز ہے اور بعض کے ہاں ناجائز۔ دو مختلف نقطہ ہائے نظر قوم کے سامنے آئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم اور ہمارے فاضل مضمون نگار جناب محمد یونس قاسمی مدظلہ نے اس عنوان پر اپنے اپنے نقطہ نظر کو واضح کیا اور اس بحث میں دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا تاکہ یہ اونٹ کسی کنارے بیٹھ سکے۔ اس سے قبل ہمارے اخبار میں جناب مولانا محمد یونس قاسمی کا ایک مضمون بعنوان "اکابر پر کون اعتماد نہیں کرتا" شائع ہو چکا ہے۔ مذکورہ مضمون بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ دونوں نقطہ ہائے نظر کو جاننے کیلئے www.alsharia.org پر جا کر مارچ اور اپریل کے ماہنامہ الشریعہ کے شمارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ مضمون "ماہنامہ الشریعہ" گوجرانوالہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

اس عنوان پر ماہنامہ الشریعہ کے مارچ کے شمارہ میں گرامی قدر حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ اور میرے مضامین شائع ہو چکے ہیں، حضرت راشدی دامت برکاتہم کے جواب الجواب کو پڑھ کر کچھ باتیں مزید لکھی جا رہی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ مضمون میرے سابقہ مضمون کا ہی تسلسل ہے۔

بندہ نے اپنے مضمون میں جن چیزوں کا ذکر کرکے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ اہل تشیع اثنا عشری کی قومی وملی تحریکات میں شمولیت بلا جواز ہے، حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ نے میرے پیش کیے گئے نکات پر بحث نہیں فرمائی بلکہ اپنے موقف کو مزید مضبوط کرنے کیلئے مزید حوالہ جات پیش فرمائے ہیں اور دور نبوی کی ایک مثال سے استدلال کرتے ہوئے شیعہ کے ساتھ معاشرتی تعلقات کو جواز فراہم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ سب سے پہلے دور نبوی کی مذکورہ مثال کے متعلق وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔ دور نبوی میں منافق کفار کے ساتھ نص قطعی سے کافر ثابت ہو جانے کے بعد بھی معاشرتی تعلقات برقرار رہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اس سے انکار ممکن نہیں مگر بات صرف یہیں تک نہیں ہے بلکہ اس کے بعد نص قطعی سے ان منافق کفار کے ساتھ ترک مراسم کا حکم بھی نازل ہوا تھا اور سابقہ احکام منسوخ قرار پائے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ترک تعلقات کے احکام نازل ہو جانے کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے منافق کفار کو

"اخرج فانک منافق"

کہہ کر مسجد نبوی اور اپنی مبارک ومطہر مجالس سے نکال باہر کیا تھا۔

مجھے تو بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ حضرت راشدی مدظلہ جیسی شخصیت بھی منسوخ آیت سے استدلال کر رہی ہے۔

حضرت والا! اگر ان آیات سے استدلال درست ہوتا تو پھر بحکم ربانی ان آیات کے منسوخ ہو جانے کا کیا فائدہ؟ میری طالب علمانہ رائے یہ ہے کہ اگر اس پوری مثال کو ہم سامنے رکھیں اور پھر اس سے یہ استدلال کریں کہ دور نبوی میں جب منافقین کے متعلق کفر کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت ﷺ اور انکے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

> **دور نبوی میں منافق کفار کے ساتھ نص قطعی کے بعد بھی معاشرتی تعلقات ضرور برقرار رہے لیکن پھر ان منافق کفار کے ساتھ ترک مراسم کا حکم نازل ہوا اور سابقہ احکام منسوخ قرار پا گئے۔**

ان منافقین کو محض کافر سمجھا، پھر جب ترک مراسم کا حکم نازل ہوا تو ان منافق کفار کو اپنی مجالس، مساجد اور مدارس سے نکال باہر کیا۔ ہم بھی یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ اہل تشیع اثنا عشری جو کہ منافقین مدینہ کے روپ میں آج موجود ہیں، انکے متعلق بھی پہلے محض کفر کا فتویٰ آیا، پھر جب انکے عقائد مزید واضح ہوئے تو کفر کی خاص قسم ارتداد وزندقہ کا فتویٰ آیا، جس کے معنیٰ دوسرے لفظوں میں ترک تعلقات ہی تھے، پھر ان پر حضرات نے مزید تحقیق کی تو ان سے کھلم کھلا اعلان برأت کرنے اور ہر طرح کے تعلقات توڑنے اور انہیں اپنے سے دور کرنے کا فتویٰ آیا۔ لہٰذا جیسے ہم نے ان پر کفر کا فتویٰ مان کر انہیں کافر قرار دیا، بعد میں آنے والے فتاویٰ جات کو بھی مانتے ہوئے ان سے ترک تعلقات کرنے چاہئیں۔ دور نبوی کی مثال بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے۔

جہاں تک تعلق ہے اس بات کا ہے کہ یہ مختلف تحاریک میں شامل رہے ہیں، تو اس کا جواب بھی یہی ہے

> **اہل تشیع اثنا عشری منافقین مدینہ کے روپ میں آج موجود ہیں ان کے متعلق پہلے محض کفر کا فتویٰ آیا جب ان کے عقائد مزید واضح ہوئے تو یہ لوگ کفر کی دوسری قسم ارتداد وزندقہ میں آگئے، ان سے ترک تعلق کی بھی یہی وجہ ہے۔**

کہ ان کے متعلق پہلے محض کافر ہونے کا فتویٰ تھا، اس لیے ان کے ساتھ عام کفار جیسا برتاؤ کیا جاتا رہا۔ پھر ہمارے بعض اکابر نے ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ان پر تحقیق کی، مجھے اس سلسلہ کی سب سے پہلی تحقیق ۱۳۴۸ھ میں امام اہلسنت علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی ؒ کی نظر آتی ہے۔ حضرت لکھنوی ؒ نے اپنی تحقیق کو ان الفاظ کے ساتھ اہل علم کی خدمت میں پیش کیا۔

"اہل سنت والجماعت بوجہ ناواقیت کے شیعوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ مناکحت تک سے پرہیز نہیں کرتے، بالآخر جس کے تلخ ترین نتائج سوہان روح ہوتے ہیں، یہاں تک کہ بعض مسلمان شیعوں کو مسلمان سمجھ کر انکا ذبیحہ بھی استعمال کر لیتے ہیں"

پھر اپنے فتویٰ میں رقم طراز ہیں "شیعوں سے مناکحت ناجائز اور انکا ذبیحہ حرام اور انکا چندہ ناجائز اور انکا جنازہ پڑھنا یا انکو اپنے جنازوں میں شریک کرنا شرعاً قطعاً ناجائز ہے، سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کیلئے بددعا کرتے ہیں

"کمالی کتبھم"

(بحوالہ۔ شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ، صفحہ ۳)

حضرت لکھنویؒ نے اپنے اس فتویٰ کو اکابر دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں پیش کیا تاکہ وہ حضرات اسکی تائید اور تصدیق فرما سکیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل، رئیس المناظرین، دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تعلیمات کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد مرتضی حسن چاند پوریؒ اسی فتویٰ پر اپنے تائیدی وتصدیقی دستخط ثبت فرمانے سے پہلے یہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔

"روافض صرف مرتد، کافر اور خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرق کم نکلیں گے، مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہئیں"

اکابر دارالعلوم دیوبند میں سے جن حضرات نے اس فتویٰ کی تصدیق وتائید کی

ان میں سے چند ایک نام ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، صدر مدرس دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ، مدرس دارالعلوم دیوبند۔

(بحوالہ۔ شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ، صفحہ ۶، ۷)

۱۳۴۸ھ کا یہ فتویٰ شاید میرے مخدوم محترم حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کی نظروں سے نہیں گزرا، کیونکہ اگر حضرت نے اس فتویٰ کو ملاحظہ فرمایا ہوتا تو یقیناً اپنی صفوں میں اس گروہ باطل کی شمولیت کو جواز فراہم کرنے کیلئے مضمون نہ لکھتے بلکہ ان کے خلاف نبرد آزما شخصیات کے دست وبازو بنتے۔ اس فتویٰ کے اندر دارالعلوم دیوبند کے نائب مفتی، فقیہ امت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے جانشین وفرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی مسعود احمدؒ کی تحریر ''شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ'' کے صفحہ نمبر ۸، ۹ پر انتہائی قابل دید ہے، جسے میں یہاں ذکر نہیں کر رہا کیونکہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ موجودہ دور کے اکابر علماء امت کے سامنے اس انداز میں بحث وتکرار کر سکوں البتہ اسکی ایک کاپی حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں تاکہ اگر یہ بات انکے علم میں نہیں ہے تو وہ ملاحظہ فرمالیں اور دیگر حضرات میں سے جس کسی نے ملاحظہ کرنی ہو وہ حضرت راشدی مدظلہٗ سے رابطہ کرلیں۔

اہل تشیع اثنا عشریہ سے ترک تعلقات کے متعلق دوسرا فتویٰ موجودہ دور کے اکابر علماء امت کا ہے، جس کا تذکرہ ماہنامہ الشریعہ کے گذشتہ شمارے میں شائع ہونے والے میرے مضمون میں ہو چکا ہے۔ ابھی حال ہی میں محقق اہل سنت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی اس تحقیق وفتویٰ کی تصدیق دارالعلوم دیوبند کے موجودہ رئیس الافتاء حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی مدظلہ اور دیگر مفتیان عظام نے بھی کردی ہے۔ حضرت مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی نے اس فتویٰ پر جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں وہ کچھ یوں ہیں

''تصدیق کی جاتی ہے کہ مذکورہ جواب بالکل صحیح ہے۔ شیعہ کے جو عقائد انکی کتابوں میں ملتے ہیں وہ اپنے عقائد باطلہ کی بنیاد پر کافر ومرتد ہیں۔ ان سے مذکورہ بالا تعلقات اور مراسم اسلامیہ رکھنا جائز نہیں''۔

آخر میں محسن اہل سنت، حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانیؒ کے ایک خط کا چھوٹا سا پیراگراف بھی شامل کر رہا ہوں جو انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے نام لکھا تھا۔ اس خط کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنے اکابر کے شدت جذبات کا احساس ہو اور ہمیں یہ اندازہ ہو کہ ہم ہر وقت جو اکابر پر اعتماد کا درس دیتے ہیں اور دینا بھی چاہیے مگر خود ہم اکابر پر کتنا اعتماد کر رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم دانستہ یا نادانستہ اپنے اکابر امت کے فیصلوں کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ میں نے اپنی معلومات کے مطابق یہ باتیں ذکر کردی ہیں اور اپنے گذشتہ مضمون میں بھی یہ عرض کیا تھا کہ حضرات اکابر علماء کرام کو مل بیٹھ کر اہل تشیع اثنا عشری کی قومی وملی تحریکات میں شمولیت کے متعلق علمی بحث ومباحثہ کے بعد متفقہ لائحہ عمل اور ضابطہ اخلاق تیار کرنا چاہیے، تاکہ اس عنوان پر جن لوگوں کے تحفظات ہیں وہ دور ہو سکیں اور ہماری تمام تحریکات مکمل یکسوئی اور اتحاد واتفاق کے ساتھ اپنی جدوجہد میں مصروف رہیں، یوں ہم نتائج بھی بہترین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو دین حق اسلام کا سچا سپاہی بنائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

> عام مسلمانوں کو یہ بتلانا ہمارا فرض ہے کہ اثنا عشری مذہب اسلام کی شاخ نہیں ہے بلکہ ایک متوازی دین ہے جس کی بنیاد اسلام کی تخریب ہی کے لئے رکھی گئی ہے (مولانا منظور احمد نعمانیؒ)

مولانا منظور احمد نعمانی ؒ کے خط سے اقتباس

''پاکستان کے بعض قابل اعتماد حضرات نے مجھے لکھا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان میں بعض معروف شیعہ علماء ومجتہدین ہیں اور وہ برابر جلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور اسی حیثیت سے ان کے نام شائع ہوتے ہیں، یہ انکے مسلمان بلکہ خواص مسلمین اور محافظین اسلام ہونے کا ثبوت ہے نہ صرف خدا کرے یہ اطلاع غلط ہو لیکن اگر خدانخواستہ یہ اطلاع صحیح ہے تو میں آپ سے اور آپ کے ذریعے مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت صدر اور دیگر مسلمان اراکین سے عرض کروں گا کہ جلد سے جلد اس غلطی کی اصلاح فرمائی جائے۔ موجودہ صورتحال میں عام مسلمانوں کو یہ بتلانا ہمارا فرض ہے کہ اثنا عشری مذہب اسلام کی شاخ نہیں ہے بلکہ ایک متوازی دین ہے، جسکی بنیاد اسلام کی تخریب ہی کیلئے رکھی گئی ہے۔ ''الفرقان'' کے مئی، جون، جولائی اور اگست ۸۵ء کے شماروں میں، میں نے اس سلسلہ میں جو لکھا ہے وہ نظروں سے نہ گزرا ہو تو ضرور ملاحظہ فرمالیا جائے۔ میرے اس عریضہ کی نقل یا فوٹو کاپی کرا کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت صدر محترم کو بھیج دی جائے اور جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو خود جناب اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے یہ کام بہتر طریقے سے لے، اور اس سلسلے کی کاوش وجدوجہد کو اپنے قرب ورضا کا وسیلہ بنائے۔

(بحوالہ، ماہنامہ بینات جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ)

(myqasmi786@yahoo.com)

سوال آپ کا۔۔۔؟

آئندہ شمارہ سے "سوال آپ کا" کے عنوان سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت اہل تشیع کی طرف سے مسلمانوں پر کیئے جانے والے تمام سوالات کے جواب دیئے جائیں گے اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی بھائی کو شیعہ کی بنیادی کتب کا کوئی حوالہ درکار ہو تو وہ اس کتاب کا نام لکھیں ہم اس کتاب کے ٹائیٹل سمیت مذکورہ عبارت کے پورے صفحہ کی فوٹوسٹیٹ کاپی آپ کے پتے پر بھجوانے کی سہولت بھی اس سلسلہ کے ذریعے آپ کو بہم پہنچائیں گے۔

رابطہ کے لئے

مولانا محمد عمر شہباز
انچارج سوال آپ کا۔۔۔۔
جامعہ مسجد محمدیہ قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان
0300-7916396

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض نفاق کی علامت ہے

صحابہؓ کی عظمت کو برقرار رکھنا سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے

جمعیۃ علماء ہند زیر اہتمام عظیم الشان عظمت صحابہؓ کانفرنس

امام کعبہ شیخ عبدالرحمٰن السدیس کا تاریخی خطاب

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام قومی راجدھانی دہلی کے رام لیلا میدان میں عظمت صحابہ کانفرنس کے عنوان سے ہندوستانی مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے امام کعبہ شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے شرکت کی۔امام کعبہ کا خطاب سننے کے لئے دور نزدیک سے لاکھوں فرزندان توحید اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔کانفرنس کی صدارت کے فرائض جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی نے انجام دیئے جبکہ نظامت مولانا عبدالعلیم فاروقی سیکرٹری جمعیۃ علماء ہند انڈیا نے فرمائی۔کانفرنس کا آغاز قاری محمد شفیق کی روح پرور تلاوت کلام پاک سے ہوا۔مولانا ارشد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا امام حرم شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے ہمیں عزت بخشی، ہماری دعوت پر عظمت صحابہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے، میں یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کانفرنس محض مذہبی کانفرنس ہے اس کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، جمعیۃ نے آج جس شخصیت کو بطور مہمان خصوصی یہاں دعوت دی ہے اس شخصیت کا بھی کسی قسم کی ملکی یا غیر ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ خالص مذہبی حیثیت کے مالک ہیں۔اس کانفرنس کا مقصد صحابہ کرام کی لازوال خدمات پر روشنی ڈالنا ہے۔جن کے ذریعے اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات، شریعت اسلامیہ دین ہم تک پہنچا ہے۔انہوں نے فرمایا حق ہمیشہ صحابہ کرام کے ساتھ ہے۔جب کوئی بھی باطل، دین اسلام میں نقب لگانے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو صحابہ کرام اس کے آگے بند باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں جس سے وہ راہزن ناکام و نامراد ہو کر واپس لوٹ جاتا ہے، ہمارا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم اپنے بزرگوں کے عقیدوں کو زندہ رکھیں اس وقت نئی نسل کے بچے اور طلبہ نہیں جانتے کہ صحابہ کرامؓ کی اسلام کے اندر عظمت کیا ہے؟ لہٰذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کو صحابہ کی عظمت کے بارے میں بتائیں۔اس اہم موقع پر مولانا ارشد مدنی نے ایک اعلامیہ پڑھ کر سنایا، امام کعبہ اور صحابہ کرام کے نعرے بھی لگائے۔کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند اتر پردیش کے صدر مولانا ارشد رشید نے کہا جمعیۃ علماء ہند کا مقصد دین اور شریعت کی حفاظت کرنا ہے، جب امام کعبہ کو خطاب کے لئے دعوت دی گئی تو پورے مجمع نے والہانہ انداز میں کھڑے ہو کر امام کعبہ کا استقبال کیا، امام کعبہ نے کثیر تعداد میں مجمع دیکھ کر نعرے بھی لگائے، امام کعبہ نے سب سے پہلے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند اور صدر جمعیۃ مولانا ارشد مدنی کی ولولہ انگیز قیادت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یقیناً اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کرنے والے فرزندان توحید کا جمعیۃ علماء ہند اور مولانا ارشد مدنی سے بڑا گہرا تعلق ہے اور عظمت صحابہ کرامؓ کے اس اجلاس میں آپ لوگوں کی شرکت سنت رسول اور دین اسلام سے محبت وعقیدت کی علامت ہے۔امام کعبہ نے کانفرنس کے موضوع کی مناسبت سے صحابہ کرامؓ کی لازوال خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ وہ ہیں جن کے ذریعے اصل دین ہم تک پہنچا ہے لہٰذا صحابہ کرامؓ کی عظمت کو برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ قیامت تک کے لئے انبیاء علیہم السلام کے بعد بہترین گروہ ہے، مسلمان کے لئے صحابہ کی محبت اور دل سے عظمت لازمی ہے، نص قرآن اور احادیث رسول ﷺ سے صحابہ کرامؓ کی عظمت ثابت ہے، چنانچہ نفاق کی علامتوں میں صحابہ کرامؓ سے بغض بھی شامل ہے۔رسول اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ سے محبت دین کا اہم جزو ہے۔اسی طرح ہر مسلمان کے لئے صحابہ کرامؓ کی تعظیم اور ان سے محبت ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ خداوند کریم نے کلام پاک میں سات سو مرتبہ صحابہ کرامؓ کا تذکرہ فرمایا، برکت کے لئے چند آیات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔سورۃ توبہ کی آیت 100 میں خداوند کریم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سابق اور اول ہیں (یعنی اول اسلام لانے والے ہیں) اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ بھی اللہ سے راضی ہوئے اللہ نے ان (صحابہ) کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ان میں یہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔“

اس آیت مبارکہ میں ”اللہ ان سے راضی ہو گیا“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے تمام صحابہ کی نیکیاں قبول فرمالیں اور ان کی

بقیہ صفحہ نمبر 33 پر

حق ہمیشہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہے جب کوئی راہزن دین اسلام میں نقب لگانے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو صحابہ کرامؓ اس کے آگے بند باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آنحضور ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ سے محبت دین اسلام کا اہم جزو ہے صحابہ کرامؓ کی تعظیم ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔

صحابہ کرامؓ قیامت تک کے لئے انبیاء کے بعد بہترین گروہ ہے یہ بات نص قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

صحابہ کرامؓ وہ ہیں جن کے ذریعے اصل دین ہم تک پہنچا ہے اس لئے ان کی عزت وناموس اور عظمت کو برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

آنحضور ﷺ کے ساتھ ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی بھی برداشت نہیں کریں گے!

گلشن جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ جامعہ محمودیہ جھنگ میں قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

رپورٹ: حافظ محمد ابوبکر

☆...... کانفرنس میں مختلف مسالک دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے کثیر تعداد میں اکابرین، علماء کرام، مشائخ ودانشور، وکلاء سیاسی ومذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

☆...... جس طرح مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا اسی طرح صحابہ کرام کی عزت وناموس پر حرف برداشت نہیں کرسکتا۔

(صاحبزادہ عثمان غنی مدنی)

جس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اس مقصد کی خاطر لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ افسوس کہ اس ملک کو آزاد ہوئے تریسٹھ برس کا طویل عرصہ گزر چکا مگر شروع دن سے ہی جو بھی حکمران آئے وہ اقتدار کے نشے میں مست ہو کر اپنے اس عظیم مقصد کو جان بوجھ کر یا ذاتی مفادات کی خاطر قیام پاکستان کے مقصد سے کتراتے رہے، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے ایک موقع پر فرمایا: ''پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے، ہمیں یہاں خلفائے راشدین کی طرز پر فلاحی حکومت قائم کرنا ہوگی۔'' مگر اس پاک سرزمین پر تو گنگا ہی اُلٹی بہہ رہی ہے۔

> بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے ایک موقع پر فرمایا!
> پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔ ہمیں یہاں
> خلفاءِ راشدین کی طرز پر فلاحی حکومت قائم کرنا ہوگی۔

اغیار کے ایجنٹ محبِ وطن تو دین دار اور اسلامی نظام کے علمبردار مذہبی انتہا پسند اور فرقہ پرست ٹھہرے، مغربی ایجنڈوں کی تکمیل کی خاطر مسٹر اور مُلا کا فرق پیدا کر کے قوم کو تقسیم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ صد افسوس کہ اسلام کی بنیاد پر قائم اس پاک سلطنت میں کفار کے ایجنٹوں کے ہاتھوں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت وناموس پر حملے کیے جاتے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالت وناموس صحابہ کے حوالے سے اہلسنت والجماعت جھنگ کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت ودفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کانفرنس 25 مارچ کو جامعہ محمودیہ جھنگ میں منعقد کی گئی۔ جس کی سرپرستی بزرگ عالم دین ممبر سرحد اسمبلی حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم نے کی جبکہ صدارت علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس میں مختلف مسالک دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے کثیر تعداد میں اکابرین، علماء کرام، مشائخ ودانشور، وکلاء سیاسی ومذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جن میں جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی راہنما و ڈپٹی پارلیمانی لیڈر سرحد اسمبلی مولانا مفتی کفایت اللہ، مجلس احرار اسلام کے مرکزی راہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ، اہلسنت والجماعت کے مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا محمد عالم طارق، مولانا عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد معاویہ اعظم، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مولانا ثناء اللہ حیدری، مولانا الیاس بالاکوٹی، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر ممبر پنجاب اسمبلی مولانا الیاس چنیوٹی، مرکزی نائب امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ مولانا قاری شبیر احمد عثمانی، جماعت الدعوۃ کے مرکزی راہنما مولانا شاکر اللہ، معروف بریلوی راہنما مفتی عبدالقوی اور مولانا محمد انور چیمہ، مسلم لیگ ن کے راہنما مہر عامر نول ایڈووکیٹ، انجمن خدام الدین کے مولانا احمد علی ثانی اور جمعیت علماء اسلام (ف) کی مرکزی شوریٰ کے رکن چودھری شہباز احمد گجر ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔

کانفرنس صبح 9 بجے سے مغرب تک جاری رہی علماء کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، دفاع صحابہ اور نظام خلافت راشدہ کے موضوعات پر خطاب کیا۔ اہلسنت والجماعت کے راہنماؤں نے کانفرنس میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اہلسنت والجماعت کے کارکن بسوں، ویگنوں اور ٹرالیوں پر قافلوں کی صورت میں کانفرنس میں آتے رہے اور فضا ختم نبوت زندہ باد، میں نوکر صحابہ رضی اللہ عنہم دا، صحابہ کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے، کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی۔ جھنگ کے چوکوں، چوراہوں کو تحفظ ناموس رسالت ودفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے مطالباتی بینروں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس کی طرف جانے والے تمام راستوں پر سخت حفاظتی انتظام اور واک تھرو گیٹ نصب کیے گئے ہر آنے والے شخص کی سخت جامہ تلاشی لے کر پنڈال میں جانے دیا گیا۔ اسٹیج کے ساتھ پریس گیلری بنائی گئی جہاں پر موجود صحافی، رپورٹر اور تجزیہ کار کانفرنس کو مانیٹر کرتے رہے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالغفور جھنگوی نے انجام دیے۔

اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا امت مسلمہ اور اکابرین علماء دیوبند نے ہمیشہ ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کے دفاع کے لیے جراتمندانہ کردار ادا کیا ہے۔ اور سنی نوجوانوں اور اہلسنت کے قابل فخر سپوتوں نے ہر دور میں خون جگر دے کر ناموس رسالت وناموس صحابہ کے مقدس مشن کی آبیاری کی ہے۔ جس طرح مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا اسی طرح صحابہ کرام کی عزت وناموس میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور ہم صحابہ کرام واہلبیت کی شان میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

اپنے خطاب میں علامہ محمد احمد لدھیانوی نے امریکی پادری ٹیری جونز کی قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کے قبیح اور ناقابل برداشت فعل کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں پر فرض ہے کہ کسی بھی پیغمبر، نبی ورسول اور کسی آسمانی کتاب کی بے حرمتی اور توہین نہ کریں۔ اس شرمناک حرکت کے پیچھے عالمی امن کا نام نہاد ٹھیکیدار امریکا ملوث ہے۔

یا شہید

مکتبہ امیر معاویہ والرحمٰن کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر

ہمارے ہاں عالمی شہرت یافتہ نعت خواں، علماء کرام کی سی ڈیز، دینی کتب اور رسالہ "نظام خلافت راشدہ" دستیاب ہیں

0334-7826295

عبدالحکیم ضلع خانیوال

مکتبہ رشیدیہ

ہمارے ہاں، ٹوپی، عطر، بیگ، مسواک، اسلامی کیسٹ سی ڈی، اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

مقبول مارکیٹ خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور

قاری زاہد اختر: 0300-7814588

از علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ

صحابہ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے بغیر امن ممکن نہیں

قسط نمبر 6

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آ رہا ہے جو علامہ ڈاکٹر خالد محمود پی ایم ڈی نے "معیارِ صحابیت" کے عنوان سے ایک کتاب کے جواب کی شکل میں ممبران پارلیمنٹ کے لئے تیار فرمائے تھے۔ یہ کتاب دراصل سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ آرمی کرنل نے ایک ذاکر بشیر حسین طاہر کے ذریعے تیار کی تھی جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق کی طرف سے ناموس صحابہ بل کا جواب تھا جو ممبران پارلیمنٹ کے نام ناموس صحابہ بل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی یہ اس کتاب کے جواب کی **چھٹی** قسط قارئین کے افادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

صحابہ کے منافقوں سے مجلسی فاصلے:

آنحضرت ﷺ کی ہم مجلسی کا شرف پانے والے اور آپ ﷺ کی صحبت میں رہنے والے ان لوگوں سے یقیناً ممتاز رہے جو گاہے گاہے حضور ﷺ کی خدمت میں آئے، بات کی اور چلے گئے، کبھی نمازوں میں بھی شامل ہوئے اور کبھی کنارہ کاٹتے ہوئے دیکھے گئے، آزمائش کے وقت میں کبھی انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ثابت نہ کیا اور حضور ﷺ نے زندگی بھر ان کے ایمان کی گواہی نہ دی، یہ پچھلے طبقے کے لوگ حضور ﷺ کے نجی حلقوں میں کبھی حضور ﷺ کے ساتھ نہ دیکھے گئے، حضور ﷺ کے ہم مجلس لوگوں اور ان میں ہمیشہ ایک امتیازی فاصلہ رہا ہم مجلسی کا شرف پانے والوں کو صحابہ کرام ؓ کہا جاتا ہے اور محض آنے جانے والوں میں گو کچھ سادہ دل مسلمان بھی ہو سکتے ہیں مگر زیادہ تر یہ اطوار و اوضاع منافقوں کے رہے۔

مسلمانوں کا ربط و شمولیت کا یہ فاصلہ محض اس لئے رہا کہ حضور ﷺ کی سوسائٹی میں رہنے والے اور آپ کی ہم مجلسی کا شرف پانے والے ہمیشہ منافقوں سے ایک ذہنی فاصلے پر نظر آئیں اور حضور ﷺ کی سوسائٹی مشتبہ نہ رہے۔ حضور ﷺ کے فرائض رسالت میں جو کفر سے نکلی ایک جماعت کو تزکیہ یافتہ اور پاک دل بنانا تھا اس میں آپ ﷺ کو کامیاب اور ایک امت ساز پیشوا سمجھا جا سکے۔

یتلوا علیہم ایاتہ

کے ساتھ یزکیھم بھی آپ ﷺ کی ایک برابر کی ذمہ داری تھی۔

انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے "انسان اپنی سوسائٹی سے پہچانا جاتا ہے"۔ آپ جس انسان کو جاننا چاہیں اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں سے پہچانیں، اکٹھے اڑنے والے پرندے ایک جیسے پروں کے ہوتے ہیں جنگلوں کے جانور بھی ایک نوع کے ایک جگہ بیٹھتے ہیں، یہ وہ نظام فطرت ہے جس پر زندگی پانے والا ہر طبقہ چلا جا رہا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات تھا تو اس میں ذہنی ہم آہنگی کے فاصلے قائم ہوئے اچھے لوگ اچھوں کے ہم مجلس ہوئے اور برے لوگوں کی سوسائٹی ہمیشہ اچھوں سے ایک ذہنی اور فکری فاصلے پر رہی۔

عہد جاہلیت کا ایک عرب بھی کہتا ہے:

عن المرء لا تسال وابصر قرینہ

ان القرین بالمقارف یقتدی

آنحضرت ﷺ کیا عمر بھر ایک مخلوط اور مشتبہ سوسائٹی میں رہے یا آپ ﷺ کا مزاج عالی اور ذوق طبع اچھے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے کا تھا، اس کے لئے قرآن کریم کی یہ ہدایت آپ ﷺ کی سیرت کا اصول الاصول سمجھنی چاہئے۔

لا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین

"بات معلوم ہو جانے کے بعد آپ ہرگز ظالموں کو اپنا ہم نشین نہ ہونے دیں۔"

ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے مومن کی سیرت کا یہ نقشہ کھینچا:

> منافق گو آپؐ کے پاس آتے اور جاتے رہے مگر ہمیشہ آپؐ سے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ سے ایک ذہنی اور فکری فاصلے پر رہے۔

لا تصاحب الا مؤمناً ولا یاکل طعامک الا تقی (رواہ احمد جلد 3 صفحہ 28 عن ابی سعید الخدری)

"تو مومن کے سوا کسی کا ہم مجلس نہ ہو اور غیر پرہیزگار کبھی کھانے میں بھی تمہارا ہم مجلس نہ ہو۔"

منافق اگر کبھی آپ ﷺ کی مجلس میں آئے تو بے نیل مرام گئے، مسیلمہ کذاب کے ایلچی آئے بات کی اور چلے گئے، کافروں میں سے کسی نے آ کر بات کی تو گئے آپ ﷺ کی ہم مجلسی کا شرف صحابہ کرام ؓ کے سوا اور کسی کے نصیب نہ ہوا، دوسروں سے یہ عارضی اور وقتی ملاقاتیں حضور ﷺ کی سوسائٹی کو کبھی مخلوط اور مشتبہ نہ کر سکیں۔

نجران کے عیسائی جب آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور بیٹھے تو انہیں اپنے ہاں بٹھانا اور جگہ دینا لا تصاحب الا مومناً کے اصول کے خلاف ہرگز نہ تھا، ایسے وقتی مواقع اور عارضی رابطے کسی ذمہ دار انسان کی اپنی زندگی سوسائٹی اور پروگرام کو کبھی مشتبہ نہیں کرتے، منافق گو آپ ﷺ کے پاس آتے اور جاتے رہے مگر ہمیشہ آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے صحابہ سے ایک ذہنی اور فکری فاصلے پر رہے۔ آپ ﷺ نے اپنی تربیت اور محنت سے یقیناً ایک ایسی امت بنالی جو خیر امت کا مصداق بن سکے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع انہی کو دیا جو خالص ایمان والے تھے جو ظاہر میں ایمان کے مدعی تھے اور دل سے مومن نہ تھے، وہ کچھ عرصہ آپ ﷺ کے پاس آتے جاتے بیشک رہے لیکن آپ ﷺ سے ہم مجلسی کا شرف نہ پا سکے، قرآن و حدیث میں کسی منافق کا پتہ نہیں چلتا جو کبھی آپ ﷺ کے پاس باقاعدہ ہم مجلس رہا ہو۔ آپ ﷺ کی معیت صرف انہی کو حاصل رہی جو دل سے آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ سے تزکیہ و تربیت پاتے تھے۔ آپ ﷺ کا ویزکیھم کا عمل انہی پر اترتا تھا اور وہ اس سے اور نکھرتے تھے گو اس سے پہلے وہ کفر کی کھلی گمراہی میں تھے۔

وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین

منافقین کا آپ ﷺ کے پاس آنا جانا:

منافقین کا آپ ﷺ کے پاس آنا جانا قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے:

اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون

"جب آپ (ﷺ) کے پاس منافقین آتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اللہ تو جانتے ہیں کہ آپ (ﷺ) بیشک اس کے رسول ہیں اور خدا یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں"

وہ صحابہ کرام ؓ سے عام مخلوط نہ تھے انہیں اسی طرح ذکر کیا گیا ہے گویا ان کا جھنڈ اور جوڑا اپنا ہو صحابہ کرام سے ایک عملی فاصلے پر کہیں اور ہوں۔

واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لھم لکم رسول اللہ لووا روسھم ورایتھم یصدون مستکبرون (پارہ 28)

"اور جب انہیں کہا جائے کہ آؤ معافی لے دے تم کو اللہ کا رسول تو وہ مٹکاتے ہیں سر اپنے اور تو دیکھے گا کہ وہ رکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اپنے کو بڑا جانتے ہیں۔"

> نمازوں اور قومی کاموں میں خرچ کرنے کے موقع پر منافقین کا عمل جداگانہ تھا۔

کیا یہ ہم مجلسوں اور ہم نشینوں کے اطوار ہو سکتے ہیں؟

نہیں یہ آپس میں نمازیں اکٹھی پڑھتے تھے اور ان کی نمازوں میں بھی ایک اپنی حالت ہوتی تھی جو دلی رغبت نہ ہونے کا پتہ دیتی تھی انہوں نے اپنی ایک علیحدہ مسجد بھی بنائی تھی، تاہم مسلمانوں کے ساتھ بھی عام ملنا جلنا تھا اور ابھی وہ وقت نہ آیا تھا کہ یہ تمام بنام عام مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنے سے یکسر اٹھا دیئے جائیں۔

حضور ﷺ کے ساتھ ان کی ہم مجلسی شروع سے نہ تھی، آپ ﷺ کی مجلس جن کو نصیب ہوئی وہ واقعی یزکیھم کی شان پا گئے اور ان کے تزکیہ یافتہ ہونے سے حضور ﷺ کا مقصد بعثت پورا ہو گیا تھا اور آپ ﷺ کے بھیجنے کا ایک ارادہ الٰہی یہ بھی تھا۔

اگر منافقین عام مسلمانوں سے ممتاز نہ تھے تو ان میں مفسد و مصلح ہونے کا امتیاز کیسے قائم ہوا ہوگا۔ قرآن کریم میں ان کا یہ امتیاز مذکور ہے۔ ایک فریق کہتا تھا یہ زمین میں فساد کر رہے ہیں اور وہ کہتے تھے نہیں ہم حالات کو بہتر بنا رہے ہیں یہ دو دعوے بتلا رہے ہیں کہ منافقین مسلمانوں کے ساتھ یقیناً ایک امتیازی فاصلے پر تھے۔ تبھی تو ان میں اس قسم کی گفتگو ہوتی تھی۔ دونوں کے یہ دعوے کس حد تک درست یا غلط تھے۔ اس وقت ہمیں ان سے بحث نہیں صورتحال جو بھی ہو اتنی بات ضرور ہے کہ دونوں میں امتیازی حدود قائم تھیں اور ان کا علیحدہ علیحدہ گروہ ہونا واضح تھا۔

صحابہ اور منافقین کے نمایاں امتیازات:

(1) اذا قیل لهم امنوا کما امن الناس
قالوا انومن کما امن السفهاء

حضور ﷺ کے عہد میں عام مسلمانوں میں یہ ایک گروپ کے طور پر آ جاتے لیکن یہ آپ کی ہم مجلسی میں کبھی نہ آ پائے تھے۔ نہ صحابہ کرام انہیں اپنے میں کوئی پذیرائی دیتے تھے صرف یہ بات صحیح ہے کہ انہیں منافق ظاہر کرنے اور اپنے حلقوں سے اٹھا دینے کی گھڑی ابھی نہ آئی تھی انہیں مسلمانوں کی سوسائٹی سے بالکل علیحدہ کر دیا جانا تھا لیکن ابھی اس وقت کا انتظار تھا آنحضرت ﷺ کچھ عرصہ یہی کہتے رہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے انہیں نکالنے سے ابھی روکا ہوا ہے۔

اولئک الذین نهانی الله عنهم

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 433)

”یہ وہ لوگ ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے (انہیں نکالنے سے) روک رکھا ہے۔

(2) جنگ میں منافقین کا امتیازی وجود:

جنگوں میں بھی عام مسلمانوں میں ملے جلے نہ رہتے مسلمانوں کے فیصلے کے خلاف اپنی بات علیحدہ ہانکتے:

وقیل لهم تعالوا قاتلوا فی سبیل الله
وادفعوا قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم هم
للکفر یومئذ اقرب منهم للایمان

(پارہ 4 آل عمران، آیت 167)

”اور جب انہیں کہا جائے کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا دفاع کرو دشمن کا تو کہتے ہیں اگر ہم قتال جانتے ہوتے تو تمہارے ساتھ لگتے؟ وہ اس دن تمہاری نسبت، کفر کے زیادہ قریب ہیں۔

یہ صورتحال بتا رہی ہے کہ یہ گروہ کبھی صحابہ کے ساتھ عام مخلوط نہ ہونے پائے ان کی ادائیں اپنی تھیں تاہم وہ کھلے کافر نہ

حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے دورِ خلافت میں عبداللہ بن سبا (منافق) جو یہودیوں سے مسلمانوں کی صف میں آ گھسا تھا کو زندہ آگ میں ڈلوا دیا تھا۔

سمجھے جاتے تھے نہ ظاہراً وہ کھلے کافر ہوتے تھے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ایمان کی نسبت وہ کفر کے زیادہ قریب تھے کیونکہ ان کی بات انہی کی حمایت میں جاتی تھی۔

(3) نماز و انفاق میں ان کا امتیازی وجود:

نمازوں اور قومی کاموں میں خرچ کرنے کے مواقع پر ان کا جداگانہ عمل تھا جس سے یہ عام پہچانے جاتے۔

ولا یاتون الصلٰوۃ الا وهم کسالیٰ ولا
ینفقون الا وهم کارهون

(پارہ 10 التوبہ آیت 54)

”اور وہ نمازوں میں نہیں آتے مگر یہ کہ سستی کے مارے ہوں اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ بھی نہیں کرتے تھے۔

هم الذین یقولون لاتنفقوا علیٰ من عند
رسول الله حتی ینفضوا

(پارہ 28 المنافقون آیت 7)

یہاں علیٰ من عند رسول الله کے الفاظ بتاتے ہیں کہ منافقین حضور ﷺ کی ہم مجلسی میں نہ ہوتے تھے بس آئے اور گئے، بات کی اور چلے گئے، صحابہ میں ان کا عام اختلاط نہ تھا اپنی امتیازی اداؤں سے وہ پہچانے جاتے تھے۔

(4) قسمیں کھا کھا کر اپنے کو مسلمان جتلاتے رہنا:

ان کا ضمیر مجرم تھا اس لئے وہ اپنے آپ کو بار بار مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے مسلمانوں کو تو ایسا کرنے کی کبھی

منافق یہ سمجھتے تھے کہ ہم مسلمانوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود ان کو بے وقوف کہا اور اپنے آپ سے علیحدہ کرنے کی حکمت عملی بھی عطا فرمائی تھی۔

ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔

ویحلفون بالله انهم لمنکم وما هم منکم
ولکنهم قوم یفرقون (پارہ 10 التوبہ رکوع 7)

”اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کے نام سے کہ وہ تم میں سے ہیں اور وہ تم میں سے نہیں وہ ایک علیحدہ قوم ہیں۔“

(5) مسلمانوں کی کسی کامیابی پر اُن کے چہرے بدلنا:

چہرہ دل کا آئینہ دار ہوتا ہے انسان کے چہرے کے اطوار بتا دیتے ہیں کہ یہ بات اس کے دل پر کیسے گزر رہی ہے یہی منافقوں کے چہرے کے اطوار تھے۔

ان تصبک حسنة تسوهم وان تصبک
مصیبة یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل و
یتولوا وهم فرحون (پارہ 10 التوبہ رکوع 7)

ترجمہ: اگر تمہیں کوئی اچھائی ملے تو یہ انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ کہتے ہیں ہم تو پہلے ہی یہ کہتے تھے اور خوش خوش واپس لوٹتے ہیں۔

(6) حضور ﷺ کو حکم ہوتا کہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں:

ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابداً ولا
تقم علیٰ قبره انهم کفروا بالله ورسوله

”اور تو ہرگز ان میں سے کسی کی جب وہ مر جائے نماز جنازہ نہ پڑھا اور نہ اس کی قبر پر دعا کے لئے ٹھہر وہ بیشک اللہ اور اس کے رسول کے نہ ماننے والے ہیں۔“ (التوبہ پ 10 - رکوع 11)

یہ صورتحال تبھی قائم ہو سکتی ہے کہ منافقین مدعی اسلام ہو کر رہ رہے ہوں اور مسلمانوں میں آتے جاتے ہوں مسلمان ان کی اداؤں کو سمجھتے ہوں حضور ﷺ بھی ان کی اداؤں کو بالعموم جانتے ہوں مگر حکم خداوندی کا ابھی انتظار ہو کہ کب یہ اپنے حلقوں سے نکال دیئے جائیں۔

(7) اللہ تعالیٰ کی حکمت کہ انہیں ابھی غلط فہمی میں رکھا جائے:

جس طرح یہ دھوکا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو غلط فہمی میں رکھا جائے وہ انہیں مسلمان سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ برابری کی کارروائی کی جائے اور انہیں غلط فہمی میں رکھا جائے کہ مسلمان انہیں سمجھ نہیں رہے وہ انہیں اپنوں میں سے سمجھتے ہیں۔

الله یستهزئ بهم ویمدهم فی طغیانهم
یعمهون (پارہ 1 البقرہ)

”اللہ ان سے کھیل کھیلتا ہے اور انہیں وقت دیتا ہے ان کی سرکشی میں اور وہ اندھے پن میں کھوئے جا رہے ہیں۔“

دونوں طرف سے عجب معاملہ تھا منافق یہ سمجھتے تھے کہ ہم مسلمانوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود ان کو بیوقوف اور اپنے آپ سے گئے ہوئے ٹھہرانے کی حکمت اختیار کر رکھی تھی وہ سمجھتے تھے کہ ہم ان کو دھوکہ دے رہے ہیں اور یہ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان سے یہ باریک تدبیر اختیار کئے ہوئے ہے کہ ان کا ہر مکر ناکام رہے۔

(9) منافقت کے سودے میں ناکامی:

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین

"وہی لوگ ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے ہدایت کے سو نہ نفع مند ہوئی ان کی تجارت اور نہ وہ راہ پائے ہوئے رہے۔ (پارہ 1 البقرہ آیت 16)

اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ آنحضرت ﷺ آخر تک اپنے ایمان لانے والوں کو ان منافقوں سے نکھار نہ پائے تھے اور مسلم سوسائٹی میں مومن اور منافق آخر تک مخلوط رہے یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے موقع پر منافقین کا ہی غلبہ رہا تو قرآن پاک کا یہ اعلان کہ اس سودا بازی میں منافقین ہارے کسی طرح اس صورتحال پر منطبق نہیں اترتی یہاں قرآن منافقوں کو انجام کار ناکام بتلاتا ہے۔

اس ناکامی سے آخرت کی ناکامی مراد نہیں لی جاسکتی نہ وہاں کوئی حق اور باطل کا معرکہ لگے گا منافقین کی یہ چال صرف اس دنیا میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمادیا کہ وہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں مسلمانوں کو نہیں اور ان کی اس تجارت میں گھاٹے کے سوا اور کچھ نہیں یہ ساری بات ان کے اسی دنیا کے انجام کے بارے میں ہے۔

ہم مجلسی کا شرف پانیوالے کسی حد تک منافقین کو سمجھتے تھے:

جو لوگ حضور ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور ومن عندہ کا شرف پائے ہوئے تھے انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے انہیں بھی قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں اپنے میں منافقوں کے گھسنے کا کھٹکا لگا رہتا تھا وہ بسا اوقات پہچان بھی جاتے مگر حضور ﷺ کی طرف سے انہیں ابھی ان کو (منافقین کو) نمایاں کرنے کی اجازت نہ ملی تھی ایک انصاری صحابی حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے کان میں ایک منافق کے بارے میں بات کیا ور اسے قتل کرنے کی اجازت چاہی یہ پیرایہ انداز بتلاتا ہے کہ بہت زیادہ قریب رہنے والوں کو کچھ ان کا پتہ لگ چکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک موقعہ پر حضور ﷺ سے عرض کرنا کہ آپ ﷺ یہ جنازہ نہ پڑھائیں یونہی بے پتہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید نازل فرمادی اور قرآن کریم میں ایک نیا حکم آگیا اس انصاری صحابی کا حضور ﷺ سے اس منافق کے قتل کی اجازت مانگنا اسی بات کا پتہ دیتا ہے کہ آپ ﷺ کے ہم مجلس کسی حد تک ان منافقین کو سمجھتے تھے۔

عن عبیداللہ بن عدی بن الخیار ان رجلا من الانصار حدثہ ان اتیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مجلس فسارہ فی قتل رجل (مرقات جلد 5 صفحہ 433)

"ایک انصاری کہتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے آپ ایک مجلس میں آئے انہوں نے آپ ﷺ سے ایک منافق شخص کے قتل کرنے کی آہستہ سے اجازت مانگی۔ حضور ﷺ نے اس سے کھلے طور پر پوچھا کیا وہ کلمہ

اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ آنحضرت آخری دم تک ایمان لانے والوں کو ان منافقین سے نکھار نہ پائے تھے تو قرآن پاک کا یہ اعلان کہ "اس سودا بازی میں منافقین ہار گئے" کسی صورت بھی ان حالات پر پورا نہیں اترتا ہے

نہیں پڑھتا؟ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن اس کا یہ اقرار اس کے اندر کی آواز نہیں ہے...... آنحضرت ﷺ نے اس انصاری کی اس بات کی تردید نہ فرمائی اور اس سے پوچھا الیس یصلی ؟ کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ صحابی نے کہا اس کی نماز نماز نہیں ہے اس پر بھی حضور ﷺ نے نکیر نہ فرمائی۔ صرف یہ کہا کہ ان لوگوں کے بارے میں ابھی اللہ نے مجھے روک رکھا ہے...... آئندہ اللہ کے ہاں ان کی رسوائی کا ایک وقت مقرر تھا اور حضور ﷺ اس کے منتظر تھے۔

فتنہ پیدا ہونے کی صورت میں حق کا نشان:

مخلوط سوسائٹی میں اگر کہیں فتنے کا اندیشہ ہو تو ایسے رجال کار کی نشاندہی کی جاتی ہے جو ایسے مواقع پر حق کا نشان ہوں اور ان سے منافقوں اور مومنوں میں فرق سامنے آسکے حضور ﷺ کے وقت میں تو سوسائٹی کبھی مخلوط نہ تھی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں یہودیوں نے مسلمانوں میں اس قدر انتشار پیدا کردیا کہ دو طرح کے لوگ نمایاں ہوگئے۔

عن مرہ البھری قال بینھما نحن مع النبی ﷺ فی طریق بین طرق المدینۃ فقال کیف فی فتنۃ تثور فی اقطار الارض کانھا صیاصی بقر قالوا نصنع ماذا یا نبی اللہ قال علیکم بھذا او اصحابہ او اتبعوا ھذا و اصحابہ قال فاسرعت حتی عطفت علی الرجل فقلت ھذا یا نبی اللہ قال ھذا فاذا ھو عثمان بن عفان

(مسند امام احمد جلد 5 صفحہ 33)

"ہم حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ کے راستوں میں سے کسی رستے میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کیسا وقت ہوگا کہ جب زمین کے ہر طرف سے فتنہ اٹھے گا گویا گائے کے سینگ بدلے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہم ایسے وقت میں کیا کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اس شخص کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنا مقتدا بنانا میں جلدی سے اٹھا اور اس شخص کی طرف مڑا اور پوچھا اے نبی اللہ کیا اس شخص کو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

ان تفصیلات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں آپ ﷺ کی ہم مجلسی کا شرف پانے والے ،منافقوں سے نمایاں طور پر ممتاز اور نمایاں تھے حضور ﷺ کی سوسائٹی کبھی بھی مخلوط اور مشتبہ نہ رہی آپ ﷺ نے کھلے طور پر ایک پاکیزہ امت تیار کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ،جو سب کے سب اثر باطنی سے آگاہ ہے خیر امت قرار دیا اور آئندہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ساری ذمہ داری انہی کے سپرد کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے پہلے دس سالوں تک مسلم معاشرہ اس طرح منافقوں سے محفوظ رہا لیکن آخری دو سالوں میں (پوری قلمرو اسلامی میں تو نہیں) مدینہ منورہ میں پھر سے منافق اٹھے اب کہ یہ عقیدت کے اختلاف سے نہیں باغیوں کے انداز میں سامنے آئے کسی صحابی کی موافقت اور کسی کی مخالفت ان کا طریق واردات تھا سب صحابہ کو حق پر ماننے کے اسلامی تقاضے سے یہ ہٹے ہوئے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کے سرغنہ عبداللہ بن سبا کو جو یہودیوں سے مسلمانوں کی صف میں آ گھسا تھا اور اس سارے فتنے کا وہ مدار اور ذمہ دار تھا زندہ آگ میں ڈلوا دیا تھا اس وقت تک اس باغی تحریک نے ایک مذہب کی تشکیل نہ کی تھی یہ فتنہ ایک باقاعدہ مذہب کی صورت میں اس کے تقریباً دو سال میں وجود میں آیا اس کے بعد سے مسلمانوں میں حق کا نشان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرار پائے اور یہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل تھی کہ فتنوں کے دور میں یہ شخص حق کا نشان ہوگا جو لوگ ان پر جرح کرتے ہیں وہ کسی طرح اہل حق میں شمار نہیں پاتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جرح کرنے والوں کی ناعاقبت اندیشی کے باعث امت مسلمہ بالخصوص اہل پاکستان انتشار کا شکار ہیں یہاں تک کہ قانونی طور پر صحابہ کی عزت وناموس کا تحفظ نہیں ہوتا ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں کبھی امن وسلامتی کی فضا پیدا نہ ہوسکے گی ہم نے انہی خیر خواہانہ جذبات کے ساتھ 1993ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبروں سے گذارش کی تھی کہ شیعہ لوگوں نے اس بل کو روکنے کے لئے ممبران اسمبلی کے سامنے معیار صحابیت کے نام سے جو روایات پیش کیں ہیں اس قسم کی بے سروپا روایات اور غلط تشریحات سے فرقہ وارانہ بدامنی کو روکنے کا عمل تحفظ ناموس صحابہ روکا نہیں جاسکتا۔ (صفحہ 19)

افسوس کہ ہماری اس مخلصانہ گذارش پر کان نہ دھرے گئے اور آج پاکستان میں فرقہ وارانہ حالات بد سے بدتر سے بدترین صورتحال اختیار کرچکے ہیں پاکستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک قتل وغارت گری کا وہ بازار گرم ہے کہ الامان الحفیظ۔

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
پالا تھا آسمان نے جنہیں خاک چھان کر

☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆

صحابہ دشمنوں کی دھوکہ دہی

محقق العصر مولانا محمد علی نقشبندی ؒ کے قلم سے

مصنف کی طرف سے حافظ ابونعیم کے بارے میں ایک تاویل

حافظ ابونعیم کے بارے میں ہم نے تفصیلی بحث کرتے ہوئے ثابت کیا تھا کہ اس میں تشیع موجود ہے جس کی دلیل علامہ باقر مجلسی (مشہور شیعہ محقق) کے اجداد میں سے ابونعیم ہیں اور اسی طرح محمد حسین خاتون آبادی شیعی کا بھی پردادا ہے کہ ابونعیم ہمارے اجداد میں سے ہے۔

ولقد نقل خلق ثقة عن
والده عن أبيه عن آبائه
حتى انتهى إلى أبي نعيم
من متقدميهم مختلفي
العامة ظاهرا إلا أنه من
خلص الشيعة في باطن
أمره

([illegible])

میں منقول ہے کہ ابونعیم بظاہر اہل سنت کے مشہور محدث ہوئے ہیں لیکن در حقیقت وہ خالص شیعہ تھے چونکہ یہ دونوں افراد حافظ ابونعیم کے خاندان کے افراد ہیں ان کے کہنے کے مطابق ہم نے ابونعیم میں شیعیت کا اثبات کیا کیونکہ گھر والے اپنے اہل خانہ کے حالات دوسروں کی بہ نسبت بہتر طور پر جانتے ہیں لیکن راقم الحروف پچھلے دنوں جب حرمین شریفین کی زیارت کے لئے وہاں پہنچا تو مجھے حافظ ابونعیم کی ایک کتاب ملی جس کا نام "الامامۃ والرد علی الرافضۃ" ہے اس کتاب کے مقدمہ میں ڈاکٹر علی بن محمد ناصر نے بھی یہی کچھ لکھا، جو ہم بیان کر چکے ہیں (ملاحظہ ہو اس کتاب کا صفحہ 111) اس کتاب میں حافظ ابونعیم نے (جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے) خلفائے ثلاثہ پر کئے گئے شیعوں کے بہت سے اعتراضات کا رد فرمایا اور تحقیقی جوابات دیے۔ جن کو ہم اپنی تصنیف تحفہ جعفریہ کی پانچ جلدوں میں تفصیل سے پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ اس نئی کتاب کو دیکھ کر میرے ذہن میں فوراً ایک تاویل آئی وہ یہ کہ ملا باقر مجلسی اور محمد حسین خاتون آبادی چونکہ حافظ ابونعیم کی اولاد میں سے ہیں انہوں نے خواہ مخواہ تعصب کا سہارا لے کر حافظ ابونعیم کو بھی اپنے مسلک کا ہی دکھا دیا ہو کیونکہ ممکن ہے یہ دونوں اس سے عار و شرم محسوس کرتے ہوں کہ کوئی انہیں کہے کہ تم شیعہ کے بیٹے ہو، مگر تمہارا دادا عظیم محدث ابونعیم کٹر سنی تھا پھر جب سنی ان دونوں کو یہ کہا جائے کہ تم سنیوں کو کافر اور مرتد کہتے ہو حالانکہ تمہارا اپنا دادا حافظ ابونعیم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیونکہ وہ اہل سنت سے تعلق رکھتا تھا گر وہ بھی سنی تمہارے نزدیک ایسے ہی ہیں تو پھر تم ان لوگوں کی اولاد ہو جو کفر اور مرتد ہیں۔ علاوہ ازیں جب شیعہ لوگ سنیوں کو کفریوں کی اولاد بھی کہتے ہیں تو ان دونوں پر یہ الزام بھی آتا تھا کہ تم خود بھی ایک سنی کی اولاد ہونے کی وجہ سے زندیق ہو ان تمام الزامات و اعتراضات سے بچنے کے لئے انہوں نے حافظ ابونعیم کو خواہ مخواہ شیعہ بنا دیا ہو گویا یہ سب کچھ اپنی ہی ذاتی اختراع ہے اور اپنے آپ کو بچانے اور حمایت مسلک کے لئے اپنے دادا کو بھی اپنے نظریات کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ حافظ ابونعیم کی مذکورہ کتاب الامامۃ والرد علی الرافضۃ میں خلفائے ثلاثہ کی شان میں بہت سی روایات مذکور ہیں ہم ان میں سے چند احادیث بطور مثال درج ذیل کرتے ہیں ان سے آپ حافظ ابونعیم کے بارے میں مذکورہ تاویل کی تائید کریں گے۔

خلفائے ثلاثہ کے
فضائل میں
حافظ ابونعیم کی ذکر کردہ چند روایات
سیدنا صدیق اکبر کی شان میں احادیث

(۱) الامامۃ:

ترجمہ:

ابوعثمان سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن العاص ؓ نے حدیث بتائی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے انہیں ذات سلاسل کے لشکر کا سردار بنا کر بھیجا (اس میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ اور سیدنا عمر بن خطاب ؓ بھی تھے) مجھے سپہ سالار مقرر کرنے پر مجھے خیال آیا کہ میں حضور ﷺ کے نزدیک ان سے بھی زیادہ محبوب ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو سب سے زیادہ کون پسند ہے؟ فرمایا سیدہ عائشہ ؓ۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا اس کا والد ؓ۔ آپ نے پھر کئی اور صحابہ کرام ؓ کا بھی نام لیا۔

(کتاب الامامۃ والرد علی الرافضۃ صفحہ 227 ...)

(۲) الامامۃ:

ترجمہ:

عمرو بن عبسہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے پاس بعثت مبارکہ کے ابتدائی دور میں حاضر ہوا جبکہ آپ چھپے تھے میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ کون کون اس وقت ہیں؟ فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی سیدنا ابوبکر ؓ اور سیدنا بلال ؓ

(الامامۃ والرد علی الرافضۃ صفحہ 231)

(۳) الامامۃ:

ترجمہ:

طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے پوچھا کیا سرکار دو عالم ﷺ نے آخری وقت کوئی وصیت فرمائی تھی؟ فرمایا نہیں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تو وصیت کرنے کا حکم دیا خود وصیت نہ فرمائی چونکہ آپ ﷺ نے کتاب اللہ وصیت فرمائی تھی۔

(الامامۃ صفحہ 233)

(۴) الامامۃ:

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے جناب عروہ بیان کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کے وصال شریف کے لمحات قریب آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے والد اور بھائی کو بلاؤ حتیٰ کہ میں سیدنا ابوبکر ؓ کے لئے کچھ تحریر لکھوں مجھے خوف ہے کہ کوئی کہنے والا کہے گا اور کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے گا اور اللہ اور تمام مومن اس کا انکار کریں گے مگر اللہ تعالیٰ اور تمام مومن سیدنا ابوبکر ؓ کا انکار نہیں کرتے۔

([illegible])

حضرت عمر بن خطاب ؓ کی شان میں احادیث

(۱) الامامۃ:

ترجمہ:

حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے جناب عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تو صالحین کا ذکر کرے تو حضرت عمر ؓ کے اہل پر تحیت و سلام بھیجا کر ہم یہ کہتے تھے کہ سکینہ (وحی) حضرت عمر ؓ کی زبان پر بولتی ہے۔

(احادیث فی تفضیل عمر، الامامۃ صفحہ 281)

(۲) الامامۃ:

ترجمہ:

عمران بن ابی شیبہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس تھا جب وہ وصال کے

(بقیہ صفحہ نمبر 42 پر)

> حافظ ابونعیم کی شیعہ مذہب کے حق میں لکھی گئی تمام تحریریں ان کی شیعہ اولاد نے اپنی طرف سے ان کے نام کے ساتھ منسوب کردی ہیں۔ اس لئے حافظ ابونعیم کی طرف منسوب شدہ عبارات اہل سنت پر قطعاً حجت نہیں بن سکتی ہیں۔

عبدالرشید بلال
خان گڑھ

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا تاریخی خطاب

امیر شریعت سے ...... امیر عزیمت تک

خطبہ مسنونہ کے بعد!

محبت کے ساتھ تمام حضرات عبادت کی نیت سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیں، صدر گرامی مخدوم العلماء پیر طریقت جانشین حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عزیز احمد دامت برکاتہم انتہائی قابل صد احترام حضرت مولانا عبدالرشید بلال دامت برکاتہم ،اسٹیج پر تشریف فرما ہیں اسی طرح تمام علماء کرام میرے دل کی گہرائی میں اترے ہوئے آئے دن پریشانیوں میں مبتلا ہونے والے اور یکے بعد دیگرے اپنے قائدین اور کارکنان کی شہادتوں کی خبریں سن کر بھی اپنے چہروں پر مسرت اور شادمانی ظاہر کرنے والے خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ سے تعلق رکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقو اور صحابہ کے فدائیو،کئی سالوں کے بعد جامعہ اسلامیہ دینی درسگاہ کے سالانہ جلسہ پر آپ حضرات سے ملاقات اور گفتگو کا شرف اس وقت حاصل ہو رہا ہے رات کے تین بج رہے ہیں یقیناً آپ حضرات نے اس وقت جبر کے ساتھ اپنے آپ کو بٹھائے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری کو شرف قبولیت فرمائے۔اللہ تعالیٰ اس دینی ادارہ سمیت ملک بھر کے تمام دینی اداروں کی حفاظت فرمائیں۔بہت سارے عنوانات میرے سامنے ہیں کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں کی طرف لے کر جاؤں،دائیں بائیں دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی یاد ستا رہی ہے ادھر دیکھتا ہوں تو مجھے شہداء کا ٹپکتا ہوا خون نظر آتا ہے ادھر دیکھتا ہوں تو مجھے خالی کرسی نظر آرہی ہے جو قائد کبھی جلسوں کی زینت ہوا کرتا تھا آج وہ قبر کی زینت بنا ہوا ہے کبھی اس کی زبان سے خوشبوئیں نکلا کرتی تھی اللہ کا نظام ہے اب قبر سے خوشبوئیں نکل رہی ہیں پیچھے بیٹھے ہوئے ہمارے بھائی ارشد سعید ،شہداء کی محبت میں اشعار پڑھ کر، مجھے اور آپ کو تڑپاتے رہے مولانا اللہ وسایا ختم نبوت کا عنوان بیان کر گئے ،مولانا منیر اختر ملے جلے عنوانوں کے اوپر بیان کر گئے ،جلسہ کا بھی اختتام ہے

مولانا عبدالرشید بلال نے تذکرہ کیا امیر عزیمت رحمۃ اللہ علیہ اور مورخ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا، میں نے ان سے پڑھا تو نہیں تھا لیکن حضرت شیخ کی خدمت میں حاضری ضرور ہوا کرتی تھی پہلی مرتبہ 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں 40 دن گرفتار رہ کر رہا ہوا تو میں اس وقت شجاع آباد حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، وہ منظر مجھے یاد ہے کہ حضرت بیٹھے ہوئے کیسے تڑپ رہے تھے، تڑپ تڑپ کر فرما رہے تھے کہ میں دوستوں سے کہتا رہا کہ میری چارپائی اٹھا کر جلوس میں لے جاؤ تحریک میں میرا حصہ پڑ جائے گا تم خوش قسمت نوجوان ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمہیں خدا نے قبول کر لیا۔جمعیت طلباء اسلام کے اس وقت ہم کچھ اورڈ سدار تھے، وفد کی شکل میں حاضر ہوئے تھے اور بزرگوں کو جیسے عادت ہوا کرتی ہے، بہت محبت پیار کا اظہار کرنے کے بعد جاتے ہوئے باقی اکرام کے علاوہ ایک ایک سو روپیہ بھی ہمیں دیا تھا، مجھے یاد ہے وہ اس لئے کہ حضرت تشریف فرما ہیں، ڈر بھی لگتا ہے حکم بھی ہے،اعزاز بھی سمجھتا ہوں کہ ان کی موجودگی میں گفتگو کر رہا ہوں، میں سمجھوں گا کہ شیخ کی نظر رہے گی تو ان شاء اللہ میں آپ سے کچھ باتیں کہہ سکوں گا، دو تین عنوانوں کا میں نے تذکرہ کر دیا، گزشتہ دنوں بارہ ربیع الاول کو فیصل آباد جو سانحہ ہوا وہ بھی

> ایک وقت میں دو دروازوں (ختم نبوت، عظمت صحابہ رض) پر پہرہ دینے والے کو دنیا امیر شریعت کے نام سے یاد کرتی ہے کیونکہ عظمت صحابہ کا دفاع حقیقت میں ختم نبوت کا تحفظ ہے۔

میرے سامنے رہے گا اور گزشتہ ہفتے کراچی میں ہونے والا سانحہ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے اور داماد سمیت جام شہادت نوش کر گئے اور ہماری جماعت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حضرت مولانا عبدالغفور ندیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کے ساتھ جام شہادت نوش کر گئے، دو بیٹے اس وقت تک ہسپتال میں زخمی حالت میں پڑے ہوئے ہیں، آنسو ہمارے خشک نہیں ہوتے کہ اور سانحہ ہو جاتا ہے کل ڈیرہ غازی خان چوٹی زریں میں ہماری جماعت کا ایک کارکن حافظ محمد عبداللہ جس کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا پھر اس کی میت کو سڑکوں پر گھمایا گیا اور اسے جلایا گیا یہ دردناک قسم کے واقعات ہیں ملک اس وقت کن حالات سے دوچار ہے میں

> اللہ نے ہمیں ایسے اکابر دیئے ہیں جن کے اوپر جو نظر لگا کر دیکھ لیتے ہیں وہ عاشق رسول ﷺ بن جاتے ہیں۔

انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ مختصر وقت میں سارے عنوانوں کے اوپر تھوڑی سی بات ہو جائے انتہائی واجب الاحترام یہ دو بڑے معروف عنوان ہیں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور عظمت صحابہ کا تحفظ ،یہ دونوں عنوان میرے نزدیک ایک ہی ہیں۔عظمت صحابہ کا دفاع اور تحفظ حقیقت میں ختم نبوت کا تحفظ ہے اس لئے کہ صحابہ کی عظمت محفوظ ہوگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت محفوظ ہوگی ،صحابہ کی عزت صحابیت محفوظ نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت محفوظ نہیں رہ سکتی اور یہ بات میں نے کوئی جذبات میں نہیں کہہ دی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر سید الصحابہ اور امام الصحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جہاد کر کے تحفظ کیا ہے مجھے لگتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں۔آپ نے ایک رات بیٹھنا ہوتا ہے اور ہم نے ہر رات کھڑے ہونا ہوتا ہے۔اس لئے تھکے ہوئے ضرور ہوتے ہیں،ایمانداری سے آپ کو دیکھ کر تھکاوٹیں اتر جاتی ہیں، میں نے عرض یہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ سب سے پہلے صحابہ نے کیا، یہ دو تحریکیں جو ہمارے ملک کے اندر چل رہی ہیں بڑی معروف ہیں اور بڑے عروج پر ہیں دو فتنوں کے خلاف ہیں ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے ،بڑے بڑے حضرات علماء کرام اپنے اپنے وقت میں میدان میں تشریف لاتے ہیں لیکن سب کے اندر دو نمایاں نام ہیں ایک کو دنیا نے امیر شریعت کے نام سے یاد کیا ہے اور دوسرے کو دنیا نے امیر عزیمت کے نام سے یاد کیا ہے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کا وہ عظیم خطیب تھا کہ نماز عشاء کے بعد خطاب شروع ہوا کرتا تھا ساری رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مست ہو کر بیان کیا کرتا تھا اور جب فجر کی اذان کی آواز کان میں پڑتی تھی تو یہ کہہ کر کہ تیری آواز مکہ اور مدینہ میں

اب تو جاتے ہیں مے کدہ سے میر
پھر ملیں گے گر خدا لایا

اپنی خطابت کا اختتام کیا کرتا تھا۔اس دور میں ساری رات جلسہ ہوتا تھا وہ امیر شریعت کا جلسہ تھا اب اگر ساری رات جلسہ رہتا ہے یہ امیر عزیمت کے ماننے والوں کا جلسہ ہے،کبھی امیر شریعت کا تذکرہ ہوتا ہے،کبھی امیر عزیمت کا تذکرہ ہو رہا ہے اور امیر شریعت کو میں اس لئے بھی اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں کہ وہ صرف ختم نبوت کے در کا پہرہ دار نہیں تھا وہ ختم نبوت کے ساتھ عظمت صحابہ کے در کا بھی پہریدار تھا ،ایک وقت میں دو دروازوں پر پہرہ دینے والا اسے دنیا امیر شریعت کے نام سے یاد کرتی ہے ،اگر قادیانی فتنے نے سر اٹھایا امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ میدان میں نکل آیا اور اگر رافضیت نے سر اٹھایا تو اس دور میں امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سپاہی بن کر میدان میں نکل آیا اس میں کوئی مبالغہ نہیں ،نہ کوئی خطابت کی شعلہ نوائی ہے۔جب امیر شریعت کا دور تھا حضرات تائید فرمائیں کہ لکھنو میں بڑے بڑے راجاؤں نے جب یہ پابندی لگا دی تھی کہ لکھنو میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لینا جرم ہے،صحابہ رض کی تعریف کرنا جرم قرار دیا تھا تو امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کا سپاہی بن کر اپنے

پروگرام ختم کرکے لکھنو کی طرف روانہ ہوا تھا اور وہ دوستوں سے کہہ کر گئے تھے کہ جب تک لکھنو کی گلی گلی کوچہ کوچہ میں عظمت صحابہ کا نعرہ عام نہیں ہو جائے گا تو عطاء اللہ شاہ بخاری واپس نہیں آئے گا اور جب دوبارہ آیا رافضیت نے پھر سر اٹھایا تو پھر امیر عزیمت ﷫ میدان میں آیا اور امیر عزیمت ﷫ نے کیا کہا صحابہ دشمنوں اور اپنے مخصوص سٹائل میں ابھی مولانا ﷫ کہہ کر فرما رہے تھے ام المومنین سیدہ کائنات حضرت عائشہ امیر عزیمت کے الفاظ میں عائشہ ؓ امی عائشہؓ امی عائشہ ؓ امی عائشہ ؓ یہ کہہ کر فرمایا کرتے تھے امی تیرے دو بیٹے کے تقدس کے لئے ایک دن حق نواز گولی کا نشانہ بنے گا، بیوی کو بیوہ، بچوں کو یتیم کروا دے گا لیکن امی تیرے دشمن کو وہ مزا چکھا کر کے جاؤں گا کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔ ایک امیر شریعت ہے دوسرا امیر عزیمت ہے۔ میں دعویٰ نہیں کرتا، لیکن مجھے اللہ نے اکابر ایسے دیئے جن کے اوپر کوئی نظر لگا کر دیکھ لیتا ہے وہ عاشق رسول ﷺ بن جاتا ہے۔ حضرت حیدری شہید ﷫ نے فرمایا، پچھلے سال میں یہاں نہیں آسکا تھا میں لیبیا میں گیا تھا، لیبیا میں کرنل قذافی کی دعوت پر جب وہاں پہنچا باسٹھ ملکوں کے نمائندے بڑے بڑے سکالر، بڑے بڑے علماء کرام، بڑے بڑے شیوخ وہاں تشریف لائے ہوئے تھے مخان گڑھ کے مسلمانو! میں نے باسٹھ ملکوں کے علماء کرام سکالروں کے سامنے جب اصحاب پیغمبر ﷺ کا تذکرہ کیا اور سپاہ صحابہ کی قربانیوں کا یہ ذکر کیا میں نے مولانا حق نواز کی قربانی کا تذکرہ کیا تو بڑے بڑے شیوخ کی آنکھوں سے آنسو سیلاب کی طرح بہہ رہے تھے ایک صاحب نے وہاں پہ نعرہ لگایا۔ (جب تک سورج چاند رہے گا جھنگوی تیرا نام رہے گا) اگلے دن امریکہ کا موجودہ صدر اوباما تقریر کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ملک میں دہشت گردی پھیلانے والوں میں جہاں اور بڑے نام ہیں ان میں بڑا نام لشکر جھنگوی کا ہے، میں نے کہا الحمد للہ صدر امریکہ کا ہے بیٹھا ہوا بھی امریکہ میں ہے زبان کے اوپر جھنگوی کا نام آ گیا اللہ اللہ، تیری قدرت پہ قربان جائیں دشمن نے تو زمین سے جھنگوی کا نام مٹایا تھا اس نے کہا تھا کہ جھنگوی کو مٹاتا ہے رب نے کہا اگر میں نے دشمن کی زبان سے جھنگوی کا نام نہ نکلوایا تو مجھے رب نہ کہنا۔ میں پھر آتا ہوں اسی بات پہ ایک امیر شریعت ہے دوسرا امیر عزیمت ہے۔ امیر شریعت نبی کی محبت میں تھا یہ بھی صحابہ کی محبت میں مست تھا وہ بھی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ نہ جاسکا یہ بھی مکہ مکرمہ مدینہ منورہ نہ جاسکا، اسے بھی عقیدت مندوں نے کہا شاہ جی، ہم ویزہ لگوا دیتے ہیں پاسپورٹ بھی بنوا دیتے ہیں، راستے کے خرچے کا انتظام بھی کر دیتے ہیں تشریف لائیے عمرہ ہو جائے گا، حج ہو جائے گا امیر شریعت نبی ﷺ کی محبت میں تڑپ گیا تھا اس نے تڑپ کر کہا تھا کہ میں کیسے آؤں گا نبی ﷺ کے روضے پہ اگر آ جاتا ہوں اور پیغمبر ﷺ یہ سوال کر لیتے ہیں عطاء اللہ میری نبوت پہ ڈاکو ڈاکہ ڈال رہے ہیں تو یہاں کیسے آ گیا ہے؟ میرے پاس اس کا جواب نہیں ہو گا اس لئے نہیں آ سکتا اور یہی سوال امیر عزیمت سے ہوا اسے بھی عقیدت مندوں نے کہا کہ حق نواز آ جاؤ پاسپورٹ کا انتظام بھی ہو گا، ویزے کا بھی انتظام ہو گا، خرچ بھی سارے ہمارے ذمے ہوں گے، حق نواز نے بھی تڑپ کر کہا تھا

امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا جب تک لکھنو کی گلی گلی، کوچہ کوچہ میں عظمت صحابہ کا نعرہ عام نہیں ہو جائے گا عطاء اللہ شاہ بخاری واپس نہیں آئے گا۔

کہ میں کیسے آؤں نبی ﷺ کے روضے میں پڑے ہوئے سیدنا صدیق اکبر ؓ و سیدنا عمر فاروق ؓ نے سوال کر لیا کہ ڈاکو وہاں ڈاکہ ڈال رہے ہیں، ہماری عزتوں کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے، ہماری عزتوں پر حملے ہو رہے ہیں، یہاں کس لئے آ گئے ہو؟ میرے پاس جواب نہیں ہو گا، نہیں آ سکتا، امیر شریعت نے بھی انکار کیا تھا، امیر عزیمت نے بھی انکار کیا تھا اور امیر شریعت کی نظر ایک پر پڑی تھی وہ عاشق رسول بن کر غازی علم الدین کی شکل میں میدان میں نکل آیا تھا اور دوسرے پر نظر امیر عزیمت کی پڑی تھی، وہ غازی حق نواز بن کر میدان میں نکل آیا تھا اس

بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحابہؓ کو چھوڑ دو۔ ہم کہتے ہیں صحابہؓ تو دور کی بات ہے ہم سے سپاہ صحابہ نہیں چھوٹتی

نے نبی ﷺ کے گستاخ کو واصل جہنم کیا تھا اس نے صحابہ کے گستاخ کو واصل جہنم کیا تھا۔ غازی علم الدین بھی میانوالی کے جیل میں پھانسی چڑھے اور غازی حق نواز کو بھی اللہ کی قدرت سے میانوالی کی جیل میں پھانسی ہوئی۔ ہم موت سے تو تب ڈریں کہ ہمیں قبر سے خوف آتا ہو، ہمارے تو شہداء کو قبروں میں رکھا جاتا ہے ابھی ہم مٹی ڈالتے ہیں خوشبو فوراً آنا شروع ہو جاتی ہے یہ تو مقبول بندے ہیں اللہ دکھا دیتے ہیں جب چکوال والے الطاف منہاس کی شہادت ہوئی اگلے دن اس کی قبر سے خوشبو آ رہی تھی کسی نے حضرت حیدری شہید ﷫ کو ٹیلی فون پر بتایا تو آنکھوں سے آنسو محبت میں گرے اور گرنے کے بعد علی شیر حیدری شہید ﷫ کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا فرمانے لگے، نجات کے لئے خوشبو کا آنا ضروری نہیں ہے اگلا جملہ فرمانے لگے کہ یہ موت مقبول ہے یہ کہہ کر کے گاڑی میں بیٹھے ہوئے یوں ہاتھ اٹھائے اللہ مجھے موت مقبول دے دینا، پتہ نہیں کیسا وقت

امیر عزیمتؒ نے فرمایا تھا، میری امی عائشہؓ ایک دن تیری عظمت کے تقدس کے لیے حق نواز گولی کا نشانہ بنے گا لیکن تیرے دشمن کو وہ مزہ چکھا کے جاؤں گا کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔

ہو گا وہ قبول ہو گیا اور قبول ہونے کے بعد مقبول بھی ہو گیا، جب قبروں سے خوشبو آتی ہے، مر ہی جاتا ہے، کل نہیں مرنا پرسوں مر جائیں گے، اگر صحابہ کی محبت میں مرنے کے بعد اللہ نے قبروں سے خوشبوئیں پیدا کرنی ہیں اور امی نے آ کر محبت کا شفقت کا ہاتھ سر پر رکھنا ہے کل موت آتی ہے، کل کی بجائے آج ہی آ جائے، میں تو اپنے لئے سعادت سمجھوں گا، کہتے تھے کہ دبا دیں گے ہم دب گئے۔ آپ بھی مجھے کبھی کبھی ٹیلی فون پر کہا کرتے تھے کہ اخبار میں نام نہیں آتا، ٹیلی ویژن پر ہماری خبر نہیں آتی اب بتاؤ آ رہی ہے یا نہیں، یہ مہینہ جو گزر گیا ٹیلی ویژن کا بٹن دباتے تھے سامنے سپاہ صحابہ ہوتی تھی؟ پھر اگلی بات مولانا عبدالرشید بلال اور حضرت کی دعاؤں کی برکت سے اللہ نے ہمیں اس مقام پر پہنچا دیا ہے پہلے دہشت گردی کا لیبل ہم پر لگاتے تھے اور کٹہرے ہو کر صفائی مجھے دینا پڑتی تھی اور صحابہ کے سپاہیوں کا خون اللہ کے ہاں اتنا مقبول ہو گیا کہ اب الزام لگتا ہے صفائی کے لئے پنجاب کا وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف آ جاتا ہے۔ کئی کہتے ہیں کہ صحابہ کو چھوڑ دو ہم نے کہا صحابہ تو دور کی بات ہے ہم سے سپاہ صحابہ نہیں چھوٹتی میرے اگلے جملے پر غور کرنا ایمانداری سے ہمیں مسئلہ سمجھ میں آ گیا ساڑھے چودہ سو سال کے بعد یہ صحابہ کے نام پر مرمٹنے والے یہ ان کے ناموں پر گردنوں اور سینوں کو چھلنی کروانے والے یہ سارے ظلم و جبر سہنے والے یہ لوگ صحابہ کو نہیں چھوڑتے ہیں اور صحابہ نبی ﷺ کو کیسے چھوڑ سکتے تھے وہ بھونکتا ہے کتا ایران کا جس نے کہا تھا کہ میری فوج العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ نبی ﷺ کی فوج سے بہتر ہے۔ صحابہ کو دیکھتے ہیں آگ کے انگاروں پہ لیٹے ہوئے ہیں گرم ریت پہ لیٹے ہوئے ہیں تیل کے کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہوں میں چھلانگیں لگاتے نظر آ رہے ہیں، چمڑی اتر وا رہے ہیں، ہڈیاں تڑوا رہے ہیں، زبان سے کہہ رہے ہیں ظلم و جبر گوارا کیا جا سکتا ہے، نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا جا سکتا یہ فارمولہ ہے ہمارے قائد امام اہل سنت کا، وہ یہ اتحاد کا فارمولہ دے کر گئے ہیں، ہمیں طعنے دینے والو! یہ کہنے والو کہ یہ فرقہ واریت پھیلانے والے ہیں، یہ لڑائیاں کروانے والے، جدا جدا کرنے والے ہیں، یاد رکھو ہمارا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ملک دشمنوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے، ہم صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور ملک سے اس لئے کرتے ہیں یہ صحابہ کے جوتوں کے صدقے لیا تھا (بیشک) پاکستان صحابہ کے جوتوں کے صدقے لیا تھا بے شک اس لئے اس ملک کی طرف کوئی میلی آنکھ سے دیکھے گا اس کی آنکھ بھی نکال کر رکھ دیں گے (ان شاء اللہ) کوئی صحابہ کو میلی آنکھ سے دیکھے گا اسے بھی راستے سے ہٹائیں گے، ہٹائیں گے، ہٹائیں گے یا نہیں ہٹائیں گے؟ (ہٹائیں گے) اور اس لئے جب انہوں نے آگ کے انگاروں پہ لیٹ کر گرم ریت پہ لیٹ کر تختہ پہ چڑھ کر نبی کو نہیں چھوڑا تو ان کے حق میں خدا نے کہنا شروع کر دیا۔

فا قیل لھم آمنوا کما امن الناس

دنیا کے لوگو! ایمان ایسے لاؤ جیسے حضور ﷺ کے صحابہ لے کر آئے (سبحان اللہ)

اس آیت سے کون مراد ہیں؟
ان امنوا بمثل ماامنتم به فقداهتدوا
کون ہیں؟ جس کے دل میں صحابہ کی محبت ہے وہ بولے کون ہے؟ (صحابہ)
ولاکن اللہ حبب الیکم الایمان کون ہیں؟ (صحابہ)
حبب الیکم الایمان کون ہیں؟ (صحابہ)
وزینہ فی قلوبکم کون ہیں؟ (صحابہ)
وکرۃ الیکم الکفر والفسوق والعصیان سے کون مراد ہیں؟ اولئک ھم الرشدون کون ہیں؟ صحابہ۔
اولئک ھم المومنون حقا کون ہیں صحابہ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان کون ہیں؟ (صحابہ)۔
الزمھم کلمتہ التقویٰ کون ہیں صحابہ کون ہیں؟ (صحابہ)
واھلھا کون ہیں؟ (صحابہ) والذین معہ کون ہیں؟ (صحابہ)
اشداء علی الکفار کون ہیں؟ (صحابہ)
رحماء بینھم کون ہیں؟ (صحابہ)
تراھم رکعا سجدا کون ہیں (صحابہ)
یبتغون فضل من اللہ کون ہیں؟ (صحابہ)
سیماھم فی وجوھم من اثر السجود کون ہیں؟ (صحابہ)
اور یار و یار قرآن کہتا ہے میں نہیں کہتا
ذالک مثلھم فی التورات کون ہیں؟ صحابہ
ومثلھم فی الانجیل کون ہیں (صحابہ)
کزرع اخرج شطاہ کون ہیں؟ (صحابہ)
وازرہ کون ہیں؟ (صحابہ)
فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یہ کون ہیں؟ (صحابہ) جوان سے محبت کرے وہ کون ہے؟ سپاہ صحابہ جنہیں ان کی باتیں اچھی لگیں وہ ہیں سپاہ صحابہ جنہیں قرآن نے کہا
یعجب الزراع ان کے سامنے صحابہ کا ذکر آتا ہے یہ سن کر کے خوش ہو جاتے ہیں۔
لیغیظ بھم الکفار۔ صحابہ کے دشمنوں پہ لعنت بے شمار، ایک جملہ آ گیا ذرا کہہ دوں مولانا رشید منیر اختر بیان کر رہے تھے ہجرت والا واقعہ، میں نے واقعہ نہیں بیان کرنا میں نے اتنا بتانا ہے کہ غار میں کتنے تھے؟ (دو)، (دو) اللہ آپ کو لے جائے وہاں آج بھی غار میں جاؤ تو دو جائے نماز بچھے ہوئے ہیں جگہ آج بھی دو کی ہے (سبحان اللہ) وہ آج غار بھی بتلا رہی ہے یہاں دو ہی آئے تھے (سبحان اللہ) تیسرے کی جگہ نہیں بن سکتی آج بھی دو ہی ہیں میں وہاں پہنچا غار میں بیٹھا میں نے موبائل کے اوپر نمبر ملایا حضرت حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) کا (سبحان اللہ) میں نے جب نمبر ملایا تو کہا حضرت میں اس وقت غار ثور کی بلندی پر ہوں مجھے ارشاد فرمایا فرمانے لگے کسی کے کندھوں پر بیٹھ کر آئے ہو یا کسی کو بیٹھا کر لائے ہو (سبحان اللہ) یہ جملہ جب کہا تو میں نے بھی آگے سے کہا حضرت وہ ایک ہی تھا جو کندھے پر اٹھا سکتا تھا اور اٹھا کر غار کی بلندی پر لے جا سکتا تھا دشمن کہتا ہے سیدنا صدیق اکبرؓ خلافت لے گیا۔

او! تو خلافت کی بات کرتا ہے میں تو دیکھ رہا ہوں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبوت کو بھی اٹھا کر لے گیا، سبحان اللہ (اور

صحابہ کرامؓ کی محبت ہمارے دلوں میں اتنی آچکی ہے کہ زندگی صحابہؓ کے لئے ہے اور موت بھی ہماری صحابہؓ کے لئے ہوگی۔

صحابہ کے دشمن) تجھے تکلیف اس وقت بھی ہوئی تھی تجھے آج بھی ہو رہی ہے اس وقت والا بھی (مشرک) جلتا رہا سڑتا رہا، خاک ہوتا رہا، آج والا (شیعہ) بھی جلتا رہے گا، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکے گی، (ان شاء اللہ) نکلے! غار کی طرف گئے ایک نے اعلان کر دیا سو اونٹ ملے گا، ہمارے ہاں بھی ہوتا ہے جو فلاں کو پکڑ کر لائے گا دس لاکھ انعام، بیس لاکھ میں نے کہا اچھا جو بتائے گا۔ بیس لاکھ تو اس کو ملتا ہے تم کس مرض کی دوا ہو؟ تمہیں گورنمنٹ نے کس لئے رکھا ہوا ہے تو تنخواہ کس چیز کی لیتا ہے، یہ اتنی ایجنسیاں جو نظر آتی ہیں، مولانا عبدالرشید بلال کا بیٹا تو نظر آ جاتا ہے، میری جماعت کا کارکن تجھے نظر آ جاتا ہے دوسری طرف تیری آنکھیں بند ہو جاتی ہیں

دشمن کہتا ہے "صدیق اکبرؓ خلافت لے گیا" ارے تو خلافت کی بات کرتا ہے میں تو دیکھ رہا ہوں صدیقؓ نبوت بھی اٹھا کر لے گیا۔

نامعلوم کس بنیاد پر تیری آنکھیں بند ہوتی ہیں
اعلان کرتا ہے جو بتائے گا اس کے لئے اتنا انعام ہوگا وہ بھی تیری نسل میں سے تھا اس نے بھی اعلان کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے گا سر قلم کر کے آئے گا یا گرفتار کر کے لائے گا اس نے بھی کہا تھا سو اونٹ اس کو دیا جائے گا یہاں بھی کئی لالچی آ جاتے ہیں وہاں بھی کئی لالچی کتے آ جاتے تھے، وہ آیا تھا جس کا نام سراقہ بن مالک ہے، گھوڑے پہ بیٹھا اور حضرات تائید فرمائیں، اپنے گھر کے سیدھے دروازے سے نہیں نکلا پیچھے سے نکلا یہ بھی عادت ہے ان کی ہمیشہ پیچھے سے، ہم بھی پیچھے سے نہیں، ہم سیدھے ہیں اللہ کے فضل سے کھڑے ہیں جس کو لگنی ہے سینے پہ لگنی ہے (سبحان اللہ) پیچھے سے کیوں لگے ظالمو! یہ تمہاری عادت ہے اندھیرے میں آنا، چھپ کر آنا، چھپ کر بیٹھنا یہ تمہاری عادت ہے ہماری یہ عادت نہیں ہم جو کرتے ہیں بتا کر کرتے ہیں پھر اقرار بھی کر لیتے ہیں بھاگے بھی نہیں

امیر شریعتؒ کی نظر پڑنے والے غازی علم الدینؒ نے گستاخ رسول کو جہنم واصل کیا تو امیر عزیمتؒ کی نظر پڑنے والے غازی حق نوازؒ نے صحابہ دشمن کا قلع قمع کر دیا۔

ماشاء اللہ بس اشارہ میں نے کہہ دیا اس نے پیچھے سے گھوڑا نکالا لالچ ہے نا! سو اونٹ ملنا ہے کسی کو پتہ چل جائے گا کوئی اور نہ بھاگ کر پہلے چلا جائے پیسے وہ نہ لے لے یہ گیا دوڑتا جب قریب چلا گیا اللہ کی مرضی ہے اللہ نے اس گھوڑے کو شعور دے دیا اس نے کہا دیکھ تیرے اوپر بیٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبرؓ کو نقصان پہنچانے کے لئے جا رہا ہے۔ اس گھوڑے نے کیا کیا اس نے الٹا کر اسے زمین پر پٹخ کر مار دیا، مارا یا نہیں مارا؟ یہ گرا تھا کہ نہیں گرا تھا؟ (گرا تھا) لیکن حیا تو اس کو آئے گی جس کے پاس حیا ہوگی، اشارہ مل گیا پھر بھی اس نے کہا کہ نہیں نہیں تو سیدھا ہو میں نے پھر جانا ہے، سیدھا پھر بیٹھا پھر بیٹھ کر آگے چلا اور کہتا بھی ہے کہ اتنا قریب چلا گیا کہ پیغمبر کی زبان مبارک سے قرآن کی تلاوت کی آواز میرے کانوں میں پہنچ گئی، یہ خود کہتا ہے اتنا قریب چلا گیا اس حیا والے گھوڑے کو پھر حیا آیا اس نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتا ہوں اس نے اٹھایا اٹھا کر الٹا کر کے پھر نیچے پٹخ دیا اور ایسا پٹخا ایسا پٹخا کہ اس وقت سے لے کر آج تک یہ گھوڑے کے نیچے ہے (بہت خوب) ٹھیک ہے نیچے ہے یا نہیں ہے؟ بابا جی خیال کریں میرا، میں تو اس بابا جی سے کہتا ہوں، وہ گھوڑا ہے، کبھی آدمی کے نیچے، کبھی تانگے کے نیچے، حاجت روا کون ہے (اللہ) مشکل کشا کون ہے؟ (اللہ) بچیاں دینے والا کون؟ (اللہ) رزق دینے والا کون ہے؟ (اللہ) موت و حیات کا مالک کون ہے؟ (اللہ) اس نے گرا دیا یہ نیچے آ گیا یا اس وقت سے نیچے ہے کہتے ہیں جی گھوڑے کی مخالفت کرتے ہیں، میں نے کہا ہم نہیں کرتے ہم تو گھوڑے کی عظمت کو سلام کرتے ہیں جن گھوڑوں پر صحابہ نے سواری کی ہے، قرآن انہیں کہتا ہے،
والعدیت ضبحا، فالموریت قدحا، فالمغیرات صبحا
(سبحان اللہ) ان گھوڑوں کی عظمت کو تو خدا نے سلام کر دیا جن کے اوپر صحابہ بیٹھے ہیں، تجھے نیچے الٹا دیا کس کو ماننے والے ہیں؟
(اللہ) یا اللہ ہمارے دلوں میں صحابہ کی اور بھی محبت پیدا فرما۔
اس لئے میں نے کہا ہم صحابہ، صحابہ کرتے ہیں، صحابہ صحابہ کہتے ہماری زندگی گزر جائے اور صحابہ صحابہ کہتے ہوئے ہمیں اللہ موت عطا فرما دے۔ آمین۔ اب ایک بات آ رہی ہے چونکہ حضرت یہاں آتے تھے اس لئے کہنا چاہتا ہوں میں نے ادھر کہا کہ اس نے حلوہ کھایا تڑپ گیا اور یہ بھی، مفتی منیب کے چہرے کا رنگ بدل گیا اس نے حلوہ کھایا تو چہرے کا رنگ بدلا میں نے صحابہ کو بھی بڑا پڑھا کہ یہ آگ کے انگاروں پہ لیٹے ہیں ان کے ایمان کا رنگ نہیں بدلا صحابہ کے ایمان کا رنگ نہیں بدلا ایمان کا رنگ نہیں بدلا اور جو صحابہ کے قدموں میں آیا علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں آیا جب گولیوں کی بوچھاڑ کر کے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا، اس کے چہرے کا رنگ نہیں بدلا (بے شک) گولی لگی، زبان سے کہا،

بقیہ صفحہ نمبر36پر

بعد کفن میں لپیٹے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ تشریف لائے اور منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمانے لگے اے ابا حفص! اللہ کی تجھ پر رحمت ہو خدا کی قسم! حضور ﷺ کے بعد تم سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں کہ جس کے اعمال کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں اسے ابو المش مدینی نے نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

(احادیث فی تفصیل عمر الامامۃ صفحہ 282)

(۳) الامامۃ:

ترجمہ:

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد اپنے ساتھ جمعہ کے دن مسجد میں لے گئے فرمانے لگے کیا تم حضرت علی ؓ کے ساتھ کوئی خواہش رکھتے ہو میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اٹھو میں کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سفید ریش اور سر کے سفید بالوں والا منبر پر کھڑا تھا میں نے انہیں یہ فرماتے سنا اس امت میں اس کے پیغمبر ﷺ کے بعد بہترین آدمی سیدنا ابوبکر صدیق ؓ پھر سیدنا عمر فاروق ؓ ہیں۔

(الامامۃ صفحہ 283 احادیث فی تفضیل عمر ؓ)

حضرت عثمان غنی ؓ کی شان میں چند روایات

(۱) الامامۃ:

ترجمہ:

عثمان بن عبداللہ موہب کہتے ہیں کہ مصر سے ایک شخص حج بیت اللہ کے لئے آیا اس نے ابن عمر سے کہا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تمہیں اس بیت اللہ کی حرمت کی وساطت سے اللہ کی قسم دیتا ہوں مجھے اس کا صحیح جواب دینا، کیا تمہیں علم ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے اس کی کیا وجہ تھی؟ ابن عمر نے فرمایا وہ واقعی غزوہ بدر سے غیر حاضر تھے لیکن ان کی غیر حاضری کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد میں حضور ﷺ کی ایک صاحبزادی تھی جو بیمار تھیں تو انہیں حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے بدر میں موجود صحابی کا اجر بھی ہے اور اس کا حصہ بھی مال غنیمت میں سے ہے۔ (الامامۃ صفحہ 302 تا 303)

(۲) الامامۃ:

ترجمہ:

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے بیعت رضوان کا ارشاد فرمایا تو اس وقت حضرت عثمان ؓ جناب رسول کریم ﷺ کی طرف سے اہل مکہ کی طرف پیغام لے جانے والے تھے تمام لوگوں نے بیعت کی پھر حضور ﷺ نے فرمایا عثمان، اللہ کی حاجت اور اس کے رسول ﷺ کی حاجت میں مصروف ہے پھر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا پس رسول کریم ﷺ کا ہاتھ جو عثمان کی طرف سے تھا وہ دوسرے صحابہ کرام ؓ کے ہاتھوں سے کہیں بہتر تھا۔

(خلافۃ الامام امیر المومنین عثمان بن عفان ؓ)

(۳) الامامۃ:

ترجمہ:

اگر کوئی زعم کرے کہ حضرت عثمان ؓ نے بیت المال سے ایسے لوگوں کو دیا جن کا کوئی حق نہ تھا تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ تیرا یہ کہنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ کسی کا اپنے ظن کے مطابق کہنا ہے۔ حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں یہ بات کیسے مانی جا سکتی ہے حالانکہ آپ تمام لوگوں سے مال میں اس کے خرچ کرنے میں اور بھلائی کے کاموں میں صرف کرنے کے اعتبار سے بڑھ کر تھے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ہر دور میں جہلاء بکثرت ہوتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے رہتے ہیں جن کا انہیں کوئی صحیح علم نہیں ہوتا۔

(الامامۃ صفحہ 318)(خلافۃ الامام امیر المومنین عثمان بن عفان ؓ)

خلاصہ کلام:

حافظ ابو نعیم کی کتاب سے خلفاء ثلاثہ کی شان میں چند روایات جو ہم نے درج کیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو نعیم کے دل میں خلفاء ثلاثہ کی بے پناہ محبت تھی اور پھر اسی اخبار میں انہوں نے شیعوں کے خلفاء ثلاثہ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب بھی دیا یہ بھی ان کے اہل سنت ہونے پر دلالت کرتے ہیں انہیں ان کی شیعہ اولاد نے خواہ مخواہ اپنی بناوٹی عزت بچانے کے لئے شیعہ بنایا ہے ورنہ در حقیقت اہل سنت کے عظیم محدث ہیں رہا ان کی کتاب حلیۃ الاولیاء میں مناقب علی المرتضیٰ ؓ کے سلسلہ میں بعض روایات جو اہل سنت کے عظیم مسلک کے خلاف ہیں اور اسی طرح عمر بن الخطاب ؓ کے بارے میں واقعہ کو جب انہوں نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ ؓ کی طلاق کا سنا تو سر پر خاک ڈال کر پیٹنے لگے وغیرہ وغیرہ باتیں ان کی دو وجوہات سامنے آتی ہیں پہلی یہ کہ حافظ ابو نعیم کے سامنے اپنے مقرر کردہ موضوع احادیث پر جمع کرنا مقصود و مطلوب تھا رہا یہ کہ کون سی حدیث و روایت ضعیف، موضوع متروک وغیرہ ہے اور کون سی قابل عمل؟ اسے انہوں نے پیش نظر نہ رکھا جس طرح علامہ السیوطی ؒ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی موضوع پر جس قدر ذخیرہ احادیث ملتا ہے اسے جمع کر دیتے ہیں پھر ان کی صحت وغیرہ کا تعین کرنے کے لئے انہوں نے اللوالی المصنوعہ نامی کتاب تصنیف فرمائی کہ جس میں انہوں نے اپنی روایات کے صحت سقم کو واضح کر دیا اسی طرح حافظ ابو نعیم نے صرف احادیث و روایات جمع کر دیں ان کے مقام و مرتبہ کو علماء حدیث پر چھوڑ دیا۔ دوسری وجہ یہ کہ ان کی کتب میں ان کی اولاد (جو شیعہ تھی) نے ایسی روایات داخل کر دیں جو شیعیت کی موید تھی یہ وجہ قوی معلوم ہوتی ہے کیونکہ شیعوں سے اپنے جد اعلیٰ کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے ایسی حرکت کرنا کوئی بعید نہیں بلکہ یہ ان کی دیرینہ عادت ہے۔ بہر حال ابو نعیم کی طرف منسوب شدہ عبارات اہل سنت پر قطعاً حجت نہیں بن سکتیں کیونکہ حافظ ابو نعیم کے نزدیک سیدنا ابو بکر صدیق ؓ افضل الخلق بعد الانبیاء اور عمر بن

بقیہ صفحہ نمبر 36 پر

بقیہ صحابہ کرام سے بغض نفاق کی علامت

تمام بشری لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے اور اللہ ان پر ناراض نہیں ہے بلکہ جو شخص ان کو تنقید کا نشانہ بنائے گا اللہ اس سے ضرور ناراض ہوگا۔

شیخ حرم نے فرمایا: اسلام میں کتاب اللہ عزوجل اور اسوہ رسول ﷺ کے بعد صحابہ کرام ؓ کی اتباع لازمی ہے، رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو صحابہ سے محبت رکھے میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں آنحضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ جو شخص میرے صحابہ سے محبت رکھے یا اللہ آپ بھی ان سے محبت فرمایئے۔

امام کعبہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ، سیدنا عمر فاروق ؓ، سیدنا عثمان غنی ؓ اور سیدنا علی ؓ کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

آنحضور ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

ترجمہ: اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے معاملہ میں! ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے کی جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کی بنا پر ان سے بغض رکھا۔ جس نے ان صحابہ کرام ؓ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے۔"

تمام مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں۔ انہوں نے فرمایا اتنے واضح احکامات کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام صحابہ لاشک جنتی ہیں، اللہ پاک کی انہیں رضا حاصل تھی اور تمام صحابہ اللہ سے راضی تھے انہوں نے اپنے خطاب میں ہندوستانی مسلمانوں کو عظمت صحابہ اجاگر کرنے اور اسلامی تعلیمات اور طرز زندگی روشناس کرانے کے لئے الگ ٹی وی چینلز شروع کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ انہوں نے کہا جس طرح خداوند کریم نے فرمایا ہے کہ: ایمان اس طرح لاؤ جس طرح صحابہ نے ایمان قبول فرمایا میں بھی تمہیں کہتا ہوں آپ ان اصول و قواعد کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں جو صحابہ کرام ؓ میں ہوا کرتی تھیں، انہوں نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ اگر صحابہ کرام ؓ نبوی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے جدوجہد نہ کرتے تو آج اسلام ہم تک نہ پہنچتا لہٰذا صحابہ کرام ؓ کو ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ دین کی تبلیغ اور اسلامی تعلیمات عام کرنے کے لئے انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کریں، عظمت صحابہ کانفرنس میں اہل حدیث مکتب فکر کے نامور عالم دین مولانا اشہد سلفی اور جماعت اسلامی کے رہنما مولانا اصغر علی نے بھی خطاب کیا۔

اس موقع پر شیخ حرم نے ہندوستانی مسلمان زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مسلک اہل سنت اور اہل تشیع کی حقیقت

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

محترم! سوچنے کی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام باقی پوری امت سے کیوں ممتاز اور افضل ہیں کیا فرق ہے؟ اگر ہم خالی الذہن ہو کر قرآن کریم کا گہری نظر سے مطالعہ کریں تو قرآن کریم کا درس اور فرمان یہی ہے کہ:

محمد رسول اللہ والذین معہ

یاد رکھو ہماری تمہاری اور سب کی نجات قیامت کے دن محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اسی عقیدے پر ہوگی کہ نبیؐ کی اطاعت اور صحابہ کرام کے نقش عمل کی پیروی سے نجات ہے فرمان مقدس ہے

ما انا علیہ واصحابی

ملاحظہ فرمایئے کہ کتنا او نچا دعویٰ ہے:

محمد رسول اللہ والذین معہ

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول، آپ کی محترم جماعت جو آپ کے ساتھ ہے

یہ آیت مبارکہ سورۃ فتح کی ہے اور سورۃ فتح صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی ہے، حدیبیہ کے مقام پر صلح نامہ لکھا گیا تو اس صلح نامے کے کاتب سیدنا حضرت علی المرتضیٰ ؓ تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اکتب من محمد رسول اللہ ﷺ

ابتدائی الفاظ کہ صلح نامہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، سن کر قریش مکہ رک گئے انہوں نے کہا کہ ہم "محمد ﷺ تو لکھنے دیں گے مگر رسول اللہ ہرگز نہیں لکھنے دیں گے اگر ہم آپ ﷺ کو رسول اللہ مانتے تو عمرہ کرنے دیتے اور پھر آپ ﷺ کے ساتھ کسی قسم کا اختلاف بھی ہرگز نہ ہوتا" تو حضرت ﷺ نے فرمایا پھر کیا لکھیں؟ انہوں نے کہا لکھو

محمد بن عبداللہ

محمد عبداللہ کے بیٹے کی طرف سے ہم آپ کو صرف عبداللہ کا بیٹا مانتے ہیں رسول اللہ ﷺ نہیں مانتے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو فرمایا کہ یہ رسول اللہ کا لفظ کاٹ کر صرف محمد بن عبداللہ لکھو کیونکہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور عبداللہ کا بیٹا بھی ہوں تو حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا کہ میں لفظ محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مٹاؤں گا محمد بن عبداللہ لکھنے کے لئے حاضر ہوں۔ آخر حضرت نبی کریم ﷺ نے خود قلم لے کر رسول اللہ ﷺ کے لفظ کو ختم کر دیا۔

بہر حال مشرکین مکہ نے محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نہ لکھنے دیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فتح میں یہ لفظ نازل فرما دیا اور ہر مومن کے دل پہ لکھ دیا تاکہ تا قیام قیامت ہر کوئی پڑھتا رہے محمد رسول اللہ ﷺ۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، یہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے مگر ہر دعویٰ کے لئے دلیل لازمی اور ضروری ہوتی ہے اس مقام محمد رسول اللہ ﷺ کی کیا دلیل ہے فرماتے ہیں:

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا.

سبحان اللہ صحابہ کرام کا بڑا عجیب مقام ہے۔ جس طرح روافض اور اہل تشیع کے ساتھ اسلام کے جمیع کلیات از ابتدا تا انتہا مسلمانوں کا سو فیصد اختلاف ہے اسی طرح جو لوگ اسلام کا لبادہ

پاکستان اور ایران دونوں ملکوں کے شیعہ میں بھی کتنا فرق ہے

اوڑھ کر غلط تاریخ کا سہارا لے کر صحابہ کرام جیسی اولوالعزم جماعت پر اعتراض کرتے ہیں وہ کوئی بھی ہوں ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں، داعی اور طالب قرآن قطعاً صحابہ کرام کا دشمن یا صحابہ کرام کے دشمنوں کا دوست ہرگز نہیں ہو سکتا، داعی قرآن صحابہ کرام کی عزت کا محافظ اور خادم ہوگا اور جو صحابہ کرام کا دشمن ہوگا یا صحابہ کرام کے دشمنوں کے ساتھ محبت کرتا ہوگا اس کے دل و جگر میں قرآن کریم کی عزت نہیں ہوگی بلکہ وہ بھی موہن رسالت مآب ہوگا قرآن کریم میں جہاں توحید ہوگی اس سے متصل رسالت کی وضاحت بھی ہوگی اور قرآن کریم میں جہاں رسالت کا بیان ہوگا وہاں صحابہ کرام کا مقام بھی بیان کر دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ اگر صحابہ کرام میں کوئی کمی تھی جیسا کہ یہ جھوٹے مؤرخین خود ساختہ واقعات بنا کر صحابہ کرام سے منسوب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے پھر صحابہ کرامؓ کو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کا گواہ کیوں بنایا؟ ثم العیاذ باللہ اگر گواہ جھوٹے ہیں تو پھر اس کفر کی زد کہاں پڑے گی، کیا اسلام کی عظیم الشان عمارت کی کوئی ایک اینٹ بھی بچ جائے گی؟

عظمت صحابہ کرامؓ کا انکار دراصل قرآن کریم کا انکار ہے کیونکہ صحابہ کی عظمت قرآن کریم نے ہی بتائی ہے

ملاحظہ فرمایئے کتنا اونچا دعویٰ ہے فرمایا:

محمد رسول اللہ

یا اللہ اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے، فرمایا اس کی دلیل ہے:

والذین معہٗ

قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے آپ کے ساتھ، بلکہ یوں فرمایا کہ:

والذین معہٗ

وہ حضرات جو حضرت نبی کریم ﷺ کی صحبت میں موجود رہتے ہیں، نمازیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادا کرتے ہیں، جہاد میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہو کر اسلام کے دشمنوں سے لڑتے ہیں بلکہ پوری زندگی کے تمام شعبوں میں حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ موجود رہتے ہیں اگر قرآن کریم اور احادیث کا عملی رنگ کسی انسان پر کامل و مکمل دیکھنا ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاک سیرت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے، صحابہ کرام کے پاک مقدس دلوں کو جو مطہر کیا وہ لاریب حضرت نبی کریم ﷺ کی عظیم الشان صحبت تھی اس لئے فرمایا:

محمد رسول اللہ

اس کی دلیل:

والذین معہٗ

جو حضرت نبی کریم ﷺ کی صحبت مبارکہ اور معہ یعنی معیت نے صحابہ کرام کو ایسا رنگ اور ایسا مقام بخشا جو بعد میں آنے والے کسی بڑے سے بڑے اولیاء اللہ کو حاصل نہ ہو سکا اور نہ تا قیام قیامت کوئی بھی صحابہ کرام کی مانند مقام حاصل کر سکتا ہے۔

قارئین محترم نظام خلافت راشدہ! کو میرا یہ قرآنی نظریہ آپ کے ذہن نشین شاید اچھی طرح نہ ہوا ہو اس لئے میں ایک مثال سے اس کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس سے آپ کے کئی عقدے حل ہو جائیں گے۔ ایک بار حضرت سیدنا ابی بکر صدیق ؓ کی خدمت اقدس میں سیدنا حضرت حنظلہ ؓ زار و قطار روتے ہوئے حاضر ہوئے، حضرت صدیق اکبر ؓ نے دریافت فرمایا حنظلہ! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت حنظلہؓ نے فرمایا کہ میں اس لئے اتنا شدت سے رو رہا ہوں کہ میں مومن نہیں میں اپنے آپ کو منافق سمجھتا ہوں، سیدنا صدیق اکبرؓ نے بڑے تعجب سے دریافت فرمایا کہ آپ اور منافق؟ یہ کیسے! حضرت حنظلہ ؓ نے فرمایا کہ میں جب حضرت نبی کریم ﷺ کی

سے کس بیٹھا ہوتا ہوں تو مجھے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور ...م میری آنکھوں کے بالکل سامنے ہیں، دین اسلام کے علاوہ اور کوئی تصور کیسے ہوتا، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی یاد ہی نہیں ہوتی لیکن جب میں حضرت نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک سے اٹھ کر باہر آجاتا ہوں تو اولاد کے مسائل، بیوی کے مسائل کار دنیا میں مصروف ہو جاتا ہوں پھر وہ حالت نہیں رہتی، معلوم ہو کہ میں شاید منافق ہوں، تو یہ سن کر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ حنظلہ میرا حال بھی یہی ہے چلو حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں چل کر اپنا یہ عقدہ حل کراتے ہیں۔ اس روایت کا حوالہ دے کر روافض شیعہ یہ کہتے ہیں کہ تمہارے صحابہ کرام خود اقرار کر رہے ہیں کہ ہم منافق ہیں (العیاذ باللہ) اب اس کا دندان شکن جواب دل پر نوٹ کر لو جس چیز کو سیدنا حضرت حنظلہ ؓ نفاق فرما رہے ہیں اس نفاق پر۔

واللہ سارے جہاں کی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ، صدقات مکمل عبادات قربان! ہزار ہا کتابیں لکھو کہ صحابہ میں فلاں عیب تھا، فلاں نقص تھا، فلاں فلاں غلطیاں تھیں یہ ساری کی ساری گندگی جو اگل رہے ہیں ان کے منہ میں آئے گی اب حضرت سیدنا حنظلہ ؓ کا مقام ملاحظہ فرمایئے: اسی پاکباز ہستی کا نام ہے "غسیل الملائکہ" جہاد کا حکم ہوا مگر اس اللہ تعالیٰ کے بندے کو غسل کی ضرورت تھی جہاد کا اعلان سنتے ہی غسل کیے بغیر دوڑ لگا دی، فوراً جہاد میں شامل ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ جاتے ہی شہید ہو گئے، مسئلہ یہ ہے کہ شہید کو شرعاً غسل نہیں دیا جاتا بلکہ وہ اسی طرح خون بہاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دیتا ہے۔ ہاں جس پر غسل لازمی ہو تو اس کو غسل دیا جائے گا اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں سیدنا حضرت حنظلہ ؓ کی اہلیہ محترمہ آئی اور کہا حضرت نبی کریم ﷺ میرا خاوند شہید ہو چکا ہے اور اس کو غسل کی ضرورت ہے اس لئے میرے خاوند کو غسل دیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ہمارے غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے اس شہید کی میت کو ملائکہ مقربین آسمان پر لے گئے ہیں اور وہاں آپ کے خاوند کو غسل دے رہے ہیں اس لئے حضرت حنظلہ ؓ کا لقب ہی "غسیل الملائکہ" اسلامی روایات میں بہت مشہور ہے۔ یہی حضرت سیدنا حنظلہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں شاید منافق ہو گیا ہوں، اب یہ دونوں حضرات حضرت صدیق اکبر ؓ اور حضرت حنظلہ ؓ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے ہیں حضرت حنظلہ ؓ اس وقت بھی رو رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا حنظلہ کیوں رو رہے ہو؟ مگر حدیث شریف میں سیدنا صدیق اکبر ؓ کے بارے میں کچھ نہیں انہوں نے حضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کوئی سوال نہیں کیا، جبکہ حدیث شریف میں دونوں کے جانے کا ذکر موجود ہے مگر سوال کرنے میں صرف حضرت حنظلہ ؓ اکیلے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ محدثین ؒ حضرات نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر ؓ کی نظر حضرت نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور مبارک پر پڑی تو فوراً عقدہ حل ہو گیا اسلئے سوال کرنے کی بھی ضرورت پیش نہ آئی کیونکہ بحیثیت سالک کے آپ ؓ آخری مقام پر تھے، مگر سیدنا حضرت حنظلہ کا مقام، مقام سیدنا صدیق ؓ بعد الانبیاء انکو حاصل نہ تھا، حضرت نبی کریم ﷺ اسی سوال کے مابین مومن کامل قرار دیتے ہوئے

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سبائی مسلک یہودیت سے ماخوذ ہے بلکہ قادیانی دجال کی نبوت کا تصور بھی رفض کے نظریہ امامت کی تعبیر ہے۔

فرمایا کہ اگر میری صحبت اور معیت والا حال آپ کو ہر وقت حاصل رہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمانوں سے اتر کر تمہارے بستروں پر تمہارے ساتھ مصافحہ کریں اس لئے انسان کو مشغول ہونا پڑتا ہے اور رزق حلال کی تلاش بھی عبادت کا ایک حصہ ہے محترم حضرات! صحبت کا بہت بڑا دخل ہے صحابہ کرام کو ممتاز بنانے میں جو مقام حاصل تھا اور وہ اعلیٰ مقام حضرت نبی کریم ﷺ کی عظیم صحبت والا مقام ہے اس لئے کہ:

محمد رسول اللہ ﷺ

دلیل

والذین معہ

اور بھی قرآن کریم میں صحبت سے متعلق بڑے زریں اصول بیان کئے گئے ہیں اگر عظمت صحابہ کرام کا کوئی شقی منکر ہے تو حقیقتاً وہ قرآن کا ہی منکر ہے، قرآن کریم نے ہی مسلمانوں کو یہی سبق پڑھایا ہے...... حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان اپنی مشہور تفسیر جواہر القرآن میں یوں رقم طراز ہیں کہ:

والذین معہ

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں جو صلح حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

قال ابن عباس اهل الحدیبیه اشداء علی الکفار واغلظ علیهم اشداء علی فریسته

یعنی وہ کافروں پر اس طرح سخت گیر ہیں جس طرح شیر اپنے شکار پر لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک (والذین معہ) سے تمام صحابہ کرام مراد ہیں۔

وقال الجمهور و جمیع اصحابه (روح)
وکون الصفات فی جملة اصحاب النبی ﷺ هوالا شبه (قرطبی)

نبی علیہ السلام کے صحابہ کرام کی شان یہ ہے کہ کافروں پر وہ بہت سخت ہیں، دین کے معاملہ میں کفار کے لئے رافت و رحمت کا جذبہ ان کے دامن

دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جمیع صحابہ کرام برحق اور تنقید سے بالاتر ہیں۔

گیر نہیں ہوتا، جب وہ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو کفر کی حمایت میں میدان کارزار میں اپنے سامنے دیکھتے ہیں تو شیر کی طرح ان پر جھپٹ پڑتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے لئے نہایت ہی مہربان اور رحم دل ہیں اسلام نے ان کو ایک ایسی دینی برادری اور اخوت اسلامی کے سلسلے میں جوڑ دیا ہے کہ انکی (صحابہ کرام کی) باہمی محبت و شفقت و رحمت حقیقی بھائیوں کی محبت و شفقت سے بھی زیادہ مضبوط اور گہری ہے اور زمانہ جاہلیت کی عداوتیں اور دشمنیاں ان کے دلوں سے حرف غلط کی طرح محو ہو چکی ہیں۔ اس آیت نے ان لوگوں کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا جو بے اصل اور باطل تاریخی روایتوں کی بنا پر صحابہ کرام ؓ کے درمیان باہمی بغض و عداوت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رغم انف الروافض الذی یزعمون ان اصحاب محمد کانوا یتباغضون بینهم

(تفسیر مظہری جلد 9 صفحہ 36)

شیعیت یا رافضیت کیا ہے؟

ہم ہر وقت دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص الخاص رحمت کے طفیل پاکستان کی حفاظت فرمائیں تحریک آزادی وطن میں ہمارے اسلاف علماء کرام کی مخلصانہ لازوال قربانیاں ہیں پاکستان کی سالمیت واستحکام کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہر وقت عاجزانہ دعا گو رہتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم کو نیکی کا بدلہ برائی سے دیا جا رہا ہے پاکستان میں اعداد و شمار کے صحیح حساب سے ہماری اکثریت ہے اور اکثریت بھی کس قدر کہ ہم اہل سنت 98 فیصد ہیں لیکن ہمارے خود منہ پر ہمیں برا کہا جا رہا ہے کالعدم قرار دیا جاتا ہے صحابہ کرام اور امہات المومنین پر کھلے عام کیچڑ اچھالی جاتی ہے اور ملک کے حکمران صم بکم عمی کا کردار ادا کر رہے ہیں، یہ تو بدیہات میں سے ہے کہ کلمہ کے فرق سے ملت میں بھی فرق ہو جاتا ہے مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں لا الہ الا اللہ کے بعد کلمہ میں ان کا اسم گرامی آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی سب سے آخیر میں حضرت نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایمان لے آنے والی امت اسلامیہ یا ملت محمدیہ کے لئے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ضروری ہوا مگر چونکہ شیعہ حضرات خود کو ملت محمدیہ سے جدا سمجھتے ہیں اس لئے شیعوں نے حسب دستور سابقہ اپنا کلمہ بھی جدا کر لیا ہے ان کا کلمہ مسلمانوں والا کلمہ نہیں ان کا کلمہ ہے:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

اب ایرانی شیعوں نے مزید اضافہ بھی کر لیا ہے:

خمینی حجۃ اللہ

اگر کوئی کلمہ میں یہ اضافہ نہ کرے تو ان کے نزدیک ان کا کلمہ ناقص اور ناقابل اعتبار ہے اس لئے مسلمان اور شیعہ اس کلمہ کی بنیاد پر اور دیگر سب ارکان اسلام کے علیحدہ ہونے کے باعث یہ دونوں جدا

جدا ملتیں ہیں یعنی ملت محمدیہ اور ملت جعفریہ۔ شیعہ کلمہ کے تیسرے جزو علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلافت بلافصل کو اس قدر شدت سے اہمیت دیتے ہیں کہ ہر اذان میں ملت محمدیہ کی اذان سے ان مذکورہ کلمات کا خود ساختہ اضافہ لازمی قرار دیتے ہیں اس لئے شیعوں کا کلمہ جدا مسلمانوں کا کلمہ جدا۔ مسلمانوں کی اذان جدا شیعوں کی اذان جدا، مسلمانوں کا قرآن جدا، شیعوں کا قرآن جدا مسلمانوں کا نظام زکوۃ جدا، شیعوں کا نظام زکوۃ جدا مسلمانوں کے حج کے ارکان جدا، شیعوں کے حج کے ارکان جدا، مسلمانوں کے نزدیک متعہ زنا کا دوسرا نام ہے اور شیعوں کے نزدیک متعہ کرنے والا جنت میں مقام کے لحاظ سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر ہوگا۔ (العیاذ باللہ) مسلمانوں کے نزدیک جھوٹ منافقت دھوکہ دہی شریعت محمدیہ میں بہت ہی بڑا جرم ہے اور شیعوں کے ہاں تقیہ کے نام سے یہ سب بری باتیں جائز بلکہ شیعی دین کا نوے فیصد حصہ ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان ہے اور شیعہ ختم نبوت کے اسلامی عقیدہ کے منکر ہیں اور اجرائے نبوت کے قائل ہیں شیعوں کے نزدیک ان کے بارہ امام جمیع انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل اور نبیؐ کے برابر ہیں، شیعوں کے نزدیک امامت رسالت کی مانند منصوص عہدہ ہے امام واجب الاتباع اور معصوم ہوتا ہے بلکہ وہ حلت وحرمت میں بھی مختار ہوتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مسلمانوں کے نزدیک جمیع صحابہ کرام برحق اور تنقید سے بالاتر ہیں اور شیعوں کے نزدیک سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دو تین صحابہ کے دیگر جمیع صحابہ کرام منافق، غاصب، ظالم اور دشمن اسلام ہیں، مسلمانوں کے نزدیک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات دیگر جمیع خواتین سے افضل اور برتر ہیں اور شیعوں کے نزدیک ازواج مطہرات نا قابل احترام بلکہ مسلمان بھی نہیں ہیں مسلمانوں کا وضو جدا، اور شیعوں کا وضو جدا ہے، مسلمانوں کا غسل میت جدا اور شیعوں کا غسل میت جدا ہے، مسلمانوں کی سحری اور افطاری کا وقت جدا اور شیعوں کا وقت سحری اور افطار بھی جدا ہے مسلمانوں کے ارکان ایمان پانچ ہیں (1) اللہ تعالیٰ پر ایمان (2) جمیع انبیاء کرام پر ایمان (3) جمیع کتب الٰہیہ منزل من اللہ پر کامل ایمان (4) فرشتوں پر ایمان (5) آخرت پر ایمان اور شیعوں کے ارکان مسلمانوں کے ارکان سے بالکل مختلف ہیں ان کے نزدیک نہ فرشتوں پر ایمان ضروری ہے نہ کتابوں پر، اس لئے کہ وہ قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے قائل نہیں، شیعوں کا سب سے بہت بڑا رکن ایمان "نظریہ امامت" ہے، جس کی پوری تفصیل بندہ عفاہ اللہ عنہ کے کسی مضمون میں گذر چکی ہے مسلمانوں کے نکاح وطلاق اور وراثت کا نظام جدا ہے، شیعوں کے نکاح وطلاق اور وراثت کا نظام بھی جدا ہے المختصر یہ کہ ملت محمدیہ کے احکامات جدا ہیں اور فرقہ جعفریہ اور ان کے خود ساختہ احکامات علیحدہ باطل اور جدا ہیں۔

شیعیت اور اسلام:

عالم اسلام کو افتراق اور مذہبی فرقہ واریت میں مبتلا کرنا شیعیت کا سب سے بڑا کارنامہ ہے بغداد کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہلاکو کو بلانے والا وزیراعظم ابن علقمی بی آنجہانی شیعہ تھا خود ہلاکو کا وزیراعظم جو اسے بغداد پر حملہ کرنے کے لئے یعنی خواجہ نصیرالدین طوسی کٹر شیعہ تھا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی راہ میں کانٹے بچھانے والے اور صلیبیوں کی مدد کرنے والے شام میں رشید

پہلا مارشل لاء لگانے والا اسکندر مرزا اور پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے والا عیاش حکمران یحییٰ خاں دونوں شیعہ تھے۔

الدین سنان اور مصر میں فاطمی حکمران بھی شیعہ تھے سلطان محمود غزنوی سے ہندوؤں کو لڑانے والے ملتان کے قرامطی بھی شیعہ تھے اور جعفر از بنگال و صادق از دکن...... ننگ ملت ننگ دین ننگ وطن بھی شیعہ تھے۔ دین الٰہی شروع کرنے والے بھی شیعہ تھے، حیدرآباد دکن کی حکومت ختم کروانے والے مرزا اسماعیل زین یا جنگ ہوش بلگرامی بھی شیعہ تھے، سلطان ٹیپو شہید کو دھوکہ سے شہید کرانے والے بھی شیعہ ہی تھے جس طرح میر صادق اور غلام علی لنگڑے نے سلطان ٹیپو شہید کے خلاف سازش کر کے ہندوستان میں انگریز کے ہاتھوں اسلامی اقتدار کا خاتمہ کیا یہ ایک طویل داستان ہے جس کا آغاز خلیفہ دوم اور خلیفہ سوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوا اور داماد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر تا ہنوز کتنے اہل اسلام شیعہ کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر چکے ہیں؟ موجودہ وقت میں مسلمانوں کی سب سے بڑی مسلم ریاست پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے والا عیاش حکمران یحییٰ خان بھی شیعہ تھا چونکہ شیعوں کی سلطنت کئی ایک ملکوں میں قائم ہو چکی ہے بلکہ مکمل مشرق وسطیٰ بھی شیعیت کی لپیٹ میں ہے سعودی عرب جو کہ ہمارے لئے اس قدر محترم ہے کہ ہم سعودی عرب کی سرزمین کو اپنی جان سے

مجھے کھٹکا اور پریشانی یہ ہے کہ آنے والے دور میں روافض، مسلم ممالک کو بہت تنگ کریں گے۔

بھی زیادہ عزیز جانتے ہیں، ہم کٹ سکتے ہیں اپنی جان کے ٹکڑے ٹکڑے کرا سکتے ہیں مگر اس مقدس سرزمین کی حفاظت کرنا اپنے ایمان کا ایک حصہ سمجھتے ہیں بلکہ سپاہ صحابہ پاکستان کے تیسرے سرپرست اعلیٰ مورخ اسلام محترم القام حضرت علامہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے شاہ فیصل ابن عبدالعزیز آل سعود کے حالات اور خدمات حرمین شریفین وغیرہا پر مشتمل ایک ضخیم ترین کتاب بڑی محنت سے لکھ کر پاکستان ہی نہیں بلکہ پورے برصغیر کے کونے کونے تک پہنچائی جسے فرمانروائے آل سعود نے بھی بہت ہی پسند کیا تھا...... مگر حالات وواقعات ملاحظہ کر کے ہمارے جسم میں ایک غیر معمولی کپکپی پیدا ہو جاتی ہے بے ساختہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ اسکا عینی تجربہ خمینی دور میں حرم مکہ مکرمہ کے دخول اور فسادات سے قبضہ جمانے کی صورت میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جسے پاکستان کے درویش صفت صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق نے اپنی عملی فراست سے نا کام بنا دیا تھا الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ حقائق ہیں کہ اب حرمین شریفین (سعودی عرب) کے شمال میں عراق واقع ہے اور عراق کے مشرق میں ایران اور مغرب میں شام واقع ہے اور یہ ممالک اس وقت عالم اسلام کے مراکز حرمین شریفین سعودی عرب کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں اور ان تینوں ملکوں میں باقاعدہ شیعہ حکومتیں قائم اور مستحکم ہیں الحمدللہ تا حال بلکہ تا قیام قیامت اس دنیا میں مرزائیوں کی حکومت قائم کرنے کے لئے کوئی احتمالات نہیں، سیدنا حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نوراللہ مرقدہٗ نے سچ فرمایا تھا کہ میں نے ہر مومن مسلمان کے دل میں رد مرزائیت کے لئے ایک بھاری اور مضبوط ایٹم بم ختم نبوت چھپا کر رکھ دیا ہے وہ ہر حالت میں اپنے مقرر وقت پر پھٹتا رہے گا اور مرزائیت اپنی موت آپ مرتی رہے گی حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان مقدس ہمارا ایمان ہے کہ ہر دور میں سچا ثابت ہوتا رہے گا ایک صدی سے محیط تحریک ختم نبوت اب اپنی کامیاب منزل کی طرف رواں دواں ہے مسلمانوں کے دل میں منکرین ختم نبوت کے مضمرات اب الم نشرح اور واضح ہو چکے ہیں مگر رافضیت اپنے نئے بال و پر پرانی قوت اور نئی طاقت کے ساتھ ایک مشکل ترین تحریک کی شکل میں اہل اسلام کے امتحان کے لئے اپنے غلیظ ترین اصول وقواعد سے لیس ہو کر میدان کارزار میں اتر چکی ہے مگر وائے افسوس کہ جو سکالر علماء حق رافضیوں کے نظریات انکی اپنی کتب میں ملاحظہ کر چکے ہیں وہ تو یکے بعد دیگرے شہادت کی لائن لگا چکے ہیں مگر جن حضرات نے اس مشکل ترین تحریک کے نظریات کا مطالعہ ہی نہیں کیا وہ اسلام کی پہلی اور آخری سبائی تحریک کی حمایت میں خوئے بدرا بہانہ بسیار کے تحت بڑی مشکلات کھڑی کر رہے ہیں جبکہ فقہ جعفریہ کی اہم ترین بات سنی، دشمنی ہی ہے اور بس اس سلسلے میں امام باقر کا ایک قول ہر چھوٹے بڑے سبائی کی زبان زد عوام بہت مشہور ہے:

ان الناس کلھم اولاد بغایا شیعنا

"شیعوں کے علاوہ باقی لوگ فاحشہ عورتوں کی اولاد ہیں" بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہا جاتا ہے کہ (ناصبی) سنی ولدزنا یعنی سنی حرامی بچہ ہے اور کتے سے بھی بدتر ہے۔

محترم قارئین یہ چند حوالہ جات بھی اپنے سینے پر ایک بھاری پتھر باندھ کر مشت نمونہ از خروارے کے طور پر قائم کئے ہیں ورنہ سبائی لٹریچر پڑھنے سے کیا صرف دیکھنے سے ہی منہ بھرتے جھوٹ پڑتی ہے۔

مدیر ماہنامہ لولاک ملتان کی توجہ کیلئے:

نہایت ہی افسوس ہے کہ ماہنامہ لولاک ملتان میں چند ایسے مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس سے تحریک ناموس صحابہ کو کمزور کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے جس میں خامنہ ای

چنانچہ اصول کافی شیعہ کے ایک بیان کا سہارا لیا گیا ہے جو دراں ان کے مذہب تقیہ کے اصول وضو اور ضرورتاً کا صحیح ترجمان ہے اور تقیہ کے منافقانہ پردوں میں چھپا کر شائع کروایا گیا ہے تقیہ کا مفہوم ہی خود شیعی شریعت میں واضح اور عیاں ہے کہ اصل اور حقیقی بات کو چھپا کر زبان سے کچھ اور ظاہر کر کے دوسرے مخاطبین کو بیوقوف بنا کر اپنا مطلب نکالا جائے یعنی تقیہ کا دوسرا واضح نام جھوٹ دھوکہ بازی اور منافقت ہے۔ تقیہ کے لغوی معنی "بچنا" ہیں مفہوم یہ ہے کہ اپنا مقصد نکالنے کے لئے کذب و افتراء کے پردوں میں سب حیلے بہانے بنا کر اہل سنت کو دھوکہ دے کر ثواب حاصل کیا جائے شیعہ مذہب کا نوے فیصد حصہ اسی دھوکہ بازی کا نام ہے اصول کافی جو شیعہ مسلک کی اصح الکتب کے لقب سے منسوب ہے حضرت جعفر صادق کا ارشاد یوں مرقوم ہے کہ:

ان تسعة اعشار الدين فى التقيه ولا دين

لمن لا تقية له

• کہ دین سبائی کے نو حصے تقیہ میں پوشیدہ ہیں اور جو شیعہ مسلک ہو کر تقیہ نہ کرے وہ فقہ جعفری کی مستند روایت کے مطابق بے دین ہے زندیق ہے اسکا سبائی دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں•

اس لئے متقدمین علماء سے لے کر متاخرین علماء تک سب متفق ہیں کہ سبائی مسلک یہودیت سے ماخوذ ہے بلکہ راسخ العلماء کا قول ہے کہ قادیانی دجال کی نبوت کا تصور بھی رفض کے اجراء نبوت سے ماخوذ ہے۔

الحمدللہ بندہ عفا اللہ عنہ کا مجلس احرار ہند کے ساتھ جمیع زعماء احرار کے ساتھ قلبی تعلق اور دلی انس رہا ہے مجھے بچپن سے قائدین بلکہ اراکین مجلس احرار اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے اور تقسیم ملک کے بعد بھی احرار حضرات کے ساتھ وابستہ رہا۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دیگر زعماء احراری کے ساتھ بہاولپور، رحیم یار خان، کراچی اور سکھر جیل میں جیل کے ساتھی کی حیثیت سے بزرگان احرار کے ساتھ رہا ہوں۔ تحریک ختم نبوت کے بعد لوہاری گیٹ نزد پولیس چوکی قاسم باغ ملتان قلعہ کے قریب جب مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کیا گیا اللہ تعالیٰ گواہ ہے الحمدللہ بندہ عفا اللہ عنہ نے کام کی اس ابتدا میں حسب استطاعت حصہ لیا اس دفتر سے اکثر صبح کو سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری دیا کرتا تھا بلکہ اس دوران حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی اسفار میں بطور خادم کے ساتھ ہوتا خصوصاً ڈیرہ غازی خان کے مکمل دورہ میں شریک رہا اس سفر کے بعد حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الحمدللہ اب مرزائیت کا ہم نے کچومر نکال دیا ہے اللہ تعالیٰ حضور، مقبول اور مبرور فرمائیں۔

اب مجھے کھٹکا اور پریشانی یہ ہے کہ روافض آنے والے دور میں مسلم ممالک کو بہت تنگ کریں گے جو خواب میں مجھے پورا منظر دکھایا گیا ہے پھر مجھے حکم فرمایا مولوی ارشاد تم پانچ آدمی حضرت مولانا محمد حیات فاتح قادیان کی معیت میں چوکیرہ جو کہ سرگودھا سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے وہاں حضرت مولانا سید احمد بخاری جو کہ ردسبائیت میں بڑی گہری نظر رکھتے ہیں کے پاس جا کر ردسبائیت کا مکمل کورس حاصل کرلو وقت آنے والا ہے اب اس کی اہم ضرورت ہے حضرت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ضروری فرمان کے تحت حضرت مولانا محمد حیات فاتح قادیان رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے فیصل آباد جامع مسجد ریلوے میں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ممدوح کے پاس ناشتہ کیا پھر وہاں سے سرگودھا اور چوکیرہ پہنچے یہاں کلیار قوم کی آبادی ہے اور یہ بڑے دیندار لوگ ہیں اس سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمارا خرچہ برداشت کیا اب اگر غور کیا جائے تو سیدنا حضرت امیر شریعت کو سبائیت کا خطرناک چہرہ جو خواب میں دکھایا گیا تھا ایک حقیقت کا روپ اور کامل عکس بن کر مسلمانوں کے سامنے عیاں ہو چکا ہے اس سلسلے میں محدث اعظم حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مقدس بھی اس کی تائید کرتا ہے، شاہ صاحب فرماتے ہیں:

محدث اعظم مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ اکثر اسلامی حکومتوں کی بربادی رفض کے ہاتھوں ہوئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے۔

اکثر تخریب السلطنة الاسلامیه على

يدى الرافض عليهم الله ولعنهم الله

یعنی اکثر اسلامی حکومتوں کی بربادی روافض کے ہاتھوں ہوئی اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس طرح اگر اسلاف علماء کے سبائیت سے متعلق ارشادات رقم کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب سامنے آسکتی ہے مگر افسوس اور حیرانگی ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی قیادت کو علماء امت کے یہ جمیع فرمودات سبائیت سے تعلق بڑھانے کے لئے ناکافی ثابت ہوئے ہیں؟ اس لئے ماہنامہ لولاک ملتان نے صفر الخیر کے شمارہ 2 جلد 15 میں دفاع صحابہ جیسی مقدس تحریک کو ایک یہودی موساد کے ایجنٹ کی بکواس سے یہ ثابت کرنے کی ایک سو فیصد غلط مذموم اور ناکام کوشش کی ہے کہ سپاہ صحابہ کا بانی بھی موساد سے ہے (سطر 22) جناب مدیر ماہنامہ لولاک سے عام مسلمان زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ سپاہ صحابہ کا دفاع سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ نے انجام دیا پھر حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہ کا دفاع فرمایا۔ آپؐ کے بعد صحابہ کرام نے سپاہ صحابہ کو قائم رکھا پھر اجماع امت آئمہ مجتہدین جمہور اہل اسلام نے اس کا تحفظ کیا اور ضرورت کے تحت پھر امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے سپاہ صحابہ بنائی جی ہاں! پھر یہ مقدس تحریک امیر عزیمت حضرت علامہ حق نواز جھنگوی نے بنائی اور لاریب تا قیام قیامت آنے والا ہر سنی مسلمان اپنے عقائد و نظریات ماخوذ قرآن وحدیث سے سپاہ صحابہ کی سرپرستی کے فرائض انجام دیتا رہے گا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ دفاع صحابہ اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں اور یہودیوں کی بکواسات کو ٹھکرا دیں اس مقدس تحریک کے لئے علماء کرام اور ورد مندان اسلام نے یکے بعد دیگرے قربانیوں کی لائن لگا دی ہے قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ اور احادیث شریف میں مناقب صحابہ کرام کی عظمت شان کا ترجمان ہے۔

مولانا عبدالمجید لدھیانوی سے درخواست:

شیخ الحدیث یادگار اسلاف استاذ العلماء عارف باللہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر خدمت اسلام کے لئے سلامت رکھیں آمین۔ حضرت مدظلہ کی خدمت اقدس میں نیاز مندانہ عرض ہے کہ آپ ضرور ضرور توجہ فرمائیں آنحضرت مدظلہ کی قیادت جو ہم سب کے لئے واجب الاحترام ہے سبائیت کو ماہنامہ لولاک ملتان کے اسلامی صفحات کے ذریعہ فروغ ہرگز نہیں ملنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ
امیر شریعت سے امیر عزیمت تک

فزت برب الکعبة

اللہ کے نام کو بلند کیا خوشی ہوگئی جس شہادت کا علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کو انتظار تھا جب وہ خوشی والی خبر آئی تو علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مسکرانا شروع ہوگیا مولانا عبدالرشید بلال نے دیکھا آپ میں سے کتنوں نے دیکھا میں نے جا کر دیکھا میں نے کہا اللہ نے کہا ہوگا علی شیر تو اگر شہادت پہ گولی کھا کر خوش ہوگیا ہے چہرہ تیرا مسکرا رہا ہے۔ اب میں قیامت کی صبح تک تیرا چہرہ مسکراتا ہی رکھوں گا۔ سبحان اللہ۔ ہم نے چارپائی پہ دیکھا مسکرا رہا تھا، ہم نے جنازہ پڑھا وہ مسکرا رہا تھا سبحان اللہ۔ ہم نے قبر میں اتارا وہ مسکرا رہا تھا، سبحان اللہ، ہم نے مٹی ڈالی تو خوشبو نے بھی مسکرا کر کہا وہ مسکرا رہا ہے۔ میں بھی مسکرا رہی ہوں۔ میں امام اہل سنت کے الفاظ پر ہی اختتام کرتا ہوں وہ فرماتے تھے۔

"وہ دیوانے محمد ﷺ کے میں دیوانہ صحابہ کا
وہ مستانے محمد ﷺ کے میں مستانہ صحابہ کا
وہ پروانے محمد ﷺ کے میں پروانہ صحابہ دا
لے شوق سے نام صحابہ دا
کر چرچا عام صحابہ کا
گر طلب ہے تجھے جنت جانے کی
پلہ تھام پلہ تھام صحابہ دا

☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسلام کے لئے تڑپا اور دنیا کو تڑپا گیا
چھپ گیا آفتاب شام ہوئی اک مسافر کی راہ تمام ہوئی

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

قائد جمعیۃ

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

آج محفل میں اس مردِ مجاہد کا ذکر خیر کیا جارہا ہے جو بچپن سے لے کر فراغت تک ذہانت اور فطانت کا پیکر تھا، فراغت کے بعد دنیا پر اسلام اور اولین مخاطبین قرآن صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا رکھوالا بن گیا جو بات بچی دل میں آئی برسر منبر کہی، حق و صداقت کا علم بردار ہوگیا، اسلام کا خدمت گار ہوگیا، دن و رات ایک کر گیا، وہ زبان اور قلم دونوں سے حق کی ترجمانی کرتا رہا تھا، اسکی خاطر وہ گھومتا رہا، مشرق و مغرب ایک ہی آواز لگاتا رہا، اسلام سچا مذہب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، صحابہ کرام واہل بیت معیار حق ہیں، ان کے اعمال اور افعال اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ہیں، ان پر تنقید کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے، وہ مردِ مجاہد ایسا تھا کہ جو حق سمجھا اس کو بیان کیا۔ باطل پر شیر اسلام بن کر حملہ آور ہوا، اسلام کے دفاع کے لئے پہاڑ اور مضبوط چٹان بن کر کھڑا ہوگیا، علماء حق کا وکیل بن گیا، غریبوں کا غم خوار بن گیا، اسکی آواز مکہ میں گونجی، چاند کے مسئلہ پر سعودی حکومت کو ان کی بات ماننا پڑی، وہ بات کا پکا تھا، وعدہ کا سچا تھا، وہ درویش تھا، وہ قلندر تھا، انکی ادا سہانی تھی، وہ جہد مسلسل کا پیکر تھا، ان کی وفا وس کا پڑھ اور سن کر کہنا پڑتا ہے:

ہم ان کی نوازشوں سے محروم ہو گئے
ان اشکبار آنکھوں کو صبر و قرار کہاں

اکابر علماء اور بزرگ جب ان کے حالات سناتے ہیں تو قلم حرکت میں آجاتا ہے اور زبان بول پڑتی ہے:

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے تیرا سفر

ان کے وصال کے بعد سب ہی نے کہا وہ سچا تھا، اس کی آواز بچی تھی، اس کا کردار سچا تھا، اسکی بات خالص تھی وہ پختہ عقیدہ والا تھا وہ کردار کا غازی تھا، زبان حال بول پڑتی ہے:

اٹھ جائیں گے اس بزم سے کچھ ایسے بھی جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

وہ علم و فضل کے پہاڑ تھے، وہ جہاں جاتے علماء اور مدارس میں اپنا ٹھکانہ بناتے تا کہ امیر لوگ جب ملاقات کے لئے آئیں تو مساجد اور مدارس کا تعارف ہو، میں ان کے حالات پر جب نگاہ ڈالتا ہوں تو صدا بلند ہو جاتی ہے:

ہے زباں میری مگر اس میں صدا ہے تیری
نغمہ زن تُو ہے میری ساز میں کیا رکھا ہے
نوک پر خار سے پوچھو وہ گواہی دیں گے
ہم نے کانٹوں میں بھی گلزار کھلا رکھا ہے

انہوں نے جب باطل کو للکارا تو کفر ایوان بالا میں قادیانی اور لاہوری دونوں غیر مسلم قرار دیے گئے، ان کی محنت دیگر اکابر کا تعاون اور امت کا اتحاد کام آ گیا۔ میں صرف اس مرد غازی اور شیر سرحد کی آواز میں جب باطل کی سرکوبی سنتا ہوں تو بول پڑتا ہوں:

عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں
وہ جنکی یاد دل سے بھلائی نہ جائیگی

میرے لئے اعزاز:

اللہ کا احسان رہا کہ اس مرد غازی کی سوانح حیات پانچ سو بارہ صفحات پر شائع کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی، یہ اس چمن میں اس مردِ مجاہد پر پہلی ایک کرن تھی، جو اللہ کے فضل و کرم سے شائع ہوئی اور دوسری تحریک ختم نبوت میں ان کا مجاہدانہ کردار کے نام سے

ہے

دونوں

مسجد جب تک تعمیر نہ ہوا اس کی جگہ کے تعین میں اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن مسجد کی تعمیر کے بعد اس میں اختلاف کرنا جائز نہیں ہے

کتابیں

مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ سے مل

سکتی ہیں ان میں مرحوم کی بے مثال زندگی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاریخ کے نقوش ذہن میں گھوم رہے ہوں گے کہ یہ اسلام کا ترجمان سالار تحفظ ختم نبوت جمعیت علماء اسلام کا ناظم اعلیٰ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کا ممبر شیر اسلام کون ہو سکتا ہے؟ جی ہاں زبان بول پڑی، ہاتھ نے حرکت کی، قلم نے لکھ دیا وہ مجاہد اسلام، وکیل صحابہ واہل بیت پیکر اخلاص حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ہیں، وہ ایک تحریک، ایک انجمن، ایک جماعت، ایک کردار، ایک آواز، ایک جرات کا نام تھے۔ حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے جملے اور ارشادات حاضر خدمت ہیں کہ وہ اپنی زبان سے کیسے پیارے جملے ارشاد فرماتے رہے۔

(1) ہم اس ملک میں صرف اسلام چاہتے ہیں:

جمعیت کے ذمہ دار عہدیدار کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں کہ ہم اس ملک میں صرف اسلامی نظام چاہتے ہیں اور ہم نے مغربی جمہوریت اور اشتراکی سوشلزم کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔

(ماہنامہ تبصرہ لاہور صفحہ 19 اپریل 1949)

(2) بڑی بات:

اصلاحی خدمات کا جب ذکر کیا جاتا تو حضرت فرماتے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے تو بڑی بات ہے۔

(ترجمان اسلام لاہور صفحہ 4۔ 7 نومبر 1949)

(3) مرزائیت کے خلاف:

حضرت نے نہایت فخر سے کہا اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کے عظیم قبضے کے مقابلہ میں صوبہ سرحد میں خدمت کی توفیق عطا کی۔

(ترجمان اسلام لاہور صفحہ 4۔ 7 نومبر 1949)

(4) سچے مسلمان:

ان شاء اللہ پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی، بس شرط صرف اتنی ہے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان بن جائیں۔

(اخبار الجمعیت راولپنڈی 15 نومبر 1974ء)

(5) پاکستان کے لئے دُعا گو:

حضرت ہزاروی نے فرمایا کہ مفتی صاحب (حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ جہاں تک قیام پاکستان سے قبل کا تعلق ہے ہم اور ہمارے اکابر قیام پاکستان کے مخالف تھے لیکن جب پاکستان بن گیا تو ہمارے اکابر اس کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لئے دعا گو رہے۔

(اخبار الجمعیت راولپنڈی 15 نومبر 1947)

(6) پاکستان مسجد کی مانند ہے:

حضرت مدنی (شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ) نے خط لکھا جو انوار مدینہ لاہور میں شائع ہو چکا ہے، جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ مسجد جب تعمیر نہ ہو اس کی جگہ کے تعین کہاں بنائیں؟ کیسی بنائیں، کس جگہ میں بنانے سے زیادہ فائدہ

ہو گا جگہ مناسب کہاں ہے)، میں اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن مسجد کی تعمیر کے بعد اس میں اختلاف کرنا جائز نہیں۔

(اخبار الجمعیت راولپنڈی 15 نومبر 1947ء)

(7) لڑکی کی عزت بچانا سب رشتہ داروں بلکہ گاؤں والوں کی بھی ذمہ داری ہے

حضرت ہزاروی رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پاکستان کی مثال اس لڑکی سی ہے جس سے شادی کرنے پر لڑکے کے والدین اور رشتہ دار ناراض ہیں اور لڑکا بضد ہے، رشتہ داروں کی ناراضگی کے باوجود اس لڑکی کو بیاہ کر گھر لے آتے ہیں، کوئی اس لڑکی کو اغوا کرنے کی کوشش کرے تو لڑکی کے والدین اور رشتہ دار یہاں کے گاؤں والے سب مل کر اس کی عزت و آبرو بچانے کی کوشش کریں گے۔ (اخبار الجمعیت راولپنڈی 15 نومبر 1947ء)

(8) پاکستان اللہ کی نعمت ہے:

قطب زمانہ حضرت لاہوری (شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ) پاکستان کو خدا کی نعمت قرار دیا کرتے تھے، مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ جب حضرت پاکستان کو خدا کی نعمت قرار دیتے تھے تو خود میرے دل پر بوجھ پڑتا تھا لیکن بعد میں سمجھتا تھا کہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت حکومت اور ملک بھی ہے قطع نظر اس بات کے کہ یہ نعمت جب ہمیں حاصل ہو گئی تو ہم اس کا استعمال ناجائز طریقے سے کرتے ہیں لیکن بہر حال حکومت خدا کی نعمتوں میں سے نعمت ہے۔

(اخبار الجمعیت راولپنڈی 15 نومبر 1947ء)

(9) مقابلہ:

بنوں میں مدرسہ تجوید القرآن میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہم اسلام اور ملک کی سالمیت کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا مقابلہ کریں گے۔

(الجمعیت 27 ستمبر 14 اکتوبر 1947ء)

(10) ختم نبوت کیلئے جو کام کیا ہے وہ اللہ جانتا ہے

ہم نے تحفظ ختم نبوت اور مرزائیوں کے خلاف جو کام کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وقت یہ ثابت کرے گا کہ ہم نے بھرپور جدوجہد کی ہے، دوسرے لوگوں نے صرف قرارداد پیش کی جبکہ ہم نے اسمبلی میں بل پیش کیا ہے۔

(الجمعیت 27 ستمبر 14 اکتوبر 1947ء)

(11) پاکستان اور اسلام لازم وملزوم ہیں:

ہم افغانستان کی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں لیکن ہم اپنے ملک کے اندرونی معاملات میں کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے تاہم میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جب تک ملک میں مکمل اسلامی نظام نہ ہو اس وقت تک ملک ترقی نہیں کرسکتا، پاکستان اور اسلام لازم وملزوم ہیں پاکستان میں اسلامی نظام کے سوا اور کوئی نظام رائج نہیں کیا جاسکتا

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ساتھ کمیونزم، سوشلزم کی پیوند کاری کی قطعاً ضرورت نہیں ہے

جو لوگ لادینی نظریات کا پرچار کر رہے ہیں یا اس ملک میں سیکولر نظام رائج کرنے کی فکر میں ہیں عوام ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے

(الجمعیت 27 ستمبر 14 اکتوبر 1947ء)

(12) پاکستان پہ کلہاڑا نہیں چلنے دیا جائیگا:

پاکستان بننے کے بعد اس کی حفاظت کو ہم مذہبی بنیادوں پر اہمیت دیتے ہیں اور اس وجہ سے ہم ملک کی نظریاتی اساس پر کسی کو کلہاڑا چلانے کی اجازت نہیں دیں گے پاکستان کے مزید حصے بخرے کرنے کا مطلب اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔

(الجمعیت 27 ستمبر 14 اکتوبر 1947ء)

(13) مرد مومن کی ایمانی فراست:

یوں تو مجاہد ملت بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے بے شمار ایسے واقعات ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں جن کی زندگی کے چند گوشے سامنے لا رہے ہیں جو آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

☆ حضرت ہزاروی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مسٹر بھٹو جیت گئے تو میں سیاست چھوڑ دوں گا، مولانا ہزاروی رحمہ اللہ کی اس بات کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر دیا، حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ جیت گئے اور بھٹو ہار گیا۔

(14) حقیقت میں جیت:

1937ء کے الیکشن میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ ہار گئے مگر اسی دن عجیب بات ہوئی کہ کنیاں میں مناظرہ شیخ الحسنین شیعہ مجتہد سے ہوا جس میں حضرت غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ جیت گئے اور وہ ذاکر ناکام ہوا مولانا اس الیکشن کی ہار پر فرمایا کرتے تھے وہ شکست میری زندگی کی سب سے بڑی جیت تھی۔

(مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 58)

مرزا غلام احمد سب سے بڑا جھوٹا ہے اسلام میں تحریف کرنا اس کا سب سے بڑا منصوبہ تھا۔

(مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 44)

(16) صحیح اسلام:

صحیح اسلام چاہتے ہیں تو وہ وہی ہے جو سرور کائنات ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیکھ کر امت تک پہنچایا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ادھر اُدھر ہوا وہ جہنم میں گیا، پاکستان تب ہی مضبوط ہو سکتا ہے جب ہم یورپین تہذیب کو اپنانے کی بجائے مدینہ منورہ سے اپنا تعلق قائم کریں جو شاخ درخت سے کٹتی ہے، وہ سوکھ جاتی ہے۔

(مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 106)

(17) خانہ کعبہ میں تقریر سب مسلمان ایک:

مولانا حج پہ گئے، ساتھ اہلیہ محترمہ بھی تھیں، یوم الحج جمعہ کو تھا حکومت نے جنتری وکیلنڈر کے حساب سے ہفتہ کا اعلان کر دیا، حضرت رحمہ اللہ کو اطلاع لوگوں نے دی کہ جمعرات کو چاند دیکھا ہے حضرت نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور عوام کو متوجہ کر کے پہلے عربی پھر اردو پھر پشتو میں ایک پر جوش تقریر کی جس کا خلاصہ یوں تھا کہ اسلام کے ایام عبادت چاند دیکھنے پر مقرر ہیں، کسی کیلنڈر، جنتری یا کسی شاہی حکم کے ماتحت نہیں چونکہ عوام کی اکثریت نے چاند خود جمعرات کی شب دیکھا ہے اس لئے شرعی احکام کے مطابق میدان عرفان میں یوم الحج بروز جمعہ ہوگا، قافلے کی قیادت میں خود کروں گا، جو مسلمان میرے ساتھ متفق ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں چونکہ تقریر تین زبانوں میں ہوئی تھی اس لئے حرم شریف کا تمام مجمع مولانا کا ہمنوا بن گیا، اس اعلان سے مکہ شریف کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک عظیم الشان ہلچل مچ گئی حکومت نے رات گیارہ بجے دوبارہ اعلان کیا کہ حج بروز جمعہ کو ہوگا مولانا کی اس جرات رندانہ پر ساری دنیا کے موجود مسلمان شکر گزار اور حیران ہوئے۔

(مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 110)

(18) رُخ بدل گئے:

عائلی قوانین پر حضرت مولانا کی تقریر نے اراکین اسمبلی کے رخ تبدیل کر دیئے اور اسلام کا پرچم پھر بلند ہوا۔

(مزید تفصیل حوالہ بالا صفحہ 110 تا 113 رنگ برنگی بیاض گزگی سوانح مولانا ہزاروی)

(19) اسلام سے دوری کا اصل سبب:

موتمر اسلامی مصر میں 1964ء میں یادگار تقریر میری ناقص رائے میں اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ موجودہ دور کے مسلمانوں کی عمومی بے عملی ہے مسلمانوں نے روزمرہ کی زندگی میں اسلامی اعمال وشعائر سے عملی طور پر بالکل بغاوت اور روگردانی اختیار کر رکھی ہے، نیز اخلاقی طور پر بھی موجودہ وقت کے کفار سے موجودہ دور کے مسلمان کسی طرح سے مختلف نہیں۔ بقول شاعر مشرق وضع میں یہ ہیں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

(مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 129)

بقیہ صفحہ نمبر 42 پر

پاکستان تب ہی مضبوط ہو سکتا ہے جب ہم یورپین تہذیب کو اپنانے کی بجائے مدینہ منورہ سے اپنا تعلق قائم کریں جو شاخ درخت سے کٹتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے۔

شمع رسالت کے پروانوں کا اجتماع

رپورٹ محمد اشرف ساجد شیخوپورہ والوی

ایک آٹھ سال کے بچے نے ہزاروں کے اجتماع میں بلا جھجک سورۃ الاخلاص سنا کر گیا وزیر داخلہ کے غرور وتکبر کو خاک میں ملا دیا

12 ربیع الاول 1432ھ بروز بدھ نماز عشاء مین بازار شیخوپورہ میں آمد رسالت مآب ﷺ کے سلسلہ میں سالانہ پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس، عزت وعظمت شان وشوکت سے منعقد ہوئی، سب سے پہلے سیہ کار سلام عقیدت پیش کرنا اخلاقی و مذہبی فرض کا جزو اعظم سمجھتا ہے...... محترم القام شہید ناموس صحابہ جناب حافظ محمد اشفاق شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور ان کے ہم نام عزت مآب حافظ محمد اشفاق گجر صدر اہل سنت والجماعت ضلع شیخوپورہ، اور جانشین شہید ناموس صحابہ حافظ محمد عباس شہید رحمۃ اللہ علیہ، قائد شیخوپورہ سیف بے نیام علامہ حافظ محمد اشرف طاہر، سیکرٹری اطلاعات پنجاب، عزت مآب مولانا عبدالعلیم ربانی، عزت مآب مولانا عبدالصمد، عزت مآب قاری محمد عبداللہ ودیگر جماعتی عہدیدار، کارکنان، محبان صحابہ سیاسی، سماجی ومذہبی شخصیات کو جنہوں نے دگرگوں حالات میں اتنی بڑی کانفرنس کا بیڑہ اٹھایا، یقیناً شب وروز محنت کی...... تو مالک الملک نے کامیابی بھی ایسی دی کہ...... راقم یہ سمجھتا ہے جب سے سپاہ صحابہ معرض وجود میں آئی اس وقت سے آج تک پورے ملک میں سپاہ صحابہ کے جلسوں میں بلا مبالغہ...... ہزاروں اور لاکھوں افراد کی شرکت ریکارڈ پہ موجود ہے...... لیکن کم از کم راقم نے انٹرنیشنل کانفرنسوں کے علاوہ اتنا بڑا مجمع نہیں دیکھا، اور پھر یہ تمغہ بھی غالباً...... الحمدللہ اسی ضلع کو حاصل ہوتا ہے کہ پوری مرکزی اور پنجاب کی صوبائی قیادت اس کانفرنس میں شرکت فرماتی ہے، سیہ کار جب نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد اپنے درجنوں دوستوں کے ہمراہ جلسہ گاہ میں پہنچا تو یوں محسوس ہوا کہ سب سے آخر میں پہنچنے والے شاید ہم ہی ہیں، لیکن چند ہی لمحوں بعد سیہ کار کی یہ سوچ محض وہم ثابت ہوئی...... جب آس پاس کے علاقوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دیوانے چھوٹے بڑے قافلوں میں جلسہ گاہ میں داخل ہوتے دکھائی دیئے...... جلسہ گاہ طویل ہونے کے باوجود جلسہ انتظامیہ سے کھلے لفظوں میں بڑی دلیری سے تنگی کی شکایت کر رہی تھی، کافی دیر مقامی علماء کرام وخطباء حضرات وبزرگان دین شہر کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا اور ساتھ ساتھ ہر آنے والے مہمان کی آمد کی خوشخبری بھی سنائی جاتی رہی، شمع رسالت ﷺ کے پروانوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دیوانوں کا ولولہ، جوش وجذبہ اس وقت دیدنی تھا جب قائد پنجاب شہزادہ اہل سنت مولانا شمس الرحمن معاویہ اسٹیج پر تشریف لائے پورے اجتماع نے روایتی جوش وجذبہ کے ساتھ کھڑے ہو کر بھرپور نعروں میں اپنے قائد کا استقبال کیا، قائد پنجاب نے پیغمبر اعظم ﷺ، ہادی عالم ﷺ، رحمت کائنات ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ نمودار ہونے والے انقلاب پہ جامع گفتگو فرمائی، اشاعت اسلام کے لئے نبی رحمت ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش آمدہ حالات وواقعات، مصائب والم کو بیان فرما کر ماضی وحال کے اہل حق علماء کرام پہ دین حق کی پاداش میں حکمرانوں کے ڈھائے ہوئے ظلم وستم کو بیان فرما کر سامعین سے صبر اور استقامت کا عہد لیا، ان کے بعد محبوب السامعین حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کو دعوت خطاب دی گئی، ماشاء اللہ عثمانی صاحب نے تو محفل میں ایک ناقابل بیان رنگ بھر دیا، اپنے مخصوص طرز ترنم سے پنجابی زبان میں خطاب اور موقع کی مناسبت سے اشعار بالخصوص معروف صوفی بزرگ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الاولیاء حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے شمع رسالت ﷺ کے پروانوں میں ایک نئی ہلچل پیدا ہوئی اور بلا مبالغہ ہزاروں سامعین رات گئے جاگنے کے لئے تازہ دم ہو گئے، ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ مداح صحابہ ضیاء اللہ عثمان کی زبانی نعتوں نظموں میں ایک کشش تھی جس سے سماں بندھ گیا...... سیہ کار سٹیج سے دور بیٹھا تھا اسٹیج پہ بیٹھے ہوئے حضرات نظروں کے سامنے ہونے کے باوجود پہچانے نہیں جاتے تھے، یکایک ایک گونج کہ تیری آواز میری آواز حق نواز اٹھی اور شرکاء جلسہ کھڑے ہو گئے، چند منٹوں بعد اعلان ہوا تو پتہ چلا کہ قائد ملت اسلامیہ امیر عزیمت بانی تحریک دفاع صحابہ حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند صاحبزادہ مولانا مسرور نواز جھنگوی اسٹیج پہ پہنچے ہیں، نعروں کی اتنی گونج تھی کہ خود مسرور صاحب کو مائیک پہ آ کر کہنا پڑا کہ نعرے بند کر دیں ورنہ حلفیہ کہتا ہوں کہ میں واپس چلا جاؤں گا، صاحبزادہ مسرور صاحب کو دیکھ کر پرانے زخم ہرے ہو گئے، حضرت امیر عزیمت رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر علامہ حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ تک قیادت ودیگر عہدیداران و کارکنان کی جدائی کے صدمہ نے نڈھال کر دیا، محترم صاحبزادہ نے اپنے لئے موضوع کا انتخاب کیا کہ "میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام" برادرم مسرور صاحب نے امام الانبیاء سید الاولین والآخرین ﷺ کے ذاتی نام "محمد ﷺ" کے رموز واسرار بیان فرمائے اور پھر کہا...... صاحب اسم محمد ﷺ کے ساتھ حقیقی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے دل وجان سے محبت کی جائے، اور رسالت مآب ﷺ نے اپنی جماعت اپنے شاگردوں کی تربیت کچھ اس انداز میں فرمائی کہ وہ ہدایت کا مجسمہ بن گئے، تو حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے خود فرمایا: یہ ہدایت یافتہ جماعت ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اتباع کرو گے تم بھی ہدایت پاؤ گے اور کامیاب وجاؤ گے۔ مولانا مسرور نواز کے خطاب میں تلخی کی جھلک بھی دکھائی دی، تاہم صاحبزادہ نے سامعین پہ زور دیا کہ تمام علماء کرام کا ایسا ادب واحترام کریں کہ دشمن بھی آپ کے مؤدب ہونے کی مثال اور دلیل دینے پہ مجبور ہو جائے۔ راقم سیہ کار کہتا ہے کہ اکابر علماء کرام، مشائخ عظام کا ادب واحترام ہم الحمدللہ مثالی طور پر کرتے ہیں...... حافظ القرآن حضرت شیخ محمد عبداللہ درخواستی کا پڑھایا ہوا یہ سبق ہمارے دل ودماغ پہ نقش ہو چکا ہے:

الدین کلہ ادب۔ بارہا یہ تلخ تجربہ ہوا کہ کئی مذہبی جماعتوں کے کارکن جو سیہ کار کے قریبی دوست ہیں ارشارۃً کنایۃً...... ہماری قیادت وکارکنان سے متعلق انہیں دوستوں کی ذہنی تنگی انہی کی زبانی سننے کا موقع ملا لیکن...... واللہ یہ سوچ کر کہ اگر موقف وکاز سے اختلاف رکھنے والے فقط انگلی کے پوروں پہ گنے جاسکتے ہیں تو تائید کرنے اور کامیابی کی دعائیں کرنے والے بلا مبالغہ دائرہ شمار میں نہیں آسکتے، پھر تائید کنندہ محض اپنے ہی کارکن (جن کو فقط جذباتی وجنونی کہا جاتا ہے) نہیں بلکہ وقت کے غوث، قطب، ابدال، مشائخ، ائمہ اربعہ کے مقلد وغیر مقلد، سلسلہ ہائے اولیاء صوفیاء سے منسلک بزرگان دین، علماء، مفسرین، محدثین، محققین، مفکرین، مناظرین ومفتیان کرام ہیں۔ مذکورہ حضرات کے فتاوٰی اور فیصلہ جات کو ہمارے قائدین نے مسجد ومحراب سے لے کر ملک کے کونے کونے سے پارلیمنٹ ہاؤس تک اور ملک کی سرحدیں کراس کرتے ہوئے پوری دنیا کو سنایا اور بتایا ہے پورا عالم جانتا ہے کہ قائدین اہل سنت والجماعت نے یہ مشن وموقف بنایا نہیں...... ہم الحمدللہ ہر حال میں ادب واحترام کا مجسمہ بنے رہے ہیں ابھی تازہ محاذ جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان (ماہنامہ لولاک) نے کھولا ہے پوری سنی قوم اس سے آگاہ ہی نہیں بلکہ کوفت اور اضطراب میں مبتلا ہے کہ لولاک کے نگران اعلیٰ اور انتظامیہ نے جس اقلیت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اتنا بڑا جہاد (ان کے بقول) کیا ہے کہ سپاہ صحابہ (کالعدم) اور جیش محمد ﷺ کو موساد کی پیداوار قرار دیا اور نمبر وار جو دلائل دیئے گئے یہ انگلی کس پہ اٹھتی ہے؟...... ہم اگر عرض کریں گے تو بے ادبی سمجھی جائے گی اور یہی کچھ حضرت نگران

صاحب نے فرمایا بھی ہے کہ ان میں یعنی ہمارے اندر تربیت کا فقدان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زبان، قلم ذہن کی عکاس ہوتی ہیں ...... جس کا اظہار کھل کر سامنے آ گیا، لیکن لولاک کے صفحہ اول پہ جن برگزیدہ ہستیوں کے اسماء درج ہیں وہ مجاہدین ختم نبوت، شہداء ختم نبوت جو کہ یہ محبت نبوی ﷺ میں اس قدر مستغرق تھے کہ ان کو اگر خیر القرون کی یادگار، سلف صالحین کا نمونہ، اسلامی مزاج و مذاق کی جاگتی تصویر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت اور طرز زندگی کے ساتھ گہرا تعلق اور علم و فضل کا بحر بے کراں اپنے سینوں میں جذب کرنے کے باوجود تواضع، فنائیت وللہیت کی مثال تھے، مختصر یہ کہ ان کی پوری کیفیت کو الفاظ کا جامہ پہنانا ہمارے قلم و زبان سے ایک جملہ بھی نکل گیا ...... اگر چہ وہ حقائق ہوں گے لیکن پھر وہی چلا ہوا کارتوس کہ یہ بے ادب ہیں۔ پھر چل جائے گا، لہٰذا ہماری خاموشی ہے اور پورا عالم جانتا ہے کہ چند مثالیں پیش کر کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں حقائق پہ پردہ ڈال دیا گیا ہے اور فیصلہ ان شاء اللہ احکم الحاکمین کی عدالت میں ہوگا۔ سپاہ صحابہ (کالعدم) کے مرکزی رہنما وکیل اصحاب رسول شہنشاہ خطابت حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی اسٹیج پہ تشریف لائے تھے پہلے سے کہیں بڑھ کر عقیدت و محبت جوش و خروش سے ان کا استقبال کیا گیا، حضرت رحمانی کا خطاب تو واقعی لاجواب تھا، کہ پیغمبر انقلاب ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل انسانیت کی حالت کیا تھی، انسانیت کی درندگی، توہمات و بت پرستی، عجیب قسم کی مصنوعی عبادات، احمقانہ رسم و رواج، معمولی سی باتوں پہ قتل و غارت، زنا شراب ڈکیتی، راہزنی اور تمام برائیوں کا غلبہ، عورت کی مظلومیت اور اسکی درگوری، اور زمانہ بھر میں رائج خرافات، عرب و عجم کے معاشی حالات کو بیان فرما کر بعثت نبوی ﷺ کے ساتھ ہی زمانہ بھر میں انقلابی تبدیلی کو بیان فرمایا، پھر حضرت رحمانی نے اپنی زندگی، اپنی جماعت یعنی اہل سنت والجماعت کے قیام کا مقصد و مشن یعنی انقلاب پیغمبر ﷺ کے اولین متاثر اور ختم نبوت کے عینی گواہ، درسگاہ نبویہ کے انقلابی طلباء حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ، علمی و عملی میدان میں ان کی جانفروشیوں اور نصرت خداوندی سے ان کی کامیابیوں کو بیان فرما کر کارکنوں کو بیدار ہوشیار رہنے کی تاکید اور اعادہ کیا اور یہ بھی فرمایا کہ دشمنان پیغمبر ﷺ و اصحاب پیغمبر ﷺ کس طرح چالاکی اور مکارانہ چالوں سے اہلسنت والجماعت جو کہ سواد اعظم کی صفوں میں گھسنے اہل سنت والجماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے اپنے گندے عزائم میں کامیاب ہونے کی ناکام کوشش میں شب و روز مصروف عمل نظر آتا ہے، مولانا رحمانی نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص تحریر سے یا تقریر کے ذریعے ہمیں یہ طعنہ نہ دے کہ ہمارے دلوں سے بڑوں کا احترام نہیں ہو رہا ہے، ہمارے بڑوں کا احترام ہماری رگ رگ میں رچا بسا ہوا ہے ہماری جان جا سکتی ہے لیکن بڑوں کا ادب و احترام نہیں جا سکتا، راقم سیہ کار کہتا ہے کہ ہمارے علماء مشائخ و قائدین نے ہماری تربیت جس طرح فرمائی ہے کہ خود اس پہ عمل پیرا ہو کر دکھایا ہے، قال اللہ و قال الرسول ﷺ کا درس دے کر تحفظ ناموس

الحمدللہ ہم کسی ایجنسی کے ایجنٹ نہیں بلکہ گواہانِ نبوت، وفاداران نبوت، حضرات صحابہ کرامؓ کے ایجنٹ ہیں اور جب تک جسم و جاں کا رشتہ ہے ان کے ایجنٹ اور نوکر ہی رہیں گے۔

رسالت ﷺ و ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے جیلوں عقوبت خانوں کی اذیتیں و تکالیف اٹھا کر اور بالآخر شہادت کے خون کا سہرا اپنے سروں پہ سجا کر ...... مداح صحابہ جناب محمد قاسم گجر نے اپنا کلام سنایا اور ہاں یاد رہے کہ اس کانفرنس میں پریس کلب ضلع شیخوپورہ کے جنرل سیکرٹری محمد عظیم یزدانی نے بھی اظہار خیال کیا ...... اہل سنت والجماعت کی تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کو آپس میں اتحاد کی دعوت دی اور خود مشن جھنگوی شہیدؒ پہ اطمینان کا اظہار کیا، محترم جناب اسٹیج سیکرٹری نے اہل سنت والجماعت کے ایک پہلوان کو خطاب کی دعوت دی، جو علم و عمل رعب و دبدبہ اور گرج میں واقعی ایک پہلوان بلکہ چیمپئن ہیں یوں کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ بسطۃ فی العلم والجسم کی تصویر ہیں۔ فخر اہل حق وکیل صحابہ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب مدظلہ، مولانا صاحب چونکہ اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے علماء کرام، قائدین، کارکنان و سامعین کا اتنی بڑی تعداد میں تشریف آوری پہ شکریہ ادا کیا اور جذبہ حب رسالت مآب ﷺ و صحابہ کرامؓ پہ ان سب کو سلام پیش کیا، داد تحسین پیش کی، ضلعی انتظامیہ کے خصوصی تعاون پہ دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ...... قائد شیخوپورہ حافظ محمد اشفاق گجر کو آج میلاد کے جلوس کے شرکاء کی جانب سے بدتمیزی اور نازیبا الفاظ و حرکات کہنے پر میلاد کے متوالوں کو خبردار کیا کہ آج تو ہم تمہیں معاف کرتے ہیں لیکن آئندہ ایسا ہوا تو پھر شدید ردعمل ہوگا۔ واضح رہے آج شیخوپورہ کے کچھ مقامات پہ میلادالنبی ﷺ کے جلوس کے شرکاء کی جانب سے اہلسنت

معروف صوفی بزرگ میاں محمد بخشؒ اور سلطان الاولیاء حضرت سلطان باہوؒ کے کلام سے شمع رسالت کے پروانوں میں ایک نئی ہلچل پیدا ہوئی اور ہزاروں سامعین رات گئے تک جاگنے کے لئے تازہ دم ہو گئے۔

والجماعت کے عہدیداران سے چھیڑ چھاڑ کی گئی اور پھر فیروز وٹواں میں بھی مسلک اہلحدیث کی مسجد پہ پتھر مار کر مسجد کے شیشے کھڑکیاں وغیرہ توڑی گئی تھیں، مولانا اشرف طاہر نے یہ بھی فرمایا کہ غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ حضرت امیر شریعت کی ایک للکار کی پیداوار ہے اور غازی حق نواز شہید رحمہ اللہ حضرت امیر عزیمت کی ایک للکار کی پیداوار ہے، رات کا پچھلا پہر تھا، نیند کا غلبہ ہونا ایک فطری اور بشری تقاضا ہے رات کا جاگنا بہت ہی مشکل کام ہے بس وہی ذات جاگ سکتی ہے جو نیند اور اونگھ سے پاک ہے، رات کے اس وقت میں تو انسان اعصابی طور پہ بھی کمزور ہو جاتا ہے، بس مالک الملک ہی ہر کام کی توفیق دیتا ہے، یہاں جاگنے کی توفیق بھی اس ذات اقدس نے عنایت فرمائی، انتظار کی گھڑیوں میں سے کچھ گھڑیاں کم ہوئیں اور سرمایہ اہل سنت تحریک دفاع و مداح صحابہ کی جان صاحب التحقیق والتدقیق حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی اسٹیج پہ جلوہ افروز ہوئے، سیہ کار غور سے جائزہ لیتا رہا کہ ہر آنے والے قائد کا استقبال پہلے سے شاندار ہو رہا ہے، علامہ مسعود الرحمٰن عثمانی نے اپنے سوا گھنٹے کے خطاب میں انقلاب پیغمبر ﷺ، بعثت نبوی ﷺ مقصد آمد رسول ﷺ، سنت رسول ﷺ، اتباع رسول ﷺ، شاگردان رسول ﷺ، غلامان رسول ﷺ، محبان رسول ﷺ کی شان، احوال و واقعات، جماعتی کاز میں پیش قدمی، سیاسی مذہبی اکٹھ جوڑ اور پالیسیوں پر تبصرہ فرمایا، عثمانی صاحب کے خطاب کے دوران ہی انتظار کی ساری گھڑیاں ختم ہو گئیں جن کی آمد کے لئے نماز عشاء کے بعد سے اب تک تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان سب کی آسیں امیدیں پوری ہوئیں کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے محبوب قائد علامہ امیر عزیمت کی مسند کے وارث پُرخطر وادیوں کے بے خطر مسافر، شہزادہ اہل سنت شہزادہ پارلیمنٹ جرنیل اہل سنت علامہ محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ کے جانشین، قائد ملت اسلامیہ مولانا محمد احمد لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے بس استقبالی نعروں کا ایک طوفان اٹھا ہر طرف نیا ولولہ جوش و جذبہ عقیدت و محبت کا اظہار ہونے لگا، کچھ دیر بعد حضرت قائد محترم مائیک پہ تشریف لائے خطبہ فرمایا ساتھ ہی آس پاس کی مساجد کے میناروں سے صدائے اللہ اکبر گونجنا شروع ہو گئی، اور یہاں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مہمان خصوصی کا خطاب اسی وقت ہی شروع ہوتا ہے، حضرت قائد محترم نے نہایت اختصار مگر جامع انداز میں انقلاب پیغمبر ﷺ، عظمت اصحاب پیغمبر ﷺ بیان فرمانے کے بعد حالات حاضرہ بالخصوص وزیر داخلہ رحمٰن ملک کی اوچھی باتوں کا مدلل جواب دیا فرمایا، وزیر داخلہ کا محبوب وظیفہ یہ ہے کہ میں (علامہ لدھیانوی صاحب) اور میری جماعت دہشت گرد ہے، پوری دنیا بالخصوص پورے ملک کی عوام کے سامنے یہ چیلنج کرتا ہوں وزیر داخلہ صاحب کسی چوک، چوراہے، کسی میدان میں، عدالت میں، کسی ٹی وی چینل کے یا کسی بھی محاذ پہ مجھ سے مناظرہ کر کے مجھے اور میری جماعت کو دہشت گردی میں ملوث ہونا ثابت کر دیں میری سزا گولی ہے اور ہزاروں لوگوں کو میڈیا کو ایجنسیوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں میرا خون حکومت وقت پہ معاف ہے۔ تمام ایجنسیاں شروع سے (یعنی جس وقت سے ہماری جماعت معرض وجود میں آئی ہے) آج تک سینکڑوں مرتبہ تفتیش ہو چکی ہے اور حکمرانوں کو رپورٹ بھی دے چکی ہیں لیکن پھر بھی وزیر داخلہ اپنی واہیات و لایعنی باتیں کرنے سے باز نہیں آ رہا وہ وزیر داخلہ جس کو سورۃ

بقیہ صفحہ نمبر ...

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث کے آئینہ میں

حافظ عبدالرحمن ابھروی

آج کا مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کیا بیان کرسکتا ہے کہ ان مقدس ہستیوں کے فضائل و مناقب میرے پیارے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمائے ہیں، ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب صرف میرے پیارے نبی ﷺ نے ہی بیان نہیں فرمائے بلکہ ان مقدس ہستیوں کے فضائل و مناقب میرے رب ذوالجلال نے بھی بیان فرمائے ہیں اور میرے رب ذوالجلال نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ویسے ہی بیان نہیں فرمائے بلکہ اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طرح طرح کے امتحانوں میں مبتلا کیا اس بات کی گواہی میرے رب کا قرآن بھی دیتا ہے تو قربان جایئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت پر کہ انہوں نے بھی امتحان میں کامیاب ہونے کا حق ادا کردیا۔ تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امتحانوں میں مکمل طور پر کامیاب ہوگئے تو پھر اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کامیابی اور ابدی جنت کا سرٹیفکیٹ دنیا ہی میں عطا فرمادیا میرے رب کی آخری کتاب (قرآن مجید) بھی صحابہ کرام کی کامیابی وکامرانی اور ابدی جنت کے مستحق ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ چنانچہ مختلف مقامات پر مختلف انداز سے صحابہ کرام کے کامیاب ہونے کی قرآن مجید گواہی دیتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ والانصارِ الذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه.

لقد رضی الله عن المومنين اذ يبايعونک تحت الشجرة

"اور جو مہاجرین و انصار (ایمان لانے میں سب سے) مقدم ہیں اور بقیہ امت میں جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی وخوش ہوا۔

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی وخوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ ﷺ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کررہے تھے۔

ایک اور موقع پہ ارشاد فرمایا:

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنكم في الارض

"(اے اہل ایمان) تم میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو روئے زمین پر اقتدار و حکومت عطا فرمائے گا۔

ایک اور مقام پہ ارشاد فرمایا:

للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئک هم الصادقون

"اور ان حاجت مند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً وظلماً) جدا کردیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ سچے ہیں۔

> **صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب صرف میرے پیارے نبیؐ نے ہی بیان نہیں فرمائے بلکہ ان مقدس ہستیوں کے فضائل ومناقب میرے ربِ ذوالجلال نے بھی بیان فرمائے ہیں**

ایک اور مقام پہ ارشاد فرمایا:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم

وعد الله الذين امنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجراً عظيما

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز (سخت) اور آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کررہے ہیں کبھی سجدہ کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی، اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان سے کافروں کو غصہ دلائے اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ سے کہ جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کررہے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کررکھا ہے۔

ایک اور مقام پہ ارشاد فرمایا:

وكلا وعد الله الحسنىٰ

"(اللہ تعالیٰ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ سب سے کررکھا ہے۔

اور اسی طرح اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن میں یوں فرمایا:

ثانی اثنين اذهما في الغار اذ يقول لصاحبه لاتحزن ان الله معنا

"(مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع پر) دو آدمیوں میں ایک آپ ﷺ تھے جس وقت کہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب کہ آپ ﷺ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے تم غم نہ کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

اسی طرح دوسرے مقامات پر قرآن مجید صحابہ کرام کی کامیابی وکامرانی اور جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا

اولئک هم الفائزون اولئک هم الراشدون اولئک هم المومنون حقا رضی الله عنهم ورضوا عنه اولئک حزب الله اولئک هم خير البرية

غرضیکہ قرآن مجید کی متعدد آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کامیاب وکامران اور جنتی ہونے کی گواہی دیتی ہیں تو جن کے کامیاب وکامران ہونے کی گواہی قرآن مجید دے تو ان کے کامیاب وکامران ہونے میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح حضور ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا اور طعن وتشنیع کا نشانہ بنانے والے کے لئے بہت سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے رفقاء اور ساتھی بھی منتخب فرمائے اور پھر ان رفقاء میں سے کچھ کو میرا وزیر اور کچھ کو میرا رشتہ دار بنایا اور کچھ کو میرا مددگار پس جس شخص نے ان کو برا کہا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، اللہ تعالیٰ نہ تو اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ اس کا فدیہ یا یہ کہ نہ نفل اس کا مقبول ہوگا اور نہ فرض۔

اسی طرح حضرت عبداللہ ابن معقل رضی اللہ عنہ کی

> **اللہ کی آخری کتاب جابجا صحابہ کرامؓ کی کامیابی وکامرانی اور ابدی جنت کے مستحق ہونے کی گواہی دیتی ہے**

حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے (پوری امت کو خطاب کرکے) فرمایا اللہ سے ڈرو پھر اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے حق میں میرے بعد تم ان (صحابہ) کو نشانہ ملامت نہ بنانا (یاد رکھو) جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے تو وہ میری وجہ سے ان کو دوست رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے تو وہ مجھ سے دشمنی رکھنے کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے خدا کو اذیت پہنچائی تو وہ دن دور نہیں جب خدا اس کو پکڑے گا۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ میں سے جو شخص جس زمین میں مرے گا وہاں اپنی قبر سے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس زمین کے لوگوں کو جنت کی طرف کھینچ کر لے جانے والا ہوگا اور ان کے لئے نور (جنت کا راستہ دکھانے والا) ہوگا۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنے صحابہ کے درمیان اختلاف کے بارے میں پوچھا جو (شریعت کے فروعی مسائل میں) میرے بعد واقع ہوگا تو اللہ نے وحی کے ذریعہ مجھ کو آگاہ کیا کہ اے محمد ﷺ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے صحابہ میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے (جس طرح) ان ستاروں میں سے اگرچہ بعض زیادہ قوی یعنی زیادہ روشن ہیں لیکن نور (روشنی) ان میں سے ہر ایک میں ہے (اسی طرح صحابہ میں سے ہر ایک اپنے اپنے مرتبہ اور اپنی استعداد کے مطابق نور ہدایت رکھتا ہے) پس جس شخص نے (علمی وفقہی مسائل میں) ان اختلاف میں سے جس چیز کو بھی اختیار کرلیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں (پس تم ان کی پیروی کرو) ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو حقیقت یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اصحاب محمد ﷺ کو برا نہ کہو در حقیقت ان کو (اپنی عبادتوں کا) یہ مقام حاصل ہے کہ ان کا ساعت بھر کا نیک عمل تمہارے پوری عمر کے نیک عمل سے بہتر ہے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کرام ؓ پر تنقید اور طعن وتشنیع کرنے والے کے لئے بہت سخت وعیدیں سنائی ہیں۔

چنانچہ حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ ؓ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہاری بری حرکت پر اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ: بلاشبہ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ کے بارے میں گستاخ ہیں۔

ان احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو کہ صحابہ کرام ؓ کے فضائل ومناقب پر دلالت کرتی ہیں۔

ان آیات قرآنی اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس پُرفتن دور میں صحابہ کرام ؓ کا دفاع کرنا لازم ہے اس لئے کہ صحابہ کرام ؓ دین کی اساس ہیں اور دین کی پہچان ہیں اگر صحابہ محفوظ ہوں گے تو دین بھی محفوظ رہے گا اگر صحابہ محفوظ نہیں ہوں گے تو دین بھی محفوظ نہیں رہے گا اس لئے کچھ بدبخت اور عقل سے عاری لوگ صحابہ کرام ؓ کو دین سے دور کرنا چاہتے ہیں تاکہ دین ختم ہوجائے اس لئے ہم سب کا دینی فریضہ بنتا ہے کہ صحابہ کرام ؓ کا دفاع کریں جو در حقیقت دین کا دفاع ہے۔

الحمدللہ آج کے اس گئے گذرے دور میں بھی صحابہ کرامؓ کا دفاع کرنے والے موجود ہیں لیکن صحابہ کے دشمنوں نے اور ہمارے حکمرانوں نے اس دور میں بھی صحابہ کرام ؓ سے محبت کرنے والوں پر طرح طرح کے مصائب ڈھائے لیکن قربان جائیے صحابہ کے ان سچے محبان اور عاشقوں پر کہ انہوں نے یہ تمام ظلم وجبر برداشت کرکے یہ اعلان کیا کہ یہ سب ظلم وجبر برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن صحابہ کرام ؓ کا دامن نہیں چھوڑا جاسکتا تو جب صحابہ کرام ؓ کے ان سچے وفاداروں اور عاشقوں نے صحابہ کرام ؓ کے دفاع کی خاطر سب تکالیف اور مصائب برداشت کیے تو جس طرح اللہ رب العزت نے صحابہ کرام ؓ کو آزمانے کے بعد ان کے لئے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دیدی تو اسی طرح اللہ رب العزت نے صحابہ کرام ؓ سے محبت کرنے والوں اور ان کے متبعین کو آزما کر کامیاب قرار دیا ان عاشقان صحابہ میں سے کس کس کا تذکرہ کروں ان عاشقان صحابہ میں حال ہی کے میرے قائد جبل استقامت جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ بھی ہیں کہ جن کے بارے میں میرے پیرو مرشد مجاہد اسلام حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ نے خواب دیکھا ،خواب میں حضرت ہزاروی مدظلہ کو امی عائشہ ؓ کی زیارت ہوئی تو حضرت ہزاروی مدظلہ نے امی عائشہ صدیقہ ؓ سے پوچھا کہ امی آپ کیسے آئی ہو تو امی عائشہ صدیقہ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بیٹے اعظم طارق کو لینے آئی ہوں اور اسی طرح امام اہل سنت وارث علوم لکھنوی حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ کی قبر مبارک سے خوشبو کا آنا اور اسی طرح قائد سندھ مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہید ؒ کی قبر مبارک سے بھی خوشبو کا آنا یہ ان کے کامیاب ہونے کی دلیل ہے گویا کہ ان خوشبوؤں کو ظاہر کرکے اللہ رب العزت دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس پرفتن دور میں ان کے نقش قدم پر چل کر تم بھی ابدی کامیابی حاصل کرسکتے ہو الحمدللہ اس وقت بھی صحابہ کرام ؓ کے عاشق اور صحابہ کرام ؓ پر جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے مسلمان قائد اہل سنت جرنیل اہل سنت سفیر امن حضرت علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کی قیادت میں متحد ہیں اور قائد محترم کے ہر حکم پر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اللہ رب العزت ہمارے قائد محترم کی قائدانہ صلاحیتوں میں اور اضافہ فرمائے اور اللہ رب العزت ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)

جن شخصیات کے کامیاب وکامران ہونے کی گواہی قرآن مجید نے دے دی ہے ان کے کامیاب ہونے میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ صحابہ دشمنوں کی دھوکہ دھی

الخطاب ؓ ان کے بعد اعلیٰ درجہ کے مالک ہیں ۔مولانا عبدالرحمن جامی اور حافظ ابونعیم محدث کے بارے میں جو میں نے تاویل ذکر کی ہے اللہ تعالیٰ نے کثرت درود شریف کی برکت سے مجھ پر ان کا القاء کیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ،اپنے محبوب ﷺ اور محبوب کے محبوبوں کی محبت میں ہی زندہ رکھے اسی حال میں موت آئے اور کل قیامت میں اسی کیفیت کے ساتھ میدان حشر میں جائیں ۔(آمین)

(از کتاب میزان الکتب صفحہ 166 تا 178)

نوٹ:

گزشتہ شمارہ نمبر 12 میں حافظ ابونعیم کے بارے میں اس کے شیعہ ہونے کے بارے میں لکھا جاچکا ہے۔اس بات کی وضاحت ایک تاویل کی صورت میں مولانا محمد علی نقشبندی ؒ نے اس مضمون کی آخری سطور میں فرمادی ہے یہی وضاحت کافی ہے۔

بقیہ غلام غوث ہزارویؒ

(20) پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری:

ہمارے پیارے حضور ﷺ نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے، مزدوروں کے حقوق کا خود بھی تحفظ فرمایا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے۔

(مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ کی مذہبی وسیاسی خدمات صفحہ 161)

(21) اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے:

اس ملک خداداد میں ایسا قانون بنایا جائے کہ جو شخص انبیاء ؑ، صحابہ کرام ؓ اور اولیاء کرام ؒ کی توہین کرے اسے سخت سے سخت سزا دی جائے ،اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ساتھ کمیونزم ،سوشلزم ،جمہوریت کے پیوند کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ہم اس شخص پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں جو ہمیں سوشلسٹ کہے گا اور ہم اس کو یہودی کہیں گے جو انسان اللہ کے اس مکمل ضابطہ حیات کو نہیں مانتے وہ حیوانوں سے بدتر ہیں۔

تلخ نامہ

فرزند ابوسفیان، برادر امیر معاویہ، امیر فلسطین

سیدنا حضرت یزید رضی اللہ عنہ

تحریر: محمد عرفان الحق اسلام آباد

"آپ بھی سوار ہو جائیں یا مجھے بھی پیدل چلنے کی اجازت دے دیں"

جواب ملا:

"مجھے سوار ہونے اور تمہیں پیدل ہونے کی ضرورت نہیں میں تو ہر قدم کو راہ باری تعالیٰ میں شمار کر رہا ہوں۔"

وہ دونوں پروقار انداز میں آہستہ رفتار کے ساتھ شہر سے باہر جانے والے راستے پر چل رہے تھے ایک شخص پیدل اور دوسرا سوار تھا۔ پیدل چلنے والا شخص اپنے سوار ساتھی کو ایسے نصیحتیں کر رہا تھا جیسے کوئی شفیق باپ اپنے بیٹے کو لمبے سفر پر رخصت کرتے وقت نصیحت کرتا ہے، وہ کہہ رہا تھا:

"تمہیں شام میں تارک الدنیا راہب ملیں گے تم ان سے تعرض کرنا نہ ہی ان کی رہبانیت سے، بیچ سے سر منڈوانے والے لوگوں سے اگر جنگ میں واسطہ پڑے تو ان کے سر کے اسی (خالی) حصہ پر تلوار کا وار کرنا۔" سوار انتہائی انہماک سے یہ ہدایات سنتا جا رہا تھا، پیدل شخص خلیفہ رسول، خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق ؓ تھے جنہوں نے حضرت سیدنا یزید ؓ کو شام کی طرف لشکر کشی کرنے والی فوج کا امیر مقرر کیا تھا اور اب حضرت یزید بن ابوسفیان کو الوداع کہنے کچھ دور، ان کے ساتھ چل رہے تھے۔

سیدنا یزید ؓ صاحب دار الامن سیدنا ابوسفیان کے بڑے بیٹے اور امیر المومنین سیدنا معاویہ ؓ کے بڑے بھائی تھے۔ آپ کی کنیت ابو خالد اور لقب خیر تھا۔ آپ انتہائی متقی اور سلیم الطبع شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے لقب کی وجہ سے حضرت اقدس یزید الخیر سے مشہور تھے، فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل و اشرف ترین جنتی طبقہ یعنی صحابہ کرام ؓ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ یا یوں سمجھیں کہ گلشن محمدی ﷺ کے معطر اور خوش نما پھول اور آسمان نبوت کے ستاروں میں شامل ہوئے دیگر صحابہ ؓ سمیت قرآن کریم کی تقریباً سات سو آیات کے مصداق بنے۔ غزوہ حنین میں نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کفر کے مقابلہ پر آئے، اس غزوہ کے مال غنیمت سے خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدنا یزید ؓ کو چالیس اوقیہ سونا/چاندی اور ایک سو اونٹ مرحمت فرمائے۔ نگاہ محمد ﷺ، سیدنا یزید ؓ کی خداداد صلاحیتوں کو بھانپ چکی تھی اسی لئے آپ ﷺ نے بنی امیہ کے اس ممتاز اور اعلیٰ صفات و صلاحیت کے مالک سیدنا یزید کو بنی فراس کی امارت سونپ دی۔

عہد رسالت میں حضرت یزید ؓ کو اپنی گوناگوں صلاحیتوں کے استعمال کا موقع قدرے کم میسر ہوا اس لئے دور صدیقی ؓ و دور فاروقی ؓ میں سیدنا یزید ؓ نے مکمل کر اپنی

یحییٰ خان نامی شیعہ ڈکٹیٹر نے وطن عزیز پاکستان کو دولخت کیا اس کا یہ سیاہ کارنامہ تاریخ شیطنت میں بہت نمایاں ہے، کیا یحییٰ کے سیاہ کارنامہ کی وجہ سے بچوں کا نام یحییٰ رکھنا چھوڑ دینا چاہئے؟

فراست و ذہانت اور دانش مندی دلیری کے جوہر دکھائے سیدنا ابوسفیان ؓ کے قابل قدر فرزند اور امیر المومنین سیدنا معاویہ ؓ کے بڑے بھائی سیدنا یزید الخیر نے کفار کے خلاف جہاد میں سیدنا خالد بن ولید سیف اللہ، فاتح مصر، سیدنا عمرو بن العاص ؓ اور امین الامت سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح ؓ من عشرہ مبشرہ کی معیت میں شجاعت و تدبر سے بڑے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو آب زر سے تحریر کرنے کے لائق ہیں آنجناب ﷺ کی دی

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے شام کی طرف لشکر کشی کرنے والی فوج کے امیر سے کہا تمہیں بیچ سے سر منڈائے ہوئے لوگوں (ملنگوں) سے جنگ میں واسطہ پڑے تو تلوار سے سر کے اسی حصہ پر وار کرنا۔

ہوئی مدبرانہ تجاویز سے فتوحات شام میں زبردست مدد ملی، جنگ یرموک میں ایک فوجی دستہ کے قائد سیدنا یزید ؓ تھے، خلیفہ ثانی امام وجلالت سیدنا عمر فاروق اعظم ؓ نے اپنے سنہری دور خلافت میں سیدنا یزید ؓ کو سرزمین انبیاء یعنی فلسطین کا امیر بنایا، بصرہ، اجنادین اور اردن کی مہمات میں سیدنا خالد بن ولید ؓ، سیدنا عمرو بن العاص ؓ اور سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح ؓ جیسے جری اور مایہ ناز جرنیلوں اور سپہ سالاروں کے ساتھ حضرت سیدنا یزید ؓ بھی قدم بہ قدم نہ صرف شامل رہے بلکہ ان نا قابل تسخیر کمانڈروں کے ساتھ حیرت انگیز اور امتیازی خدمات انجام دیں۔

اسلامی تاریخ میں "یزید" نام کے 100 سے زائد صحابہ کرام ؓ کا تذکرہ موجود ہے، لسان نبوت ﷺ نے کتنی مرتبہ ان صحابہ کو یا یزید کہہ کر پکارا ہوگا؟

18ھ کے اواخر یا 19ھ کے اوائل میں سرزمین شام پر یہ عبقری شخصیت رفیق سیف اللہ و امین الامت یعنی سیدنا ابو خالد یزید الخیر بن ابی سفیان دنیا سے رخصت ہوئے۔

صحابہ کرام ؓ وہ عظیم قرآنی شخصیات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی لسان صداقت سے جنت کی بشارتیں دنیا میں ہی دے دی تھیں یہ حضرت محمد ﷺ ہی کی صحبت کا فیض ہے کہ تمام صحابہ کرام ؓ کو امت مسلمہ، عادل اور جنتی تسلیم کرتی ہے۔ صحبت نبوت ہی کا کرشمہ ہے کہ صحابہ کرام کی قرآن و سنت میں بیان کی گئی عظمت کو کوئی مضبوط سے مضبوط روایت بھی داغدار نہیں کر سکتی کیونکہ قرآن و صحیح احادیث کا جھوٹا ہونا ممکن ہی نہیں اسی لئے صحابہ کرام ؓ کی تقدیس و تعظیم کے خلاف بلا استثنیٰ ہر ایسی روایت قابل رد ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمیں چاہئے کہ ہم ہر شرعی مسئلہ کو قرآن و سنت اور تعامل صحابہ کے معیار پر پرکھیں اور اس کے مقابلہ میں تقدس صحابہ کے خلاف مستند سے مستند روایت کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیں کیونکہ پہاڑ اپنی جگہ سے تو ٹل سکتا ہے مگر قرآن و سنت کی تعلیمات مبنی بر کذب نہیں ہو سکتیں آج کل ہر طرف اسلام کی جڑیں کاٹنے کی مذموم کوششیں ہو رہی ہیں کہیں یہ ناپاک جسارتیں مبینہ کافر کر رہے ہیں اور کہیں تقیہ و کتمان اور کذب کے پردوں اور نقابوں میں چھپے نام نہاد مسلمان جن میں اہل تشیع اور قادیانی سرفہرست ہیں۔

اس پرفتن دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان صحابہ کرام ؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن و سنت سے اپنی زندگی کے ہر قدم پر رہنمائی حاصل کریں اور نسل نو کو اسلام کی لازوال تعلیمات سے آگاہ کریں۔ نوجوان نسل کو کم از کم اپنے عقائد و اعمال میں انتہائی مضبوط اور غیر متزلزل ہونا چاہئے تاکہ وہ آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہیں۔ مسلم امہ کے اسلامی تشخص کو پارہ پارہ کرنے کے لئے یہ سازشیں دور نبوت و خلافت سے جاری ہیں اور اب ان میں کچھ عرصہ سے تیزی آ رہی ہے ان سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاں عصری تقاضوں کا پورا کرنا ضروری ہے وہاں دینی طور پر بھی ہمیں علم و حکمت اور ہدایت و جرات کے روشن چراغوں یعنی صحابہ کرام ؓ اور اہل بیت اطہار ؓ کی حیات مبارکہ سے رہنمائی لینے کی ضرورت ہے مگر خاطر خواہ اور موثر طور پر یہ امر اس وقت پورا ہوگا جب ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے اذہان و قلوب میں عظمت صحابہ و اہل بیت کی شمع روشن ہوگی اس لئے ہمیں ہر موڑ پر نبی ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت کے ہر ہر فرد کی عظمت

وبزرگی کو معیار بنانے کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں جہاں صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی حالات زندگی کا مطالعہ ضروری ہے وہاں یہ بھی اہم ہے کہ مسلم امہ اپنے بچوں کے نام ان جلیل القدر ہستیوں کے مبارک ناموں پر رکھے، یہ ذہن میں رہے کہ بلا استثنیٰ ہر صحابی و اہل بیت اطہار کا نام مستند ہے کیونکہ اگر کسی کا نام صحیح نہیں ہوتا تھا تو نبی کریم ﷺ حلقہ اسلام میں آنے کے بعد اس کا نام تبدیل فرما دیتے تھے اس کی عام مثال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قبول اسلام سے پہلے عبدالکعبہ یعنی کعبہ کا بندہ تھا، شرف اسلام سے فیض یاب ہونے کے بعد نبی ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما کر عبداللہ رکھا امہ اپنے بچوں کے نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیتؓ اطہار کے مبارک ناموں پر رکھنے سے ہر طرف سے سوال ہوا کرے گا کہ اس نام کا کیا مطلب ہے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد عقیقہ کے وقت نام رکھا جاتا ہے تو ہر کوئی پوچھتا ہے کہ کیا نام ہے؟ پوچھنے والے کو جب کسی صحابی یا اہل بیت کے فرد کے نام پر رکھا گیا بچے کا نام معلوم ہوگا تو اس کے دل میں ضرور عظمت صحابہ و اہل بیت کی شمع روشن ہوگی۔

> غزوۂ حنین کے مال غنیمت سے آنحضورؐ نے سیدنا یزید ابن ابوسفیانؓ کو 40 اوقیہ سونا اور 100 اونٹ مرحمت فرمائے اور بنی فراس کی امارت سونپ دی۔

آخر میں عنوان کے حوالہ سے عرض ہے کہ سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی صحابی رسول ہیں آپ کے نام نامی اسم گرامی پر بھی نام رکھا جاسکتا ہے اور اس زمانہ میں رکھنا چاہئے تا کہ اس عظمتوں والے نام کا احیاء ہو سکے اور امت کو علم ہو سکے کہ صرف ایک "یزید" نہیں ہے بلکہ یہ نام تو کئی صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ اطہار کے حلقہ احباب کا بھی تھا۔ آج کل ایک ریت چل پڑی ہے کہ عوام خواص کو فقط واقعہ کربلا سے منسوب نام یزید ہی یاد ہے اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے یزید نام رکھنے سے پہلو تہی کی جاتی ہے ماضی قریب میں یحییٰ خان نامی شیعہ ڈکٹیٹر نے وطن عزیز پاکستان کو دولخت کیا اس کا یہ سیاہ کارنامہ تاریخ شیطنت میں بہت نمایاں ہے کیا یحییٰ خان کے اس سیاہ کارنامہ کی وجہ سے یحییٰ نام نہیں رکھنا چاہئے؟ یحییٰ تو ایک عظیم المرتبت پیغمبر کا نام ہے جو کہ قرآن کریم میں بھی آیا ہے اسی طرح نبی ﷺ نے جانے کتنی دفعہ سیدنا یزیدؓ سمیت یزید نام کے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی نام سے پکارا ہوگا۔ باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیتؓ اطہار کے مبارک ناموں کی مانند اسم یزید بھی کئی مرتبہ زبان رسالت سے بولا گیا ہوگا ۔

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نامی کتاب میں ایک سو صحابہ کرام کا تذکرہ ہے جن کا نام یزید تھا اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ اطہار کے نقش قدم پر چلنے والا بنا دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

گستاخان صحابہ کا عالمی تعاقب

ابو تعظیم عدیم

اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں امیر عزیمت شیر اسلام علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تربت پر جنہوں نے اپنی مومنانہ بصیرت و فراست کے ساتھ دشمنان صحابہ ٹولے کی سازشوں اور منصوبہ سازیوں کا بروقت ادراک کرتے ہوئے سپاہ صحابہ پاکستان کے عنوان سے مدح صحابہ اور تحفظ ناموس صحابہ تحریک کا عملی آغاز صرف 29 نوجوان نفوس کے ہمراہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے امیر عزیمت کا حق پرمبنی پیغام ملک بھر کے اہل سنت کے دل کی آواز اور دھڑکن ثابت ہوا مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے پیغام کی صداقت نے جہاں اہل سنت عوام کو متاثر کیا وہاں وقت کے جید اکابر علماء نے بھی امیر عزیمت کے مشن اور نظریے کی بھرپور تائید فرمائی جھنگ کی سرزمین پر پہلی آل پاکستان دفاع صحابہ کانفرنس کے موقع پر جہاں ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی وہاں پر تمام سنی مکاتب فکر کے جید علماء نے امیر عزیمت کے مشن اور کاز کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کیا، بالخصوص مخدوم الامت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہٗ نے حضرت امیر عزیمت کی ہر طرح سے حمایت کا اعلان کیا اور شیخ وقت حافظ الحدیث حضرت درخواستی نوراللہ مرقدہٗ نے ہر موقع پر امیر عزیمت کے مشن اور کاز کی تائید اور حمایت فرمائی۔ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقاریر میں گستاخ صحابہ کو برملا اور قرآن وسنت کے دلائل سے مبرہن کر کے خارج از ایمان اور کافر کہا جس پر کچھ نام نہاد دانشوروں اور قلم فروشوں نے طرح طرح سے قدغنیں اور الزامات لگائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک حق گو اور درویش مرد مجاہد کی لاج رکھنے کا غیبی انتظام فرما دیا چنانچہ مولانا حق نواز جھنگوی کی وہ آواز جو پاکستان کی دھرتی پر مسجد حق نواز کے میناروں سے گونجا کرتی تھی ایران کے ایک بدبخت قرآن کی چند حرکات بد کے نتیجہ میں مسجد نبوی ﷺ کے خطیب شیخ عبدالرحمٰن حذیفی کی زبان سے مسجد نبوی ﷺ کے میناروں سے گونجتی سنائی دی، جی ہاں اسے تائید خداوندی ہی کہا جائے کہ عالم اسلام کی ممتاز اسلامی یونیورسٹی کے شیخ ڈاکٹر احمد محمد طیب نے ایرانی نائب صدر حمید بقائی سے ملاقات سے صاف انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ ایران کے شہر کاشان کے اندر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ملعون قاتل ابو لولو فیروز کی علامتی یادگار "مزار بابا شجاع" کے نام سے موجود ہے شیخ جامعہ الازہر کے اس اقدام کو علماء ازہر کی جانب سے زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اس علامتی مزار کے انہدام تک کسی بھی ایرانی عہدیدار سے ملاقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور علماء کی طرف سے یہ فیصلہ بھی سامنے آیا کہ ایران کے ساتھ اس وقت تک بات چیت نہ کی جائیگی جب تک ایران عقائد اہل سنت کو گزند پہنچانے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی جیسے امور کو ترک کرنے کی ضمانت فراہم نہیں کرتا۔

(از روزنامہ اسلام لاہور 9 اکتوبر بروز ہفتہ 2010ء)

جی ہاں! یہ مشن جھنگوی کی صداقت ہی کا ثبوت ہے کہ سعودی عرب کی سپریم علماء کونسل نے اپنے تازہ اور متفقہ فتوے میں گستاخ صحابہ کو خارج از ایمان اور کافر قرار دیدیا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس فتویٰ پر علماء کونسل کے تمام اراکین کے دستخط بھی موجود ہیں کسی ایک عالم کی طرف سے بھی اختلافی ریمارکس نہیں پائے گئے۔

(روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ اسلام لاہور، روزنامہ اذکار اسلام آباد 12 اکتوبر بروز منگل 2010ء)

آج امیر عزیمت اس دنیا میں موجود ہوتے تو عالم اسلام کے عظیم اداروں کی طرف سے اپنے مشن اور نظریے کی تائید اور خدا کی اس غیبی نصرت پر اپنے رب کے حضور سربسجود نظر آتے لیکن موت کا لمحہ ایک اٹل حقیقت ہے جس کا اظہار خود حضرت امیر عزیمت اپنی تقاریر میں ان الفاظ کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ایمان اور عقیدہ ہے کہ جو رات قبر میں ہے وہ باہر نہیں آ سکتی۔ لیکن حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی روح آج اپنے نظریے کے فروغ اور آبیاری پر یقیناً مسرور اور شاد ماں ہوگی۔

آخر میں تحریک ناموس صحابہ کے کارکنوں اور وابستگان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہداء کے خون شہادت کی لاج رکھنے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

آیئے آج ہم اپنے رب کے حضور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر سربسجود ہو جائیں اور مشن جھنگوی کی تکمیل کا عزم لے کر ایک نئے جذبے اور ولولے کے ساتھ اپنی قیادت کے قدم بقدم اور شانہ بشانہ اپنا کردار ادا کریں۔

میں اپنے حکمرانوں سے بھی دست بستہ گزارش کروں گا کہ جن لوگوں کے پاس پہاڑ سے وزنی دلائل اور ٹھوس شواہد موجود ہوں وہ گولی اور گالی پر یقین کیسے رکھ سکتے ہیں؟ خدارا ان نوجوانوں کو دہشت گردی کے طعنے دے کر، فورتھ شیڈول جیسے جنگل کے قانون کا شکنجہ ڈال کر اور چادر اور دیواری کے تقدس کو پامال کر کے غلط اور تشدد کے راستے پر گامزن نہ کیجئے۔ ایک مخصوص لابی کے دباؤ اور اشاروں پر علامہ محمد احمد لدھیانوی جیسے سفیر امن انسان کو پابند کرنے کے فیصلہ نے مثبت اور اچھے اثرات پیدا نہیں کئے ہیں شاید ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب عاقبت نااندیش حکمران طبقہ پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہو۔

کونڈوں کی حقیقت

محمد سلیم فاروقی

صحابہ دشمنوں کی ناپاک جسارت جس طرح پہلے ہی عیاں ہے اس کے غلیظ ذہن اور غلیظ قلم کا ٹارگٹ اور ہدف صرف اور صرف ایک ہی رہا ہے۔ حالات جو بھی ہوں اس کی سوچ اور ذہن میں شر بڑھتا ہی رہتا ہے وہ اپنی تمام تر توانائیاں بغض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خرچ وصرف کردیتا ہے۔ اگر ہم تمام چیزوں سے قطع نظر کرلیں آل یہود کے صرف تہواروں کا بنظور جائزہ لیں تو کوئی صاحب فکر ونظر ایسا نہیں ہوگا جس کا ذہن یہ فیصلہ نہ کرے کہ اس فرقہ کے جو بھی تہوار ہیں تمام کا پس منظر اور نتیجہ صرف اور صرف ایک ہے اور وہ عداوت وبغض صحابہ کرامؓ ہے۔

ان کے تہواروں میں سے ایک تہوار رجب المرجب کے آخری عشرے کے دوسرے دن یعنی 22 رجب المرجب ہے۔ باقاعدہ طور پر اس تہوار کے لئے دشمنان صحابہ تیاری کرتے ہیں اور 22 رجب صبح صادق طلوع ہوتے ہی یہ لوگ خوشیاں منانا شروع کردیتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی دعوت دیتے ہیں اور ان کو مٹھائیاں کھلاتے ہیں۔

ان کو دیکھ کر بعض ہمارے مسلمان بھائی بھی اپنی سادگی ظاہر کرتے ہوئے وہ بھی انتظامات شروع کردیتے ہیں۔ کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی اس تہوار کی تہہ کو جان لیتے تو سسکیاں لے کر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردیتے اور ایسے قبیح اور بُرے فعل کا ارتکاب نہ کرتے۔

کونڈوں کا حقیقی راز

تحقیق وتجسس کا مادہ انسان کے اندر قدرت نے ودیعت رکھا ہوا ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اُمتِ مسلمہ اپنے مذہب کی بقاء کے لئے بھی اس فطری جذبے کو بیدار کرے جب دشمن مکار ہو تو مسلم اُمّہ کو بھی چوکنا اور ہوشیار باش ہونا پڑے گا۔ ورنہ خاموش مزاجی اور بے فکری تو مُسلم امہ کو حقیقت سے نکال دے گی۔

زیر بحث موضوع کو اگر ہم تاریخ کے آئینے میں دیکھیں کہ 22 رجب المرجب کا تہوار کیا ہے؟ یہ کونڈے امام جعفر صادقؒ کیا ہیں؟ تو پتہ چلتا ہے کہ اس دن کو اہمیت بخشنے اور قابل یادداشت رکھنے کا ایک ہی واقعہ رونما ہوا ہے اور وہ ہے امیر شام، کاتب وحی وراز دار نبیؐ سیدنا ومرشدنا امام معاویہؓ کی المناک وفات کا سانحہ ہے۔

بظاہر وفات امیر معاویہؓ اور کونڈے امام جعفر صادقؒ کا آپس میں کوئی ربط نہیں ہے لیکن کیونکہ دشمن بہت ہی عیار ومکار ہے، دشمن نے جیتی جاگتی دنیا کا بنظور مطالعہ کیا تو اسے اندازہ ہوا کہ مسلمانوں کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ آسانی سے دھوکے میں نہیں آتے اور مزید یہ کہ اسلامی نظریاتی سُنی سٹیٹ مملکت وطن عزیز پاکستان اور جملہ برصغیر میں ایک منصوبہ بندی کے ذریعے سے ہی سُنیوں کو اپنے نرغے میں لیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ دشمن معاویہؓ نے امیر معاویہؓ کی وفات پر تہوار کی ٹھان لی اور فیصلہ کرلیا کہ امیر معاویہؓ کے یوم وفات پر تہوار میں مسلمانوں کو بھی شریک کرنا ہے۔ دشمن چونکہ بخوبی آگاہ تھا اس لئے اس نے اس کا نام کونڈے امام جعفر صادقؒ کا رکھا۔ اس دھوکہ بازی سے یہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگیا۔ یوں ہمارے سادہ لوح عوام الناس بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے اور ان کے مزید حوصلے بڑھادیئے۔

اور اوّل دن سے لے کر آج تک برابر ان کے ساتھ شریک ہیں حالانکہ شیعہ حضرات کی کتابوں کو بھی دیکھا جائے تب بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ 22 رجب المرجب کو امام جعفر صادقؒ کی ولادت یا وفات ہے۔ لہٰذا یہ متعین ہوگیا کہ شیعوں کا مقصد صرف اور صرف امیر معاویہؓ کی وفات پر اظہار خوشی ہے اور مسلمانوں کو بھی اس میں شریک کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

ضرورت عزم مصمم

مسلمانو! اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے کوئی گلہ نہیں کیونکہ اس کا بدترین کفر، اس کے ذلیل ترین عزائم، اس کی مکاریاں اکابر اہل سنت والجماعت کی محنت اور قربانیوں سے منظر عام پر آچکی ہیں لہٰذا ان سے کوئی گلہ نہیں گلہ تو اپنے سُنی بھائیوں سے ہے جو اپنے آپ کو سنی بھی کہیں، حنفی بھی کہیں اور ساتھ ہی دشمن اسلام سے مل کر ان کے تہواروں کو اکثریت میں تبدیل کرتے ہیں، ان کے ساتھ مل کر مٹھائیاں کھاتے ہیں حالانکہ انہیں یہ احساس نہیں کہ خلیفہ عادل، امام سیاست وتدبیر کی وفات کے یوم پر اظہار خوشی ہے اور سنی قوم کو بھی اس میں شامل کرکے مسلمانوں کی غیرت کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ اس لئے توبہ کریں اور آئندہ اس سے بچنے کا عزم کریں۔

22 رجب کے کونڈوں کے حکم میں شدت کیوں؟

بدعات ورسومات سے ہی دین میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے کیونکہ دین کو تباہ کرنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔

(ا)۔الحاد (۲) بدعت۔ چونکہ یہ بدعت صرف بدعت نہیں بلکہ دشمن اسلام کی دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ اسی سازش کو بھانپتے ہوئے بندہ نے عوام الناس کی خیر خواہی کے لئے اور اپنے ذمہ سے فریضہ کی ادائیگی کے لئے دشمن صحابہؓ کی سفاک جسارت کو تقیہ کے لعنتی پردے میں تہہ در تہہ لپٹی ہوئی کوشش کو عیاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی وجہ سے امور محدثات پر بھی مختصراً بحث کی ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ بدعت مبغوض ہے لیکن اس کے باوجود اس کا مدار بھی بغض صحابہؓ ہو تو یہ ذلیل ترین بدعت بن جائے گی۔

اس کے پورے راز کو جاننے کے لئے، امیر معاویہؓ اور امام جعفر صادقؒ کا مختصر تعارف ومناقب سے بھی بحث خارج از بحث نہیں ہے کیونکہ تب ہی ممکن ہے کہ ان حضرات کی شخصیت، ولادت ووفات کا اندازہ لگایا جاسکے۔ ان مباحث سے 22 رجب المرجب کے کونڈوں کی حقیقت کھل جائے گی اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں اس کا حکم بھی معلوم ہوجائے گا۔

دعوت اخلاص

میں سُنی مسلمان ہونے کے ناطے تمام مدعیان اہل سنت کو دعوت دیتا ہوں اور درد دل سے دعوت دیتا ہوں کہ تعصبانہ نہیں بلکہ مفاہمانہ، منفی نہیں بلکہ مثبت، تفرقہ بازی نہیں بلکہ یگانگت، شدت نہیں مفاہمت، بے انصافی نہیں انصاف، اختلافی نہیں اتحادی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے ٹھنڈے دماغ سے تلخر قبولیت سے، اسلامی رواداری سے اس مذموم رسم اسکی یہ کونڈے امام جعفر صادقؒ کی تہہ کا مطالعہ کریں اور غور وفکر کریں کہ کہیں اس انداز میں دشمن صحابہؓ اسلام پر حملہ آور تو نہیں ہورہا؟ کہیں یہ بہتان امی عائشہ رضی اللہ عنہا والے واقعے کی طرح ایک اور اسلام پر وار تو نہیں؟ کہیں یہ بھی عید غدیر کی طرح کا واقعہ تو نہیں؟ جس میں یہی دشمن بغض عثمان رضی اللہ عنہ کا اظہار کرتا ہے۔

تھوڑی سی غور وفکر کے بعد یقیناً آپ کا دل یہی فیصلہ کرے گا کہ یہ بھی دشمن کی گوریلا کارروائی اور اسلام کی ساخت پر کھلا حملہ ہے کیونکہ رحمت عالم، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلم امہ کو ایک ضابطہ دیا ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین" ترجمہ: مومن ایک بل سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یہاں تو دشمن صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کئی بار مسلمانوں کو دھوکہ دے چکا ہے۔

اسی وجہ سے دشمن صحابہ (رضی اللہ عنہم) اجمعین سے میرا کوئی مطالبہ نہیں۔ اپنے سنی بھائیوں سے اظہار دکھ ہے، درد دل ہے کہ اس مذموم رسم کا بائیکاٹ کریں تا کہ دشمن اصحاب رسول کو اس پاک سرزمین پر اپنی حیثیت نظر آجائے۔ اور ہم سب قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مقدس جانثار حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے سرخرو ہوسکیں۔

اگر ہم باز نہ آئے اور یوں ہی دشمن اسلام کے ساتھ مل کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر خوشیاں مناتے رہے تو قیامت کے دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اگر جناب رسول خدا ﷺ کی عدالت میں استغاثہ دائر کردیا اور فرمادیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میری صحابیت اور میری خدمات دینی وملی کا یہی صلہ ہے؟ کہ بجائے خراج عقیدت پیش کرنے کے تیری محبت کے مدعیان بھی میرے دشمنوں کے ساتھ مل کر خوشیاں مناتے رہے تو اس وقت رسوائی کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اس لئے صدق دل سے سچی توبہ کرکے آئندہ اس رسم کے قلع قمع کی ٹھان لیں۔ اللہ تعالی محبت اصحاب رسول ﷺ کے سبب ضرور انعامات واکرامات سے نوازیں گے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ شمع رسالت

الاخلاص یاد نہ ہو اور ہمارے یہاں بچے بچے کو صرف سورۃ الاخلاص بلکہ قرآن پاک مکمل اور ضروریات دین بھی اکثر یاد ہوتی ہیں، یہ کہتے ہی مولانا نے اسٹیج پہ بیٹھے ایک بچے کو جس کی عمر بمشکل آٹھ سال ہوگی بلایا اور فرمایا بیٹا سناؤ اس بچے نے بلا جھجک ہزاروں کے اجتماع میں سورۃ الاخلاص سنا کر ...... گویا وزیر داخلہ کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا، مولانا نے فرمایا وزیر داخلہ کو ڈوب مرنا چاہئے اسے اپنی ناک کٹوا دینی چاہئے ان کو دہشت گرد کہتا ہے جن کے الحمدللہ بچے اور بچیاں قرآن مجید کے حافظ، قاری، عالم فاضل ہیں۔ مولانا نے فرمایا لوگ کہتے ہیں یہ ایجنٹ ہیں...... ہاں ہاں جی الحمدللہ ہم ایجنٹ ہیں اور جب تک جسم و جان کا رشتہ ہے ایجنٹ اور نوکر ہی رہیں گے ...... لیکن کسی ایجنسی کے نہیں بلکہ

پورا عالم جانتا ہے کہ ماہنامہ "لولاک" نے چند مثالیں پیش کر کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں حقائق پر پردہ ڈال دیا ہے۔

گواہان نبوت، جانثاران نبوت کے شاگردان نبوت، غلامان نبوت، محبان نبوت، رشتہ داران نبوت، وفاداران نبوت، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اور انہیں کی غلامی کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے اور وفا کا عہد کیا آج پھر وہی عہد کرتے ہیں، قائد محترم نے فرمایا کوئی اپنا یا بیگانہ ہمیں جاسوس کہے، ایجنٹ کہے، یا بیگانے کے اشاروں پہ کام کرنے والا کہے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ...... ہم فقط پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، نوکر ہیں، دیوانے ہیں، پروانے ہیں، مستانے ہیں، ہم نے اپنا مرنا جینا انہیں کے کھاتے میں لکھا چھوڑا ہے، حضرت قائد محترم ادھر خطاب فرما رہے تھے راقم کے کان قائد محترم کے خطاب کی طرف اور نظروں سے سامعین کا جائزہ لے رہا تھا، سردی اس وقت زوروں پہ تھی، رہی سہی کسر اوپر سے پڑنے والی شدید دھند نے نکال دی تھی، دھند بھی برس رہی تھی ادھر حضرت قائد محترم بھی برس رہے تھے اگرچہ شبنم کی تیزی نے کپڑوں کو اچھی طرح بھگا کر رکھا تھا، لیکن شکر ہے کہ حوصلے بلند تھے، جلسہ انتظامیہ نے بھی سامعین کا پورا امتحان لیا، کہ آسمان کے علاوہ الحمدللہ کوئی سائبان نہ تھا، یہ بھی ان کا یعنی انتظامیہ کا شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں، صحابہ کے دیوانوں پہ احسان ہے کہ ان کے اجر و ثواب میں زیادتی کا وہ باعث بنے۔ اور اگر میں عقیدت کا سلام اور مذہبی محبت کا نذرانہ پیش نہ کروں تو یقیناً بہت بڑی ناانصافی اور بخل ہوگا ملت اسلامیہ کی ان ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو جو جلسہ گاہ کے قریب گھروں اور دوکانوں کی چھتوں پہ بیٹھ کر موسمی تلخی و شدت کے باوجود اپنے برقعوں اور دوپٹوں میں سر چھپائے ابتداء تا انتہا کانفرنس میں شریک رہیں ان میں یقیناً ایسی خواتین کی کمی نہ ہوگی جن کے نونہال ان کے ساتھ ہوں گے اور ان میں دینی ادارے، سکول کالج، یونیورسٹی باقی اداروں سے منسلک معلمات و طالبات گھریلو امور تک محدود معزز خواتین کی اتنی بڑی تعداد کی تشریف آوری ان کے جذبہ حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حب الصحابہ رضی اللہ عنہم کو داد دینے اور استقامت کی دعا کئے بغیر نہیں رہا جا سکا۔ شرکاء کانفرنس کی چاہت کو دیکھ کر شہید ناموس صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان دل و دماغ پہ گردش کر رہا تھا ان کی یاد تازہ ہو رہی تھی کہ:

تم میرے افکار پہ پہرہ نہ بٹھاؤ
جذبہ کبھی پابند سلاسل نہیں ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ ضرب حیدری

گے تا کہ چوروں کے ساتھ تمہارا بھی حصہ ہے۔

ہوشیار ہو جاؤ!! ہوشیار ہو جاؤ!! اب جس طرح چور کا گلا پکڑا جائے گا...... چور کو پناہ دینے والے کا گلا بھی پکڑا جائے گا۔ اور اگر یہ چور نہیں ہے اگر یہ کافر نہیں ...... تو پھر پاکستان کی کسی عدالت میں بحیثیت ملزم کے بلاؤ نا!! ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے گا تم پابندیاں کیوں لگاتے ہو؟ تم زبان بندی کے حکم کیوں صادر کرتے ہو؟ تم داخلہ بندی کے لیٹر کیوں بھیجتے ہو؟ ہم خود لکھ دیتے ہیں، میں لکھ کر دیتا ہوں، ہے جرأت کسی مجسٹریٹ میں یہ کیس چلائے؟...... ہے جرأت کسی جسٹس میں یہ کیس چلائے؟...... کوئی کورٹ، پاکستان کی کسی عدالت میں، یہ کیس چلائے، میں یہ لکھ دیتا ہوں اگر اس بے ایمان کو میں کائنات کا بدترین کافر ثابت نہ کر سکوں، ہندوؤں سے بڑا کافر، سکھ سے بڑا کافر، مرزائی سے بڑا کافر، ثابت نہ کر سکوں تو عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے، حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ اور اگر یہ چیلنج نہیں مان سکتے اور قطعاً نہیں مان سکتے تو پھر تڑیاں نہ لگاؤ...... پھر تمہارے قلم میں وہ سکت نہیں، تمہارے آرڈر میں وہ پاور نہیں کہ میرا قافلہ روک سکو یا میری زبان بند کر سکو...... عقیدہ ہے

نبی کی عزت و عظمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا کیا ہے دار و رسن سے مجھے ارے ناداں!
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے!
ہم سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کریں گے
ہے جرم اگر یہ کام تو سو بار کریں گے

ہم تو عزم کر چکے ہیں یہ کہ:

وہ سنگ گراں جو حائل ہے
رستے سے ہٹا کر دم لیں گے

ہم یہ عزم کر چکے ہیں کیونکہ ہمیں اس تحریک کے قائد نے ایک نقطہ بتایا تھا کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

(16 اپریل 1993 مدرسہ خیر العلوم ملتان میں خطاب سے اقتباس)

☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ____________

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
☆ قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک
☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک
☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/400 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

100 50 10 5 1

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں ____________

پتہ ____________

مبلغ ______ روپے بذریعہ ______ دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ______ دستخط ____________

رابطہ ایڈیٹر
نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری
041-3421796

ایڈیٹر کی ڈاک

گذشتہ ماہ میرے موبائل فون پر دو میسج موصول ہوئے جن میں سے ایک امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق ؓ کی نانی محترمہ کا نام دریافت کرنے سے متعلق تھا اور دوسرا میسج شاید کسی صحابہ دشمن شیعہ نے بھیجا تھا، یہ دونوں میسج جواب کے لئے میں نے محترم المقام جناب حافظ ارشاد احمد دیوبندی کو فارورڈ کردیئے تھے جن کا درج ذیل جواب موصول ہوا ہے۔

"آنجناب نے سیدنا عمر فاروق اعظم ؓ کی والدہ محترمہ اور آپ کی نانی کے اسم دریافت فرمائے تھے جواباً گذارش ہے کہ بندہ کی بہت ساری تاریخی ضخیم ترین کتب چوری ہوگئی تھیں ویسے بھی آج کل طبیعت علیل سی رہتی ہے دعا کی درخواست ہے، حضرت عمر فاروق اعظم ؓ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم ہے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق ؓ کا سلسلہ نسب حضرت نبی کریم ﷺ سے بہت قریب سے ملتا ہے اسی طرح آپ ؓ کی والدہ حنتمہ کا سلسلہ بھی آنحضور ﷺ سے بہت قریب کا ہے۔ والدہ کا نام حنتمہ اور نانی کا نام تلاش کرنے کے بعد میں روانہ کردوں گا۔ ہاں سیدنا عثمان غنی ؓ کی والدہ کا نام اروی اور نانی کا نام ام حکیم، بیام حکیم حضرت نبی کریم ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں، آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ؓ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھیں، علاوہ ازیں آپ محترم کے موبائل سے کسی نے ایک نہایت غلط بلکہ گمراہ کن میسج مجھے روانہ کیا ہے، جس میں اصحاب ثلاثہ کی توہین ہے بلکہ غلط نتائج نکال کر ان پر نعوذ باللہ لعنت کی گئی ہے۔

محترم! واللہ علم کسی نے آپ کے نمبر سے یہ جسارت کی ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں بی بی فاطمۃ الزہراء ؓ نے ان صاحبان کے بارے میں کہا تھا کہ یہ میرے جنازے میں شریک نہ ہوں کیونکہ انہوں نے بی بی صاحبہ کے دروازے پر آگ لگادی اور وہ آگ بی بی صاحبہ کو بھی لگی جس سے ان کے بیٹے محسن کا حمل گر گیا (نعوذ باللہ) پھر اس لعنت اللہ کا ذکر ہے۔

محترم! گذارش ہے کہ بالا تفاق بی بی فاطمہ ؓ بنت رسول اکرم ﷺ کا جنازہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے پڑھایا تھا، یہ ایک طویل داستان ہے نہ جانے آپ کے موبائل نمبر سے یہ میسج احقر کو کیسے آیا۔ واللہ اعلم

بندہ نے اپنی موت سے متعلق بھی زندگی میں ایک نظم ترتیب دی ہے یہ نظم بھی روانہ خدمت ہے۔

عالم آخرت میں اللہ کی رحمت سے مغفور ہوگیا

کچھ اس طرح مرض الموت میں مسرور ہوگیا ارشاد
کہ برزخ کی وادی علماء میں مشہور ہوگیا ارشاد
عالم کائنات سے رخصت ہوا اعمال اپنے لپیٹ کر
عالم آخرت میں اللہ کی رحمت سے مغفور ہوگیا ارشاد
چھوڑی دنیا اس نے اپنے وقت مقرر پر
علماء حق کا ترجمان رہا جاتے ہی منظور ہوگیا ارشاد
توحید و رسالت ناموس صحابہ کا وہ رضاکار رہا
دنیا سے جاتے ہی اللہ کا مشکور ہوگیا ارشاد
لا الہ الا اللہ بتایا تھا اس نے زندگی کا منشور
اللہ کی بارگاہ میں اس لئے مبرور ہوگیا ارشاد
منکرین توحید و سنت کو زندگی بھر سمجھاتا رہا
اب ترک دنیا کرگیا سب سے مستور ہوگیا ارشاد
تحفظ عقیدہ ختم نبوت و ناموس صحابہ کا رہا علمبردار
منکرین توحید وسنت سے لڑتے ہوئے مجبور ہوگیا ارشاد

ارشاد: حافظ ارشاد احمد دیوبندی عفا اللہ عنہ
ابن الحاج مولانا محمد عبداللہ گویانگ
سرفراز بیعت قطب الاقطاب شیخ المشائخ عارف باللہ الحاج حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد بانی دین پور شریف نور اللہ مرقدہٗ

میرے پاس احباب نے "لولاک" ملتان کے صفحات کی فوٹو سٹیٹ کاپیوں کا انبار لگادیا ہے، میسج اور فون کے ذریعے جواب دینے کے لئے بہت زور دیا ہے اس کا جواب شائع کریں۔

☆محترم جناب حافظ ارشاد احمد دامت برکاتہم خداوند کریم آپ کو صحت تندرستی اور عافیت نصیب فرمائیں۔ ہمارا مشن اور نظریہ فقط دشمنان اصحاب رسول کے مکروہ چہرے سے پردہ ہٹانا ہے اس میں جو بھی رکاوٹیں آئیں گی چاہے یہ رکاوٹیں اپنے علماء کرام کی تنقید کی صورت میں ہوں، قائد محترم علامہ محمد احمد لدھیانوی کے حکم کے مطابق ہمیں اپنے علماء کرام کی ہر تنقید اور سرزنش کو بھی بڑے تدبر حوصلہ احترام کے ساتھ نہ صرف برداشت کرنا ہے بلکہ آئندہ بھی ان علماء کرام کے آگے سر تسلیم خم کردینا ہے کیونکہ یہی علماء کرام ہیں جنہوں نے ہمیں یہ راہ دکھائی ہے اگر اب ہمیں طریقہ کار کی تبدیلی کا اشارہ فرمارہے ہیں تو اس کے اندر کوئی حکمت ضرور ہوگی، خداوند کریم ہمیں علماء حق کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

☆☆☆☆

بحوالہ تحصیل چوآسیدن سے ملک عبدالحلیم لکھتے ہیں مجھے اتفاقاً سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ جنوری 2011ء کا شمارہ ملا بہت اچھا لگا، اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق صحیح آگاہی ہوئی اصل میں چکوال کے ایک گاؤں میں رہتا ہوں یہاں پر یہ رسالہ نہیں ملتا اور نہ ہی عام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں میں یہ دستیاب ہے، براہ کرم مجھے تمام سابقہ شمارے ارسال فرمائیں تاکہ ہماری لائبریری کی زینت بن سکیں، میں بدقسمتی سے پہلے شیعہ مذہب کی طرف مائل ہوگیا تھا یا کسی نے کردیا تھا، اب اللہ کے فضل وکرم سے ایسی چیزیں پڑھ کر میری اصلاح ہوگئی ہے مگر یہ رسالہ عام جگہوں پر دستیاب نہیں ہے۔

☆محترم بھائی آپ کو گذشتہ تمام شمارے بذریعہ ڈاک ارسال کردیے ہیں اور کوشش کررہے ہیں کہ یہ رسالہ آپ کے ضلع میں بھی عام جگہوں پر دستیاب ہوسکے۔

☆☆☆☆

واہ کینٹ راولپنڈی سے بنت محمد شیر نے "پُرخطر راہوں کا بے خوف مسافر" کے عنوان سے خوبصورت تحریر بھیجی ہے، جس میں مرد آہن شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ کو بہت خوبصورت انداز میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے، جس کا اختتام درج ذیل اشعار سے ہوا۔

وہ حق جو باطل کو گریباں سے پکڑنے والا
جنگ سچائی کی للکار کے لڑنے والا
اہل تدبیر ہیں حیراں کہ آخر ہے یہ کون
ان کی چالوں کو شکنجوں میں جکڑنے والا

☆☆☆☆

میرپور آزاد کشمیر سے قاری محمد طیب نے اصحاب رسول ﷺ کی شان میں تحریر روانہ فرمائی ہے، جس کے آخری الفاظ درج کئے جارہے ہیں

پوری کائنات میں:
نہ کوئی نبی محمد ﷺ جیسا
نہ کوئی کلام قرآن جیسا
نہ کوئی دین اسلام جیسا
نہ کوئی سچا صدیق ؓ جیسا
نہ کوئی عادل فاروق ؓ جیسا
نہ کوئی سخی عثمان ؓ جیسا
نہ کوئی بہادر علی ؓ جیسا
نہ کوئی حکمران معاویہ ؓ جیسا
نہ کوئی فاتح خالد ؓ جیسا
نہ کوئی شہید حمزہ ؓ جیسا
نہ کوئی جوان حسنین ؓ جیسا

☆☆☆☆

پسنی گوادر بلوچستان سے میر زاہد گورجانی نے درج ذیل خوبصورت شعر تحریر کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ یہ شعر ٹائٹل پر شائع کیا جائے

واہ! مولا کیسی سزا ہے قتل حسین ؓ کی
اپنا ہی سینہ پیٹتے ہیں عقیدت کے نام پر

☆محترم بھائی آپ کی یہ فرمائش آئندہ کسی شمارے میں پوری کی جائے گی۔

☆☆☆☆

جامعہ علوم شرعیہ راولپنڈی سے محمد طارق نعمان گڑنگی نے شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی کے شاگرد خاص شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف دامت برکاتہم جامعۃ العلوم الشرعیہ راولپنڈی کی مجلس کے دس پھول کے عنوان سے دس روایات نقل فرمائی ہیں جن میں

ایک برکت کیلئے اس شمارہ میں شائع کر رہے ہیں باقی آئندہ وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں گی۔

شیخ فرماتے ہیں:

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسی نے سوال کیا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میں کیا فرق ہے؟

سید عطاء اللہ شاہ بخاری حاضر جواب تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ وہ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے تھے، آپ نے جواب دیا" خدیجہ زوجہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"

اور عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"

☆☆☆☆

مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا ضلع پاکپتن سے حافظ منیر احمد نے "شیعہ کے موجب کفر عقائد" کے عنوان سے خوبصورت تحریر روانہ فرمائی ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ:

(1) شیخین کے بارے میں ان کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ یہ دونوں (نعوذ باللہ) کافر تھے۔

(2) قرآن سے متعلق شیعہ کا مطلق عقیدہ ہے کہ اس میں تحریف کی گئی ہے۔

(3) عقیدہ امامت سے ختم نبوت کا صریح انکار ہوتا ہے۔

ان تینوں عقائد کو شیعہ کی بنیادی کتب سے حوالہ جات کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔

جامعہ دارالقرآن فیصل آباد سے جناب رانا محمد نعمان فاروقی نے 22 فروری یوم شہادت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید" کی مناسبت سے شاعر جناب محمد شیر معاویہ کی نظم برائے اشاعت روانہ کی ہے۔

☆محترم بھائی آپ کے جذبات اور احساسات کی قدر کرتے ہیں مگر ایسا کلام کسی مستند شاعر کو دکھا کر روانہ فرمائیں گے تو بہت بہتر ہوگا۔

☆☆☆

جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری سے درجہ کتب کے طالبعلم محمد عمر فاروق عبدالکریم گھمٹی بالا راجہ نے حضرات چار یار پر تبرا کرنے والے پر خدا کی لعنت کے عنوان سے تحریر روانہ کی ہے۔

ہمارے انتہائی محترم بھائی حضرت مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی جو کہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ کے حکم سے گلشن فاروقی شہید رحمہ اللہ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری میں خدمات انجام دے چکے ہیں انہوں نے ہی اس جامعہ کا ترجمان "الضیاء" شروع کرنے کا کارنامہ انجام دیا تھا، بہت سی علمی وادبی اور تاریخی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ انہوں نے "کھلا خط" کے عنوان سے ایک پمفلٹ بھیجا ہے جس میں "لولاک" رسالہ میں شائع ہونے والے قابل اعتراض مضامین کا تفصیلی جواب ارشاد فرمایا ہے یہ کھلا خط مخدوم مکرم شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی زید مجدھم، امیر مرکزیہ

(2) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر زید مجدھم نائب امیر مرکزیہ

(3) و دیگر اراکین، مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

☆مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی کی تحریر اور جواب کے مندرجات اور جذبات قابل قدر ہیں لیکن اپنے بزرگوں کو کھلے خط تحریر کرنے کے انداز کی ہم کسی صورت تائید نہیں کر سکتے کیونکہ شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ ایسی شخصیات جو ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے تمام اہل حق کے لئے قابل احترام بلکہ قابل تقلید بزرگان کی حیثیت رکھتے ہیں سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لے کر مولانا احمد لدھیانوی مدظلہ تک تمام قائدین ان کے باقاعدہ شاگرد رہے ہیں اس لئے ان کا احترام ان کی بزرگی اور ان کی رائے ہر حال میں مقدم رہے گی۔ تحریر و تقریر کے تمام شاہسواروں سے گزارش ہے، جوش میں ہوش کا دامن نہ چھوڑیں کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے کسی بزرگ کی توہین یا تنقیص کا پہلو نکلتا ہو یا کسی بزرگ کی اصلاح کرنے جیسے عمل کا شبہ ہو سکتا ہو۔

اور آئندہ اس قسم کے کھلے خطوں کے ذریعے اپنے بزرگوں کو قطعاً نشانہ نہ بنایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ کی

ممبر شپ حاصل کریں

معزز قارئین! سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ خیر پور سندھ سے امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ کے خصوصی حکم اور تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔ اس رسالہ کی پالیسی اور پروگرام مشن جھنگوی کی ترویج و اشاعت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ وار رسالہ ہر ماہ آپ کے پاس باقاعدگی کے ساتھ پہنچتا رہے تو آج ہی اس کی سالانہ، دوسالہ، تین سالہ اور پانچ سالہ ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے۔

سالانہ چندہ 400 روپے	دو سال کے لئے 800 روپے
تین سال کے لئے 1200 روپے	چار سال کے لئے 1600 روپے
پانچ سال کے لئے 2000 روپے	

نوٹ: خصوصی شمارہ کی اضافی قیمت اور مہنگائی کی وجہ سے رسالہ کی قیمت بڑھنے کے باوجود ممبران سے اضافی چارجز وصول نہیں کئے جائیں گے۔

041-3421796,0300-7916396

میری کہانی...... میری زبانی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

پیر جی! آپ صرف ایک سوال کا جواب دے دیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی قبر کہاں ہے؟؟ اس کا یہ لہجہ اور انداز گفتگو دیکھ کر مجھے بہت دکھ اور پریشانی ہوئی کہ محمد اسماعیل عرف سیلا مقامی ہائی سکول کا اسلامیات کا استاد ہے اور یہ تو ہمارا خاندانی مرید تھا، وہ ہی نہیں بلکہ اس کا تمام خاندان، والدین اور آباؤ اجداد ہمارے خاندانی پیروکار چلے آ رہے ہیں، سب سے پہلے اسماعیل کے دادا معراج دین نے میرے دادا محترم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، اس طرح ان کا پورا خاندان ہمارا مرید ہو گیا، میرے دادا محترم قبلہ پیر سید فیض الحسن شاہ گیلانی ؒ بہت بڑے اللہ کے ولی تھے جو قیام پاکستان سے قبل ضلع فیصل آباد کے ایک قصبہ میں آباد ہو گئے وہیں انہوں نے عامۃ الناس کی اصلاح واحوال کا سلسلہ شروع کیا ان کی محفل میں آنے والا کوئی سائل ہدایت کی روشنی سے بہرہ مند ہوئے بغیر واپس نہیں گیا انہوں نے جہاں عبادات کی تلقین کی وہیں اصحاب رسول ﷺ کی عظمت و تقدس کو حرز جان بنانے کا راستہ اپنایا تھا، ان کے دست حق پرست پر ہزاروں شیعہ اپنے مذہب سے تائب ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ دریائے راوی کے ارد گرد کا یہ علاقہ جاہلیت اور من گھڑت رسومات کی آماجگاہ ہے جہاں پر جاہل عورتیں بی بی فاطمہ ؓ کی گھڑولیاں بھرتیں اور حسن و حسین ؓ کی نیازیں دیا کرتی تھیں۔ یہ لوگ نماز، روزے، حج، زکوٰۃ اور دیگر دینی معاشرے سے بالکل ناآشنا تھے، انہیں صرف امام حسین ؓ کے ماتم تعزیے اور ذوالجناح کے گھوڑوں کا پتہ تھا۔ کربلا کی من گھڑت اور خود ساختہ کہانیاں ان کے بچے بچے کو ازبر یاد تھیں۔ صحابہ کرام ؓ خصوصاً خلفاء ثلاثہ تو ان لوگوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے ازواج مطہرات ؓ کو گالی دینا ان کا مشغلہ تھا۔ حضرت امیر معاویہ ؓ اور ان کے خاندان کی نام نہاد دشمنی ان لوگوں کے جسم و جاں میں رچ بس گئی تھی، انہی حالات میں میرے دادا جان نے اس علاقے کے لوگوں کی اصلاح واحوال کا بیڑا اٹھایا ان کی دن رات محنت، کوشش اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے آج نصف سے زیادہ آبادی توحید پرست بن چکی ہے، گھوڑوں کا پیشاب متبرک سمجھ کر شیشیوں میں بند کر کے رکھنے والے یہ لوگ آج صحابہ کرام ؓ کے شیدائی اور شیعت کی خرافات سے نفرت کرنے لگے ہیں اس کے باوجود آج جب محمد اسماعیل عرف سیلا نے مجھ سے ایسا سوال کیا تو میں حواس باختہ ہو کر رہ گیا میں ابھی سوال کے سیاق و سباق کے بارے میں غور ہی کر رہا تھا کہ اس نے بتانا شروع کر دیا کہ "(حضرت) عائشہ صدیقہ ؓ مولا علی ؓ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جا رہی تھیں راستے میں ایک گڑھے میں گر گئیں اور وہیں پر لوگوں نے پتھر مار مار کر انہیں دفن کر دیا ان کی قبر بھی وہیں پر موجود ہے۔"

(نعوذ باللہ)

یہ بات سننے کے بعد میرے تن بدن میں آگ لگ گئی اور میرا پورا جسم لرز کر رہ گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ سوال اور اس کا جواب تمہیں کس نے بتایا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے سید زوار حسین نقوی جو ملتان کے علاقے میں بہت بڑے پیر مشہور ہیں انہوں نے ہی بتائی تھی اور انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ (حضرت) ابوبکر (صدیق ؓ) نے سیدہ فاطمہ ؓ کا حق وراثت جو کہ ایک باغ کی صورت میں انہیں اپنے والد محترم آنحضور ﷺ سے ملا تھا وہ بھی چھین لیا تھا اور انہیں دھکے دے کر گھر سے نکال دیا تھا اس کے بعد دوسرے خلیفہ (حضرت) عمر (ؓ) نے بھی سیدہ ؓ کو بہت تکلیفیں پہنچائیں ان کے اوپر دروازہ گرا دیا تھا جس سے آپ ؓ کے شکم اطہر میں موجود بچہ جس کا نام محسن تھا وہ ضائع ہو گیا۔ یہ تمام باتیں سن کر میں ہکا بکا رہ گیا اس نے مزید کہا کہ صرف مولا علی کو چاہنے والے لوگ ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ جنت کی چابیاں مولا علی اور ان کے خاندان کے پاس ہیں تمام صحابہ مولا علی اور ان کی آل کے دشمن تھے اس لئے انہوں نے مولا علی کو پہلا خلیفہ نہیں بننے دیا، اس کے آگے نہ جانے اور کیا کچھ وہ بکتا رہا۔ میں نے سوچا کہ ہم جدی پشتی پیر ہیں اور آل رسول ﷺ ہیں۔ تمام صحابہ کرام ؓ ہمارے آباؤ اجداد کے قابل اعتماد ساتھی تھے ان کے بارے میں آل یہود شیعہ کس قسم کا زہریلا پروپیگنڈہ کر رہا ہے یہ لوگ اس من گھڑت پروپیگنڈا سے نہ صرف اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں بلکہ ان کا مقصد جہادی کارناموں کو ملیامیٹ اور اسلام کی اشاعت کے لئے ان کی بے مثال اور لازوال قربانیوں کو ختم کرنے کی مکروہ کوشش کے سوا اور کیا ہے؟ ہم نے کبھی شیعہ عقائد کو کوئی مسئلہ ہی نہ سمجھا تھا ہم تو مسلمانوں کے ایک مسلک کی ہی طرح فقہ جعفریہ کو بھی اسلام کی ہی ایک شاخ سمجھتے رہے ہیں، اسماعیل کی باتوں سے میری طبیعت بہت خراب ہو گئی میں اسے اگلے دن آنے کا کہہ کر گھر آیا اور جائے نماز پر بیٹھ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں گڑگڑانے لگا، میں نے اللہ پاک سے مدد اور اپنی پریشانی دور کرنے کی درخواست کی پورا دن اور رات اسی پریشانی میں جاگتا رہا کہ یہ ہماری پیری اور ہمارے آباؤ اجداد کی محنت کس طرح ضائع ہو گئی...... اگلے دن تقریباً دس بجے اسماعیل میرے پاس آیا اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں میں نے آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی بنات کے متعلق تمام معلومات اور حقائق اس کے سامنے پیش کئے اس کو پانچ وقت نماز اور ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ ؓ کا ورد کا بتایا...... کئی دن بعد اسماعیل دوبارہ میرے پاس آیا، وہ کافی حد تک مطمئن دکھائی دے رہا تھا...... اس نے کہا حقیقتاً میں شیعہ مذہب کی طرف مائل ہو گیا تھا...... ان کے تمام عقائد کو قبول کر چکا تھا لیکن آپ کی نظر خاص اور توجہ نے مجھے گمراہی سے بچا لیا جناب میں مکمل طور پر شیعہ مذہب سے تائب ہو چکا ہوں، اس نے مزید کہا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ شیعہ مذہب کوئی دین نہیں ہے بلکہ محض ایک ڈھونگ ہے جو دشمنان اسلام نے اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لئے رچایا ہے۔ اس مذہب کے اندر سب سے بڑی عبادت پہلے تین خلفاء اور دو خلفاء کی بیٹیاں جو ازواج مطہرات ہیں ان کو لعنت کرنا ہے خداوند کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے مجھے دوبارہ صحیح راستہ دکھا دیا ہے۔ اسماعیل کی باتوں کے بعد میں نے اپنے خطبات اور مواعظ کو دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی نقاب کشائی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ خداوند کریم ہمیں اور پوری امت مسلمہ کو آل یہود کی ان چالوں سے محفوظ فرمائیں۔

فقط

سید فخر الحسن شاہ گیلانی

دربار عالیہ پنڈی شیخ موسیٰ ناندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

> آل یہود من گھڑت روایات و پروپیگنڈا سے نہ صرف اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں بلکہ ان کا مقصد جہادی کارناموں کو ملیامیٹ کرنا اور اسلام کی اشاعت کو ختم کرنے کی مکروہ کوشش کر رہی ہے

ضروری وضاحت:

"نظام خلافت راشدہ" میں میری کہانی...... میری زبانی کے نام سے سچی کہانیاں انتہائی مقبول ترین سلسلہ ہے۔ ہمیں جو بھی کہانیاں موصول ہوتی ہیں شائع کرنے سے پہلے ہم نام اور مقام بدل دیتے ہیں، اگر کوئی نام یا مقام کسی جگہ یا شخصیت کے ساتھ مل جائے تو یہ محض اتفاق ہوگا اس کے لئے ہم پیشگی معذرت خواہ ہیں، قارئین سے درخواست ہے کہ اپنی کہانی بھیجنے کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ آپ اپنی کہانی بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں اس کے لئے شرط ہے کہ کہانی سچی ہونی چاہئے۔

برائے رابطہ:

انچارج میری کہانی میری زبانی۔
نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان
Email :khelafatershida@yahoo.com.hk

ترتیب: مولانا محمد عمر فاروق مدنی نقشبندی

آپ کی مشکلات کا روحانی حل

خالق محبت والفت نے اپنے پیارے محبوب جناب محمد ﷺ کو قرآن مجید عطا فرمایا جو کہ انسانیت کے لئے شفائے ابدی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے جیسا کہ خالق ارض وسموات نے فرمایا:

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين هدى للمتقين

قرآن مجید سراسر شفا ہے اور یہ شفائے روحانی بھی ہے اور شفائے جسمانی بھی۔ خالق محبت والفت کے اس کلام میں جو تاثیر ہے وہ کسی اور شے میں نہیں ہے۔ اس دور میں ہمارے لئے روزانہ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت قلوب واذہان کی پاکیزگی کا باعث ہے اور یہ ہی امراض جسمانی وروحانی کا علاج بھی۔ خالق شفا ہمیں اس دولت بے بہا سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے آج کے نوجوان کے ہاتھ میں قرآن وسنت کا علم ہو تو وہ سارے عالم کو مسخر کر سکتے ہیں

پھول جیسے بچوں کے لئے

بچے کا ذہن کھولنے کیلئے:

جس بچے کا ذہن بند ہو اور الٹے سیدھے کام کرتا ہو اور پڑھنے میں کمزور ہو تو اس کے لئے نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ سورہ صف باوضو پڑھ کر پانی پر دم کر کے بچے کو پلانے سے بچے کا ذہن کھلتا ہے۔ یہ عمل 21 دن کیا جائے۔

بچے کی لاغری اور کمزوری دور کرنے کا مجرب عمل:

اکیس پنج وری کے لے کر ان پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی ایک مرتبہ سورۃ الھاکم التکاثر مکمل ایک مرتبہ سورۃ کوثر اور تین مرتبہ چاروں قل سورۃ الفاتحہ اور آیت الکرسی سات سات مرتبہ اور پھر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان چنوں پر دم کر کے ان چنوں کو پانی والی بوتل میں ڈال دیں اور اکیس دن تک بچے کو نہلائیں اور دن میں پانچ مرتبہ پانی پلائیں۔ بفضل خدا شفا یابی ہوگی۔

درازی عمر کیلئے:

جس کے اکثر لڑکے مرجاتے ہوں تو سات مرتبہ سورۃ المزمل پڑھ کر سپاری چھالیہ پر دم کریں اور اسے بچے کے گلے میں ڈالیں اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز فرمائیں گے۔

پاکیزہ بہنوں کے لئے:

چہرے کی شادابی کیلئے:

چہرے کی شادابی کیل مہاسوں سے نجات کے لئے ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور اکیس مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے چہرہ پر پھیریں اور ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیں 41 دن کا عمل ہے خالق کائنات چہرہ کو بارونق اور شادابی عطا فرمائیں گے۔

دفع وساوس اور دل کی بے چینی دور ہونے کیلئے:

روزانہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورۃ الم نشرح اور اول آخر تین تین مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر سینے پر دم کریں خالق کائنات وساوس سے نجات عطا فرمائیں گے اور سینہ منشرح ہوگی۔

اچھا رشتہ ملنے کیلئے:

نماز عشاء کے بعد یا لطیف گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھیں اول آخر درود ابراہیمی گیارہ گیارہ مرتبہ اس کے بعد سجدہ میں دعا مانگیں۔ 21 روز عمل کریں۔ ہر نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں خالق محبت والفت غیب سے اسباب عطا فرمائیں گے۔

نوجوانوں کے لئے

فضول بے مقصد زندگی کو بامقصد بنانے کیلئے:

بے مقصد فضول زندگی کو کارآمد بنانے کیلئے اور دینی دنیاوی ترقی کے لئے دن اور رات کے کسی وقت پابندی کے ساتھ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی درمیان میں

یا فتاح 100 مرتبہ   یا وھاب 100 مرتبہ

یا رزاق 100 مرتبہ   یا معز 100 مرتبہ

پڑھے اور نماز باجماعت کی پابندی کریں خالق کائنات غیب سے اسباب عطا فرمائیں گے۔

حصول ملازمت کیلئے:

روزانہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح (100 مرتبہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اول آخر تین تین مرتبہ درود ابراہیمی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ملازمت مل جائے گی۔ دوران ملازمت ترقی اور اضافی تنخواہ کیلئے بھی کارآمد ہے۔

امتحان میں کامیابی کیلئے:

جب سوالیہ پرچہ آئے تو اسے نہ پڑھیں بلکہ الٹا کر رکھ دیں اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ

سبحان لا علمنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحكيم

پھر گیارہ مرتبہ

یا فتاح اور سات مرتبہ واللہ المستعان علی ما تصفون اس کے بعد پرچہ حل کرنا شروع کیجئے ان شاء اللہ غیبی مدد حاصل ہوگی۔

ازدواجی زندگی گذارنے والے:

معدہ کی کمزوری کا علاج

سورۃ القدر گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو پلائیں دن میں تین مرتبہ دم کیا ہوا پانی پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ سات دن کے اندر اندر معدہ کی کمزوری کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

چھوٹی یا بڑی مصیبت سے نجات کیلئے:

روزانہ ایک تسبیح 100 مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھیں ان شاء اللہ تعالیٰ مصیبت راحت میں بدل جائیگی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

غیبت سے حفاظت کا ذریعہ:

خالق کائنات ہر ایک کو اس موذی مرض سے نجات عطا فرمائیں آمین۔ اگر شروع مجلس میں

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تین مرتبہ پڑھے تو غیبت سے محفوظ رہے گا۔

دل کی بیماری کو دور کرنے کا نبوی ﷺ نسخہ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا میری عیادت کے لئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میری ساری چھاتی میں پھیل گئی پھر فرمایا کہ اسے دل کا دورہ پڑا ہے اسے حارث ابن کلدہ کے پاس لے جاؤ جو ثقیف میں مطب کرتا ہے حکیم کو چاہئے کہ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ کر اسے کھلا دے طب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کھجور کو امراض دل کے لئے تجویز کیا گیا۔

ہر مرض کا علاج:

ہر طرح کے موذی مرض سے نجات کے لئے:

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں روزانہ کا عمل ہے۔ 21 روز کیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آرام آ جائے گا۔

خط وکتابت کے لئے:

نقشبندی روحانی علاج گاہ

مولانا محمد عمر فاروق مدنی نقشبندی

جامع مسجد محمدیہ قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان

0303-7740774

صبح 10 بجے تا 12 بجے   وقت کا لحاظ رکھیں